تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً، غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ. (ابوداؤد: 3855)

کتاب الطب

مرتب

محمد سلمان غفرله

فہرست

علمِ طِب، تعریف، اقسام اور بنیادیں

علمِ طب کی تعریف :..12

علمِ طب کی اقسام:..12

علمِ طب کی بنیادیں: 13

حِفظانِ صحت :..13

پرہیز :..13

فاسد مادّے کا اِخراج:..14

بیماری کے آداب و فضائل

مریض کے لئے حالتِ مرض کے آداب :...15

مریض کے لئے بیان کردہ اجر و ثواب : 15

مریض کی عیادت کے آداب و فضائل

عیادت کا حکم : 18

کِن لوگوں کی عیادت نہیں کی جائے گی:...18

عیادت کے فضائل :...18

عیادت کی دعائیں:...20

عیادت کے آداب : 22

علاج و معالجہ

علاج کا حکم : 25

علاج کی شرائط : 26

اسباب کی تقسیمات اور اُن کی اقسام : 28

علاج نہ کروانے والے کا حکم : 29

علاج کے شرعی طریقے

حجامت / پچھنے لگوانا: 30

حجامت کا معنی : 30

حجامت ایک بہترین طریقہ علاج: 30

پچھنے کِن تاریخوں میں لگوائے جائیں: 31

پچھنے کِس دن لگوائے جائیں : 32

پچھنے کِس وقت اور کِس حالت میں لگوانے چاہیئے : 32

آپ ﷺ سے پچھنے کِس جگہ لگوانے ثابت ہیں : 33

الکَیُّ/ جسم کو داغنا : 33

داغنے کے بارے میں متضاد روایات اور اُن میں تطبیق: 34

داغنے کا شرعی حکم : 35

السَّعُوط/ناک میں دواء ٹپکانا: 35

سَعوط کا شرعی حکم : 36

لَدُود/ منہ کے ایک جانب دوائی ڈالنا: 36

لَدود کا شرعی حکم : 36

نبی کریم ﷺ کا حالتِ مرض میں لدود کا واقعہ : 36

الحناء/ مہندی کے ذریعہ علاج کرنا: 38
مہندی کے فوائد: 38
مہندی کے ذریعہ علاج کا شرعی حکم : 38
مہندی کے ذریعہ علاج پر مشتمل روایات: 38
النُّشْرَة/ منتر کا علاج : 39
نُشرہ کا مطلب : 39
نُشرۃ کے بارے میں روایات : 39
نُشرۃ کا شرعی حکم : 40
تِریاق /زہر کی کاٹ دواء استعمال کرنا : 40
تِریاق کا مطلب : 40
تِریاق کا حکم : 40
الْعِلَاق/ انگلی سے حلق دَبانا: 41
عِلاق کا حکم : 41
فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ کا مطلب: 42
الْغَيْلُ/مُرضعہ سے صحبت کرنا : 42
غَیل کا معنی و مطلب : 42
غِیلہ کا شرعی حکم : 43
غِیلہ کے بارے میں روایات کا تعارض اور تطبیق: 43
علاج بالمحرم کا مسئلہ : 44

علاج بالمحرّم کے بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف :..44

علاج بالمحرّم کی شرائط:..45

کیا علاج بالمحرم ضروری ہے ؟..45

رُقیہ / جھاڑ پھونک کے احکام

رُقیہ کی تعریف:..45

رُقیہ کے طریقے اور اُن کا ثبوت :..46

احادیث میں بیان کردہ مختلف بیماریوں کا رُقیہ :..48

رُقیہ کی اقسام :..48

رُقیہ سے متعلّق متضاد روایات اور اُن کے درمیان تطبیق :..49

رُقیہ کا حکم :..50

رُقیہ شرعیہ کی شرائط:..51

عمل کی تاثیر کے لئے تین اہم امور :..52

زمانہ جاہلیت کا رُقیہ غیر شرعیہ :..53

اجرت علی الرّقیہ اور اجرت علی الطاعۃ :..53

امراض و مصائب میں رُقیہ کی چند اہم دعائیں :..54

کہانت یعنی غیب کی باتیں بتانا :

کہانت کا معنی و مطلب :..56

کہانت کی اقسام :..56

کہانت کا شرعی حکم :..57

نیک فالی اور بد شگونی

" الفَأْلُ " اور "الطِیَرَة" کا مطلب اور فرق: 57
نیک فال لینے کا حکم : 58
بدشگونی کا حکم: 60
بدشگونی کی مذمت اور وعیدیں : 60
بدشگونی کا علاج : 61
بد شگونی سے متعلّق احادیث طیبہ میں ذکر کردہ الفاظ کی تشریح: 63
" لَا عَدْوَی " کا مطلب: 63
" لَا طِیَرَةَ " کا مطلب: 63
" لَا هَامَةَ " کا مطلب: 64
" لَاَ صَفَرَ " کا مطلب: 64
" لَا نَوْءَ "کا مطلب: 65
" لَا غُولَ "کا مطلب: 66
" الْعِیَافَةُ "کا مطلب: 66
علمِ رَمَل، جَفر اور نجوم: 67
علمِ رَمَل، جَفر اور نجوم وغیرہ کا حکم : 67

نظرِ بد کا لگنا

نظر لگنا حق ہے : 68

دیکھنے والے کو کیا کرنا چاہیئے : 68

نظر بد کا علاج کرنا چاہیئے : 69

نظرِ بد کو دور کرنے کے طریقے : 70

چند متفرّق ادوِیہ اور اُن کے فوائد

قرآن کریم :........ 72

عسل / شہد: 73

لفظِ عَسل کی وضاحت: 73

شہد کے فضائل:........ 73

شہد کے فوائد و منافع:........ 74

کھجور :........ 75

عَجْوَۃ : 76

عجوہ کے فضائل و فوائد : 76

عجوہ کے جنت کا پھل ہونے کا مطلب : 77

اَثْمَد سرمہ کے فوائد:........ 78

کلونجی :........ 78

کلونجی کے فضائل : 78

کلونجی کے فوائد:........ 78

کلونجی کے ذریعہ مختلف بیماریوں کا علاج :........ 79

دمہ ، کھانسی : 79

ذیابیطس(شوگر)..79

دل کے امراض :..80

لَقوہ اور پولیو:..80

قبض ، گیس ، پیٹ کی جلن اور درد وغیرہ :..80

موٹاپا ختم کرنے کیلئے :..81

جوڑو اور رگوں کا درد :..81

امراضِ چشم :..81

زنانہ پوشیدہ امراض :..81

پیٹ میں درد ہونا:..82

کینسر:..82

آتشک :..82

اضمحلال(کمزوری، سستی ، تھکن):..83

حافظہ کی کمزوری :..83

گردہ کی تکلیف:..83

چہرے کی تازگی اور خوبصورتی :..83

متلی :..83

مخصوص جگہوں کی سوجن :..84

ٹیومر :..84

سر کا درد :..84

سینہ کی جَلن اور پیٹ کی تکالیف:..84
ہچکیوں کا علاج:..84
بی پی (بلڈ پریشر) کو کنٹرول کرنے کے لئے :..85
بالوں کا قبل از وقت گرنا:..85
بچوں کے پیٹ کا درد :..85
بواسیر :..85
جلد کے امراض :..85
عام بخار :..86
دماغی بخار:..86
بخار کی شدّت :..86
گردہ یا پتے میں پتھری :..86
مرگی :..86
کان کے امراض :..87
چہرے کے دھبے ، کیل ، مہاسے اور جھائیاں وغیرہ:..87
دانتوں کے امراض :..87
دانتوں اور مسوڑھوں کا علاج :..87
معدہ اور آنتوں کا اَلسر :..88
گلے سے پھیپڑوں تک کی سوزشیں :..88
کھانسی و بلغم :..88

دل کے امراض :.. 88

ریاح اور ہاضمہ :.. 89

پیشاب میں جلن :.. 89

پیٹ کے کیڑے :... 89

جوڑوں کا درد :.. 90

پرانا زکام:... 90

پھوڑے پھنسیاں :.. 90

جلدی امراض :.. 90

زہر کا اثر ختم کرنے کیلئے :... 90

جلے ہوئے شدید زخم :... 91

موٹاپا :... 91

چستی اور توانائی :... 91

عورتوں میں دودھ کی کمی :.. 91

کوڑھ و برص:... 91

گردے کی پتھری :.. 92

پرانی کھانسی اور کالی کھانسی :... 92

سوریائسس:... 92

کان کے جملہ امراض :... 92

دانت میں درد :.. 93

سیلان الرحم:...93
توتلے پَن کیلئے :..93
تَلبینہ :...94
تلبینہ کیا ہے ؟ 94
تلبینہ کے فضائل و فوائد: 94
گوشت : 96
گوشت کے فضائل:..96
گوشت کو کیسے کھایا جائے ؟ 97
آپ ﷺ کو کون سا گوشت پسند تھا : 97
سبزیاں :..98
زیتون :...98
زیتون کے فضائل و فوائد :..98
دودھ :..99
دودھ کے فضائل :..99
گائے کا دودھ:...100
انجیر:..100
انجیر کے فضائل :..100
انجیر کے چند فوائد :...101
سفر جَل /بِہی :..102

بہی کے فضائل :..102

بہی کے چند فوائد :..103

علمِ طِب

علمِ طب کی تعریف:

لغۃً: لفظِ"طب" طاء کے ضمہ، فتحہ اور کسرہ تینوں کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے۔اِس کا معنیٰ"علاج" اور"مرَض" دونوں کے آتے ہیں، یعنی یہ اضداد میں سے ہے۔لفظِ طب"سحر" کے معنیٰ میں بھی آتا ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے:"رَجُلٌ مَطْبُوْبٌ"یعنی وہ آدمی جس پر جادو کردیا گیا ہو ۔(کشف الباری،کتاب الطب:529)

اصطلاحاً: هُوَ عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ أَحْوَالُ بَدَنِ الْإِنْسَانِ مِنَ الصِّحَّةِ وَالْمَرَضِ۔یعنی علمِ طب وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے بدنِ انسانی کے احوال کو صحت و مرض کے اعتبار سے پہچانا جائے۔(عون المعبود:10/239)

علمِ طب کی اقسام:

اِس کی دو قسمیں ہیں: (1)طب الجسد۔ (2)طب القلب۔

الطبّ الجسمانی : اِس کی تعریف گزرچکی ہے:هُوَ عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ أَحْوَالُ بَدَنِ الْإِنْسَانِ مِنَ الصِّحَّةِ وَالْمَرَضِ۔(عون المعبود:10/239)

الطبّ الرّوحانی: یعنی طبِ روحانی نام ہے اِس بات کا کہ دل کے کمالات اور اُس کی آفات و امراض کو جانا جائے

اور اُس کے صحیح اور معتدل ہونے کے طریقے کو پہچانا جائے۔هُوَ الْعِلْمُ بِكَمَالَاتِ القُلُوب وَآفَاتِها وَأمْرَاضِهَا وأدوائِها وبِكَيْفِيَّةِ حِفْظِ صِحَّتِهَا واعْتِدَالِهَا. (التعریفات:34)

علمِ طب کی بنیادیں:

علمِ طب کی بنیاد تین چیزوں پر ہے:

1. حِفْظُ الصِّحَّةِ: یعنی انسان کا اپنی صحت کی حفاظت کرنا۔
2. الْحِمْيَةُ عَنِ الْمُؤْذِي: جسم کو نقصان پہنچانے والی چیزوں سے پرہیز کرنا۔
3. اسْتِفْرَاغُ الْمَوَادِّ الْفَاسِدَةِ: جسم سے اُس فاسد کا مادّے کو نکال دینا جو بیماری کا سبب بنا ہے۔(الطب لنبوی:1/6)

حِفظانِ صحت:

اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے میں حدِّ اعتدال سے نکلنے سے منع کیا ہے جو حِفظانِ صحت کا سب سے قیمتی اصول ہے۔كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا.(الأعراف:31)

پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام قرار دینا بھی حِفظانِ صحت کے عین مطابق ہے،اِس لئے کہ گندی اور حرام چیزیں انسان کے لئے صحت کے اعتبار سے مضر ہیں۔يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ.(الأنفال:157)

حضرت امِّ منذر رضی اللہ عنہا نے چقندر اور جو کا کھانا پکایا تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُس کے کھانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمہارے لئے زیادہ موافق اور زیادہ نفع بخش ہے۔:يَا عَلِيُّ، مِنْ هَذَا فَأَصِبْ، فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ.(ترمذی: 2036)وفی روایۃ ابی داؤد:فَهُوَ أَنْفَعُ لَكَ.(ابوداؤد: 3856)

پرہیز:

مجذوم سے ایسے بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو۔فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ.(مسند احمد: 9722)

آپ ﷺ کا خربوزے کو کھجور کے ساتھ کھانا اور یہ کہنا کہ ہم اِس کی گرمی کو اِس کی ٹھنڈک سے اور اِس کی ٹھنڈک کو اِس کی گرمی سے توڑ رہے ہیں یہ بھی پرہیز کی واضح دلیل ہے۔كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ فَيَقُولُ: نَكْسِرُ حَرَّ هَذَا بِبَرْدِ هَذَا، وَبَرْدَ هَذَا بِحَرِّ هَذَا.(ابوداؤد: 3836)

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اُسے دنیا سے بچاتے ہیں جیسا کہ تم اپنے مریض کو پانی سے (جبکہ وہ اُس کو نقصان دیتا ہو) بچاتے ہو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جیسے تم اپنے مریض کو کھانے پینے سے بچاتے ہو۔إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ المَاءَ.(ترمذی: 2036)إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْمِي عَبْدَهُ الدُّنْيَا كَمَا تَحْمُونَ مَرِيضَكُمُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ.(شعب الایمان: 9966)إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَتَعَاهَدُ وَلِيَّهُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَتَعَاهَدُ الْمَرِيضَ أَهْلُهُ بِالطَّعَامِ ،وَإِنَّ اللهَ لَيَحْمِي عَبْدَهُ الدُّنْيَا كَمَا يُحْمَى الْمَرِيضُ الطَّعَامَ.(شعب الایمان: 9968)

نبی کریم ﷺ نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کو جو کہ بیماری سے نئے نئے اُٹھے تھے اور بیماری کی وجہ سے نقاہت تھی ، کھجوریں کھانے سے منع کیا۔ اِس سے مُوذی اشیاء سے پرہیز کرنے کا حکم معلوم ہوتا ہے۔عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ، قَالَتْ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: مَهْ مَهْ يَا عَلِيُّ، فَإِنَّكَ نَاقِهٌ، قَالَ: فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ، قَالَتْ: فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَا عَلِيُّ، مِنْ هَذَا فَأَصِبْ، فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ.(ترمذی: 2036)وفی روایۃ ابی داؤد:فَهُوَ أَنْفَعُ لَكَ.(ابوداؤد: 3856)

فاسد مادّے کا اِخراج:

صلح حُدیبیہ کے موقع پر حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ جو کہ احرام کی حالت میں تھے، اُن کے سر میں جوئیں پڑ گئیں،” فَمَنْ كَانَ مِنكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ “کی آیت نازل ہوئی، نبی کریم ﷺ نے اُن کو سر منڈا کر فدیہ اداء کرنے کا حکم دیا۔ یہ حکم ” اِستفراغ مادّہ فاسدہ“ یعنی فاسد مادّے کے نکالنے سے تعلّق رکھتا ہے، اِس لئے کہ جب تک بالوں کی جڑوں سے میل دور نہیں ہو گا جوؤں کے پیدا ہونے کا سلسلہ رُکے گا نہیں، اُن میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

اسی طرح ایک روایت میں بہترین علاج کے طریقوں کو بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے "المَشِيُّ" بھی ذکر فرمایا ہے (ترمذی:2047)جس کا مطلب "مُسہل" لینا ہے،یعنی ایسی کوئی دوائی لینا جس سے پیٹ سے فاسد مادوں کا اِخراج ہو جائے اور معدہ اچھی طرح صاف ہو جائے۔

بیماری کے آداب و فضائل

بیماری اور صحت دونوں اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے ہوتی ہیں اور صحت کی طرح بیماری بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہی ہے ، چنانچہ بہت سی حکمتوں اور مصالح کے پیشِ نظر بیماری کو نظامِ کائنات کا حصہ بنایا گیا ہے،خود سوچئے.......!!

- اگر بیماری نہ ہوتی تو صحت کی قدر کیسے معلوم ہوتی؟
- اگر بیماری نہ ہوتی تو صبر کرنے کا عظیم ثواب کیسے ملتا؟
- اگر بیماری نہ ہوتی تو صحت کا شکر کیسے اداء کیا جاتا؟
- اگر بیماری نہ ہوتی تو بھٹکا ہوا بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب کیونکر ہوتا؟
- اگر بیماری نہ ہوتی تو بیماری پر ملنے والا عظیم ثواب کیسے ملتا؟

مریض کے لئے حالتِ مرض کے آداب:

(1)صبر و تحمّل۔(2)دعاء۔(3)توکّل۔(4)امیدِ ثواب۔(5)دعاءِ عافیت۔(6)موت کی تمنا نہ کرنا۔

(7)امیدِ مغفرت۔(8)حقوقِ واجبہ کی وصیت۔(مریض کے شرعی احکام:24،انعام الحق قاسمی)

مریض کے لئے بیان کردہ اجر و ثواب:

1. مریض کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا خیر و بھلائی کا ارادہ ہوتا ہے۔مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ(مشکوۃ:134)

2. **بیماری انسان کے لئے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔** مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِن خطاياه(مشکوۃ: 134) مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا(مشکوۃ: 134) لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ (مشکوۃ:136) إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ، ابْتَلَاهُ اللَّهُ بِالْحَزَنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ (مشکوۃ:138)

3. **بخار انسان کی خطاؤں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو۔** لَا تَسُبِّي الْحُمَّى ؛ فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ(مشکوۃ:135)

4. **بیماری کی حالت میں صحت مندی کے تمام معمولات کا ثواب ملتا رہتا ہے۔** إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيماً صَحِيحاً(مشکوۃ:135)إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ عَلَى طَرِيقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ، ثُمَّ مَرِضَ، قِيلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ: اكْتُبْ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ طَلِيقًا حَتَّى أُطْلِقَهُ، أَوْ أَكْفِتَهُ إِلَيَّ (مشکوۃ:136) إِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ، قِيلَ لِلْمَلَكِ: اكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ، فَإِنْ شَفَاهُ غَسَّلَهُ وَطَهَّرَهُ، وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ وَرَحِمَهُ (مشکوۃ:136) مَرِضَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِي، فَعُوتِبَ.فَقَالَ: إِنِّي لَا أَبْكِي لِأَجْلِ الْمَرَضِ؛لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ:«الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ» وَإِنَّمَا أَبْكِي لِأَنَّهُ أَصَابَنِي. عَلَى حَالِ فَتْرَةٍ، وَلَمْ يُصِبْنِي فِي حَالِ اجْتِهَادٍ لِأَنَّهُ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْأَجْرِ إِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْرَضَ ؛ فَمَنَعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ. (مشکوۃ:138)

5. **آنکھوں سے معذور شخص اگر صبر سے کام لے تو اُس کو عوض میں جنت ملتی ہے۔** إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ ، يُرِيد عَيْنَيْهِ. (مشکوۃ:135)

6. **بیماری کبھی انسان کے لئے رفعِ درجات باعث ہوتی ہے۔** إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ، ابْتَلَاهُ اللَّهُ فِي جَسَدِهِ، أَوْ فِي مَالِهِ، أَوْ فِي وَلَدِهِ، ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلَى ذَلِكَ يُبَلِّغُهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ (مشکوۃ:137)

7. **بیمار انسان کو قابلِ رشک اجر اور ثواب ملتا ہے۔** يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ، لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيضِ (مشکوۃ:137)

8. مومنِ مخلص کے لئے بیماری صرف کفارہ ہی نہیں، تنبیہ اور نصیحت کا بھی باعث ہوتی ہے۔إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السَّقَمُ، ثُمَّ عَافَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ، كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ، وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ (مشکوۃ: 137)

9. پیٹ کے امراض، جیسے دست، پیچش وغیرہ میں مرنے والے کو عذابِ قبر نہ ہوگا۔مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ (مشکوۃ:137)

10. انسان کے لئے بیمار نہ ہونا قابلِ مدح نہیں، بلکہ بیمار ہونا قابلِ مدح ہے۔إِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَجُلٌ: هَنِيئًا لَهُ، مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَيْحَكَ، وَمَا يُدْرِيكَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ (مشکوۃ:137)

11. بیماری میں صبر و شکر کا دامن تھامنا انسان کو گناہوں سے اُس دن کی طرح پاک کر دیتا ہے جس دن وہ پیدا ہوا تھا۔ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِذَا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَإِنَّهُ يَقُومُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا. (مشکوۃ:137)

12. بخار مومن کے لئے دنیا میں ہی آخرت کی آگ کا بدلہ ہو جاتا ہے۔ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِيضًا فَقَالَ:أَبْشِرْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ:هِيَ نَارِي أُسَلِّطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُونَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مشکوۃ:138)

13. بیمار شخص کی دعاء ملائکہ کی دعاء کی طرح ہوتی ہے- إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرْهُ يَدْعُو لَكَ فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ (مشکوۃ:138)

14. بیمار اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہوتا ہے۔وَكَانَ الْمَرِيضُ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ(مجمع الزوائد، رقم:3762)

15. مریض کی دعاء قبول ہوتی ہے۔ دَعْوَةُ الْمَرِيضِ مُسْتَجَابَة وَذَنْبه مَغْفُوْر(کنز العمال۔ رقم:25147)

مریض کی عیادت کے آداب وفضائل

عیادت کا حکم:

عمومی حالت میں جبکہ مریض کی دیکھ بھال کے لئے کوئی موجود ہو، سنت ہے۔اور اگر کوئی مریض کا خبر گیر اور تیمار دار نہ ہو تو واجب ہے۔(مرقاۃ:3/1120) (مرعاۃ المفاتیح:5/210)

کِن لوگوں کی عیادت نہیں کی جائے گی:

ملحد وزندیق، اور اہلِ بدعت اس سے مستثنیٰ ہیں، اُن کی عیادت نہیں کی جائے گی۔(مرقاۃ:3/1120)عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجِيءُ قَوْمٌ يَقُولُونَ: لَا قَدَرَ، ثُمَّ يَخْرُجُونَ مِنْهُ إِلَى الزَّنْدَقَةِ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ، وَإِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تُشَيِّعُوهُمْ، فَإِنَّهُمْ شِيعَةُ الدَّجَّالِ (مسند الامام الاعظم:14،قدیمی کتب خانہ)

عیادت کے فضائل:

1. عیادت کرنے والا واپس لوٹنے تک جنت کے باغ میں ہوتا ہے۔إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ(مشکوۃ:133)
2. عیادت کرنے والے کو اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے ۔ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟(مشکوۃ:133) ــــــ أَيْ: لَوَجَدْتَ رِضَائِي (مرقاۃ:3/1123)

3. عیادت کے لئے جانے والے کے لئے اگر صبح جائے تو شام تک اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اُس کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعاء کرتے ہیں، اور اُس کی حفظت کرتے ہیں۔مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ - (مشکوۃ:135)وَكَّلَ اللهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ، وَيَحْفَظُونَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ - (شعب الایمان، رقم: 8745)ایک روایت میں رات تک کا ذکر ہے۔وُكِّلَ بِهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى اللَّيْلِ(شعب الایمان ،رقم:8741)

4. عیادت کرنے والے کو جنت کا باغ ملتا ہے۔وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ(مشکوۃ:135)

5. اچھی طرح وضو کرکے عیادت کے لئے جانے والے کو جہنم سے بقدر ساٹھ سال کی مسافت کے دور کر دیا جاتا ہے۔مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سِتِّينَ خَرِيفًا(مشکوۃ:135)

6. اللہ تعالیٰ کے منادی کی ایک خاص دعاء کا ملنا۔مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَى مُنَادٍ فِي السَّمَاءِ: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا (مشکوۃ:137)

7. بیمار کی عیادت کے لئے جانے والا اللہ کی رحمت (کے دریا) میں داخل ہو جاتا ہے، اور جب وہ بیمار کے پاس بیٹھتا ہے تو دریائے رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ الرَّحْمَةَ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اِغْتَمَسَ فِيْهَا(مشکوۃ:138)

8. مریض کی عیادت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہوتا ہے۔وَكَانَ الْعَائِدُ فِي ظِلِّ قُدْسِهِ (مجمع الزوائد۔ رقم:3762)

9. مریض کی عیادت کرنا جنازے کے پیچھے جانے سے بھی زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔ عِيَادَةُ الْمَرِيضِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِن اتِّباعِ الجَنَائِز(کنز العمال۔رقم:25154)

10. مریض کی عیادت کرنا(اعلیٰ ترین) نیکیوں میں سے ہے۔إِنَّ مِنَ الْحَسَنَاتِ عِيَادَةَ الْمَرِيضِ(طبرانی کبیر:22/336)

11. مریض کی عیادت میں بیٹھنے والے کو ایسے ایک ہزار سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے، جس میں اُس نے پلک جھپکنے کے بقدر بھی معصیت کا ارتکاب نہ کیا ہو۔ مَن عَاد مَرِيضاً فَجلَسَ عِنْده أجْرَى اللهُ له عَمَلَ ألْفِ سَنَةٍ لَايَعْصِى اللهَ فِيْهَا طَرفَة عَيْنٍ(کنز العمال۔رقم:25174)

12. عیادت کرنے والا جب تک عیادت کرتا ہے، رحمتِ الٰہی اُس کو ڈھانپ لیتی ہے اور جب وہ اُٹھ کر جاتا ہے تو ایک دن کے روزے کا ثواب ملتا ہے۔مَا مِن رَجُلٍ يَعُودُ مَرِيضاً فَيَجلِسُ عِندَه إلَّا تَغَشَّتْهُ الرَّحْمَةُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ مَا جَلَسَ عِنْدَه، فَإِذَا خَرَجَ مِنْ عِنْده كُتِبَ لَه أَجْرُ صِيَامِ يوم (کنز العمال۔رقم:25184)

13. عیادت کے لئے جانے والے کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔اور جب وہ مریض کے سرہانے بیٹھتا ہے تو اجر و ثواب میں ڈوب جاتا ہے۔أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَحِمَ اللهُ رَجُلًا صَلَّى الْغَدَاةَ، ثُمَّ خَرَجَ يَعُودُ مَرِيضًا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللهِ، وَالدَّارَ الْآخِرَةِ، يَكْتُبُ اللهُ لَهُ بِكُلِّ قَدَمٍ حَسَنَةً، وَيَمْحُو عَنْهُ سَيِّئَةً، فَإِذَا جَلَسَ عِنْدَ الْمَرِيضِ غَرِقَ فِي الْأَجْرِ (شعب الایمان۔رقم:8748)

14. عیادت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہوتا ہے۔قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَمْسٌ مَنْ فَعَلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ،مَنْ عَادَ مَرِيضًا--الخ(مجمع الزوائد۔رقم:3776)(طبرانی کبیر:37/20)

عیادت کی دعائیں:

1. آپ ﷺ کسی مریض کی عیادت کرتے تو یہ دعاء پڑھتے:لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ(مشکوۃ:134)
2. نبی کریم ﷺ اپنا دایاں ہاتھ مریض پر پھیرتے اور یہ دعاء پڑھتے:أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا(مشکوۃ:134)
3. کسی کو تکلیف ہوتی، پھوڑا نکلا ہوتا، یا زخم ہوتا تو آپ ﷺ اپنی انگلی پر لعابِ دہن لگا کر اُس کو مٹی سے لگاتے اور پھر اُس انگلی کو متاثرہ مقام پر پھیرتے اور یہ دعاء پڑھتے:بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، لِيُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا (مشکوۃ:134)(مرعاۃ:5/220)

4. نبی کریم ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوّذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیتے اور ہاتھوں کو سارے بدن پر پھیر لیتے تھے۔ معوّذات میں اصلاً تو فلق اور ناس ہی ہیں، لیکن بعض حضرات نے کافرون اور اخلاص کو بھی اس میں داخل کیا ہے، لہٰذا چاروں قُل پڑھ کر دم کرلینا چاہیے۔(مشکوۃ:134) (مرقاۃ:3/1126)

5. حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اپنے جسم میں تکلیف کا اظہار کیا، آپ ﷺ نے اُن کو درد کی جگہ پر ہاتھ رکھنے کا کہا اور فرمایا: تین مرتبہ " بِسْمِ اللَّهِ " کہو، اور اُس کے بعد سات مرتبہ " أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ " پڑھو۔ صحابی فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا، پس اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء عطا فرمادی۔(مشکوۃ:134)

6. حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ ﷺ سے مرض اور درد کے بارے میں دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جی! مجھے تکلیف ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے یہ دعاء پڑھی: بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ، أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ، بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ (مشکوۃ:134)

7. نبی کریم ﷺ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو اِن کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیا کرتے تھے: أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ. اور فرماتے تھے کہ تمہارے جدِّ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اِن ہی کلمات کے ذریعے حضرت اسماعیل اور حضرت اسحٰق علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتے تھے۔ (مشکوۃ:134)

8. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو مریض کی عیادت کرے اور سات مرتبہ یہ دعاء پڑھے:

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ تو اگر اُس مریض کا موت کا وقت نہ آیا ہو تو اللہ تعالیٰ ضرور اُس کو شفاء عطاء فرمادیں گے۔(ابوداؤد، کتاب الجنائز۔رقم:3106)

9. عیادت کرتے ہوئے یہ دعاء پڑھنی چاہئے: اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دفعہ اتنے سخت بیمار ہوئے کہ یہ دعاء کرنے لگے تھے: اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آگیا ہے تو مجھے راحت عطاء فرمادیجئے۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور یہ دعاء پڑھی اور کہا: کھڑے ہو جاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تکلیف دوبارہ مجھے کبھی نہیں ہوئی۔(مستدرک حاکم۔رقم:4239)

10. نبی کریم ﷺ بخار اور ہر طرح کی تکالیف میں پڑھنے کے لئے یہ دعاء سکھاتے تھے: بِسْمِ الْكَبِيرِ، أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ، مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ (مشکوۃ:135)

11. رَبُّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ، فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ، اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا، أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ، أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ، وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ، عَلَى هَذَا الْوَجَعِ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس کو کوئی تکلیف ہو یا اُس کے کسی بھائی کو ہو تو یہ مذکورہ دعاء پڑھے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطاء فرمائیں گے۔(مشکوۃ: 135 - 136)

12. اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا، أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى جِنَازَةٍ ے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کی عیادت کے لئے جائے تو اس کو یہ دعاء پڑھنی چاہیے۔(مشکوۃ: 136)

عیادت کے آداب:

1. بیمار کو اُس کی زندگی اور صحت کے حوالے سے تسلی دینا۔إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَفِّسُوا لَهُ فِي أَجَلِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ بِنَفْسِهِ(مشکوۃ:137) وَلْيُنْسِئْ لَهُ فِي الْأَجَلِ(شعب الایمان،رقم:8779)

2. بیمار کے سرہانے بیٹھنا۔كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ (مشکوۃ:137) كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَادَ الْمَرِيضَ جَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ(مسند ابو یعلیٰ موصلی۔رقم:2430)

3. مریض کو اسلام کی دعوت دینا(جبکہ وہ کافر ہو)۔فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ:«أَسْلِمْ». فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ. فَأَسْلَمَ. (مشکوۃ:137)

4. ماشیاً جانا۔یعنی عیادت کے لئے پیدل جانا تاکہ حدیث کے مطابق ہر ہر قدم پر نیکی ملے اور گناہ معاف ہوں، لیکن سوار ہو کر بھی عیادت کے لئے جاسکتے ہیں، اور آپ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے۔عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: مَرِضْتُ مَرَضًا، فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي،وَأَبُو بَكْرٍ، وَهُمَا مَاشِيَانِ(بخاری : 5651)عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:«جَاءَنِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي، لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا

بِرْذَوْنٍ(بخاری:5664)عَنْ عُرْوَةَ،أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ، عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ، يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ (بخاری،رقم:5663) يَكْتُبُ اللهُ لَهُ بِكُلِّ قَدَمٍ حَسَنَةً، وَيَمْحُو عَنْهُ سَيِّئَةً (شعب الایمان۔رقم:8748)

5. **باوضو عیادت کے لئے جانا**۔مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا، بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سِتِّينَ خَرِيفًا (مشکوۃ:135)فيه أن الوضوء سنة في العيادة(مرعاۃ المفاتیح،نقلاً عن شرح الطیبی:5/246)

6. **تخفیف الجلوس و سرعۃ القیام۔یعنی مریض کے پاس کم بیٹھنا، جلدی اُٹھ جانا**۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيفُ الْجُلُوسِ(مشکوۃ:138) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم «الْعِيَادَةُ فَوَاقُ نَاقَةٍ» " وَفِي رِوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا: «أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ - (مشکوۃ:138) أَفْضَلُ الْعِيَادَة أَجْراً سُرعة الْقِيَام مِن عِنْد الْمَرِيْض(کنز العمال۔رقم:25153)

7. **اجتناب عن الصّخب۔یعنی مریض کے پاس شور شرابہ کرنے سے بچنا**۔مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيفُ الْجُلُوسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيضِ (مشکوۃ:138) فَالْقِلَّةُ بِمَعْنَى الْعَدَمِ. (مرقاۃ:3/1153)

8. **اخلاصِ نیت۔یعنی عیادت سے مقصود صرف رضائے الٰہی ہو**۔رَحِم الله رَجُلاً صَلّى الغَدَاة ثُمَّ خَرَجَ يَعُودُ مَرِيضاً يُرِيدُ بِهِ وجهَ الله والدَّارَ الآخرة يَكْتُبُ اللهُ تَعَالى له ۔۔۔الخ (کنز العمال۔رقم:25185)

9. **عیادت صرف مکافات کے طور پر نہ ہو**۔عُدْ مَن لَّا يَعُودُكَ وأَهْدِ مَن لَّا يُهْدِيْ لَكَ(کنز العمال،رقم:25150)

10. **صبح کے وقت جانا**۔أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: رَحِمَ اللهُ رَجُلًا صَلَّى الْغَدَاةَ، ثُمَّ خَرَجَ يَعُودُ مَرِيضًا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللهِ، وَالدَّارَ الْآخِرَةِ، يَكْتُبُ اللهُ لَهُ بِكُلِّ قَدَمٍ حَسَنَةً، وَيَمْحُو عَنْهُ سَيِّئَةً، فَإِذَا جَلَسَ عِنْدَ الْمَرِيضِ غَرِقَ فِي الْأَجْرِ (شعب الایمان۔رقم:8748)

11. **مریض سے سلام اور مصافحہ کرنا**۔قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَرِيضٍ فَلْيُصَافِحْهُ (شعب الایمان،رقم:8779)

12. **پیشانی پر یا ہاتھوں پر ہاتھ رکھنا**۔مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى وَجْهِهِ، أَوْ عَلَى يَدِهِ، فَيَسْأَلَهُ كَيْفَ هُوَ(طبرانی کبیر،رقم:7854) وَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ (شعب الایمان،رقم:8779)

13. **خیریت دریافت کرنا۔** وَلْيَسْأَلْهُ كَيْفَ هُوَ(شعب الایمان:8779)عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ:مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ أَحَدِكُمْ أَخَاهُ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُهُ: كَيْفَ أَصْبَحَ، كَيْفَ أَمْسَى(شعب الایمان:8779)

14. **عیادت ایک مرتبہ کرنا۔ایک سے زائد مرتبہ اگر مریض پر بار نہ ہو تو اجازت ہے ورنہ نہیں۔اور ایک سے زائد مرتبہ بھی وقفے کے ساتھ دن چھوڑ چھوڑ کر عیادت کرنی چاہیئے۔ تاکہ بیمار کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔** عِيَادَةُ الْمَرِيضِ مَرَّةً سُنَّةٌ، فَمَا زَادَ فنافلةٌ(طبرانی کبیر،رقم:11669) أَغِبُّوا فِي الْعِيَادَةِ، وَأَرْبِعُوا فِي الْعِيَادَةِ، وَخَيْرُ الْعِيَادَةِ أَخَفُّهَا. (شعب الایمان،رقم:8782) " **أَغِبُّوا** " يُقَالُ: غَبَّ الرجُل إِذَا جَاءَ زَائِرًا بَعْدَ أَيَّامٍ. وَقَالَ الحسَن: فِي كُلِّ أُسْبُوعٍ.(النھایہ لابن الاثیر:3/336)" **أَرْبِعُوا** ": أَيْ دَعُوه يَوْمَيْنِ بَعْدَ العِيادة وأْتُوه الْيَوْمَ الرَّابِعَ - (النھایہ لابن الاثیر:2/190)

15. **عیادت میں تاخیر نہ کرنا۔** عِيَادَةُ الْمَرِيضِ أَوَّلَ يَوْمٍ سُنَّةٌ وَبَعْدَ ذَلِكَ تَطَوُّعٌ(طبرانی کبیر،رقم:11210)

16. **مریض اگر مغلوب الحال ہو تو اُس کی عیادت نہیں کرنی چاہیئے۔** خَيْرُ الْعِيَادَةِ أَخَفُّهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَغْلُوبًا فَلَا يُعَادُ - (شعب الایمان،رقم:8782)

17. **مریض کو اُس کی پسند کی چیز کھلانا، جبکہ اُس کے لئے وہ نقصان دہ نہ ہو۔** مَنْ أَطْعَمَ مَرِيضًا شَهْوَتَهُ، أَطْعَمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ - (طبرانی کبیر، رقم:6107) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ:مَا تَشْتَهِي قَالَ أَشْتَهِي خُبْزَ بُرٍّ.قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ إِلَى أَخِيهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا اشْتَهَى مَرِيضُ أَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ- (مشکوۃ:138)

18. **مریض کو کھلانے میں زبردستی نہیں کرنی چاہیئے۔** قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ، عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَإِنَّ اللهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ - (شعب الایمان، رقم:8793)

19. **بیمار شخص کے پاس کوئی چیز کھانے سے گریز کرنا(جبکہ بیمار اُس کو نہ کھا سکتا ہو اور اگر بیمار کھا سکتا ہو تو اُس کے ساتھ بیٹھ کر کھانے میں کوئی حرج نہیں۔)** إذَا عَادَ أَحَدُكُمْ مَرِيْضاً فَلَا يَأْكُلْ عِندَه شَيئاً فَإِنّه حَظّه مِن عِيَادَته(کنز العمال۔رقم:25138)

20. بیمار سے اپنے لئے دعاء کی درخواست کرنا۔ عُودُوا الْمَرْضٰى وَمُرُوْهُم فَلْيَدْعُوا لَكم، فَإِنّ دَعْوَةَ الْمريضِ مُسْتَجَابة وَذَنْبُه مغفور(کنز العمال ۔ رقم: 25147)إذا دَخَلْتَ عَلى مَرِيضٍ فَمُرْه يَدْعُو لَكَ فَإِنَّ دُعَاءَه كَدُعاء الْمَلَائكة(کنزالعمال۔رقم:25136)

21. بیمار کی خدمت اپنے ہاتھوں سے کرنا۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَمِّدُهُ بِخِرْقَةٍ (مجمع الزوائد۔رقم:3776)

22. مریض سے ایسی خوشگوار بات کرنا جس کو وہ پسند کرتا ہو اور اُس کی طبیعت کے خلاف بات کرنے سے بچنا۔ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَالَ: " لَا تُحَدِّثِ الْمَرِيضَ إِلَّا بِمَا يُعْجِبُهُ " - (شعب الایمان، رقم:8793)

علاج و معالجہ

نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد حدیث کی کئی کتابوں میں ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ کے بندو! علاج کرو، اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری پیدا نہیں کی جس کی دواء اور علاج نہ اتارا ہو، سوائے موت اور بڑھاپے کے، کیونکہ اِن کا کوئی علاج نہیں۔

تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً، غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ.(ابوداود:3855) تَدَاوَوْا، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَقَدْ أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً، إِلَّا السَّامَ وَالْهَرَمَ.(صحیح ابن حبان: 6064) تَدَاوَوْا عِبَادَ اللہِ، فَإِنَّ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُنَزِّلْ دَاءً، إِلَّا أَنْزَلَ مَعَهُ شِفَاءً، إِلَّا الْمَوْتَ، وَالْهَرَمَ.(مسند احمد: 18455)إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ مَعَهُ دَوَاءٌ، جَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، وَعَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ.(صحیح ابن حبان: 6062)

علاج کا حکم:

علاج کا شرعی حکم کیا ہے، اِس بارے میں تین قول مشہور ہیں: (1)اِباحت۔ (2)اِستحباب۔ (3)کراہت۔

پہلا قول: مباح ہے: اِس لئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نبی کریم ﷺ سے علاج کے بارے میں سوال کرنا اباحت کے لئے تھا تو بظاہر جواب میں بھی امر اباحت پر ہی محمول ہو گا۔

دوسرا قول: مستحب ہے: اِس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے بھی علاج کروایا ہے، پس آپ کی اتباع میں یہ عمل مستحب ہو گا۔

تیسرا قول: مکروہ ہے: اِن حضرات کے مطابق علاج کرنا توکّل کے خلاف ہے، پس علاج کے بغیر اللہ کے فیصلہ پر راضی رہنا چاہیئے۔ لیکن یہ قول قابلِ اعتبار نہیں، جمہور نے اِس کورد کیا ہے۔ اِس لئے کہ نصوص اور خود آپ ﷺ کے عمل سے اِس کی کسی طرح تائید نہیں ہوتی۔ (عون المعبود:10/239) راجح قول استحباب کا ہے۔ (شرح الطیبی:9/2954)

تطبیق: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے تمام اقوال میں بہترین تطبیق پیش کی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

1. اگر کسی دوائی میں علاج کا ہونا قطعی طور پر معلوم ہو: تو علاج ضروری ہے، اگر نہ کیا اور مر گیا تو گناہ گار ہو گا۔
2. اگر کسی دوائی میں علاج کا ہونا ظنی طور پر معلوم ہو: تو علاج جائز ہے، نہ کیا تو گناہ گار نہ ہو گا۔
3. اگر کسی دوائی میں علاج کے ہونے کا صرف وہم ہو: تو علاج کا ترک اولیٰ ہو گا اور اِس کو توکّل کہا جائے گا۔

(العرف الشذی للکشمیری:3/348)

علاج کی شرائط:

پہلی شرط: شیئِ حرام سے علاج نہ کیا جائے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ۔ إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ یعنی اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دواء دونوں اتاری ہیں اور ہر بیماری کے لئے علاج بھی اتارا ہے، پس تم لوگ علاج کیا کرو، لیکن حرام چیز سے علاج نہ کرو۔ (ابوداؤد:3870)

بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول تعلیقاً نقل کیا گیا ہے کہ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں کے اندر انسان کی شفاء نہیں رکھی۔ (بخاری:7/110)

نبی کریم ﷺ نے حرام دوائی استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ۔(ابوداؤد:3870)

ایک طبیب نے نبی کریم ﷺ سے مینڈک کو دوائی میں ڈالنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اُسے منع فرمادیا۔(ابوداؤد:3871)

حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ نے جب نبی کریم ﷺ سے شراب کے ذریعہ علاج کا سوال کیا، آپ ﷺ نے منع فرمایا، اُنہوں نے کہا کہ یارسول اللہ! یہ دوائی ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:إِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهَا دَاءٌ۔یعنی یہ دواء نہیں، بلکہ بیماری ہے۔(ابوداؤد:3873) (ترمذی: 2046)

دوسری شرط: نجس اور مُضر اشیاء سے علاج نہ کیا جائے:

یعنی ایسی اشیاء جو ناپاک ہوں، نجس اور گندی ہوں یا اُن کے استعمال کرنے سے بدن کو نقصان پہنچتا ہو، اُن کو علاج و معالجہ میں استعمال نہیں کرنا چاہیئے، نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایاہے: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ، يَعْنِي السُّمَّ۔(ابن ماجہ: 3459) قِيلَ هُوَ النَّجَسُ أَوِ الْحَرَامُ أَوْ مَا يَتَنَفَّرُ عَنْهُ الطَّبْعُ وَقَدْ جَاءَ تَفْسِيرُهُ فِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ بِالسُّمِّ۔(عون المعبود:10/252)قلت على مَا فِي هَذَا الْكتاب من زِيَادَة يَعْنِي السم أُرِيد بالخبث الضَّرَر بِالْبدنِ فِي الْمَال أَو فِي الْحَال كالافساد والاهلاك وَيحْتَمل ان يُرَاد بالخبث مَا يتَنَاوَل الْكل (إنْجَاح)

تیسری شرط: دوائی کو مؤثر بالذات نہ سمجھا جائے:

یعنی یہ عقیدہ ہو کہ شفاء دینے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور دوائی صرف سببِ ظاہر کا درجہ رکھتی ہے، اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی دوائی، کوئی ذریعہ علاج اور کوئی طبیب یا حکیم شفاء نہیں دے سکتا۔الِاشْتِغَالُ بِالتَّدَاوِي لَا بَأْسَ بِهِ إذَا اعْتَقَدَ أَنَّ الشَّافِيَ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَنَّهُ جَعَلَ الدَّوَاءَ سَبَبًا أَمَّا إذَا اعْتَقَدَ أَنَّ الشَّافِيَ هُوَ الدَّوَاءُ فَلَا۔(فتاویٰ عالمگیری5/354)

اسباب کی تقسیمات اور اُن کی اقسام:

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو دار الاسباب بنایا ہے، یہاں ہر چیز کا رشتہ سبب سے جڑا ہوا ہے، اور عادۃ اللہ یہی ہے کہ کوئی کام بغیر سبب کے خود بخود انجام نہیں پاتا، الّا ماشاء اللہ۔ اسباب کی دو تقسیم ہیں: پہلی ظاہر اور خفی ہونے کے اعتبار سے، اور دوسری قطعی اور ظنی ہونے کے اعتبار سے۔

پہلی تقسیم: ظاہر و خفی ہونے کے اعتبار سے:

ظاہر و خفی ہونے کے اعتبار سے اسباب تین قسم پر ہیں :

1. سببِ ظاہر: جس کا سبب ہونا ہر شخص جانتا ہے، مثلاً: رفعِ جوع کیلئے کھانا، ازالہِ عطش کے لئے پانی، حصولِ شفاء کیلئے علاج و معالجہ۔ ایسے اسباب کا اختیار کرنا مأمور بہ ہے۔
2. سببِ خفی: جس کا سبب ہونا عام طور پر سب نہ جانتے ہوں، مثلاً: دفعِ مصائب یا ازالہ مرض کے لئے جھاڑ پھونک یا تعویذ استعمال کرنا۔ ایسے اسباب کے اختیار کرنے کی ممانعت تو نہیں، البتہ ان کا ترک اولیٰ ہے۔
3. سببِ اخفیٰ: وہ اسباب جو بہت ہی زیادہ مخفی اور پوشیدہ ہوں، مثلاً: ستاروں اور چاند کی تاریخوں کا انسانی زندگی پر مختلف اثرات کے اعتبار سے مرتب ہونا۔ ایسے اسباب کی قطعاً ممانعت ہے، ان کے اختیار کرنے یا ان کے پیچھے پڑنے کی اجازت نہیں۔(تحفۃ الالمعی:5/376)

دوسری تقسیم: قطعی اور ظنی ہونے کے اعتبار سے:

قطعی اور ظنی ہونے کے اعتبار سے اسباب تین قسم پر ہیں:

1. اسبابِ مقطوعہ : وہ اسباب جن کا ثبوت قطعی اور یقینی ہو۔ جیسے: پانی پینا پیاس کے بجھنے کا، کھانا کھانا بھوک کے مٹنے

کا یقینی سبب ہے۔ ایسے اسباب کا اختیار کرنا ضروری اور ترک کرنا حرام ہے، اور یہی وجہ ہے کہ ایسے اسباب کا تارک اگر ہلاک ہو گیا مثلاً: بھوکا پیاسا ہو لیکن قصداً کھانا پینا نہ کرے اور اسی میں ہلاک ہو جائے تو وہ گناہ گار ہو گا۔

2. اسبابِ مظنونہ : وہ اسباب جن کا ثبوت ظنی یعنی غیر یقینی ہو یعنی مسبب کے پائے جانے اور نہ پائے جانے دونوں کا احتمال ہو۔ جیسے: بیماریوں کے ازالے کے لئے علاج و معالجہ کروانا۔ ایسے اسباب کا اختیار کرنا توکّل کے خلاف بھی نہیں اور ترک کرنا حرام بھی نہیں یعنی جائز ہے۔ اور چونکہ یہ اسباب ظنی ہوتے ہیں اِس لئے اگر کوئی علاج نہ کروائے اور اِسی وجہ سے اُس کا انتقال ہو جائے تو وہ گناہ گار نہیں ہو گا۔

3. اسبابِ موھومہ: وہ اسباب جو تخیّل اور وہم پر مبنی ہوتے ہیں، جیسے: داغنا، رُقیہ کرنا۔ ایسے اسباب کا اختیار کرنا توکل کے خلاف ہے۔ (واضح رہے کہ یہ حکم رُقیہ کے بارے میں مطلقاً نہیں، بلکہ اس کی تفصیل ہے جو رُقیہ کے تحت ملاحظہ فرمائیں)۔(عالمگیری:5/355)

علاج نہ کروانے والے کا حکم:

علاج کروانا ایک سنت عمل ہے، نبی کریم ﷺ سے بھی علاج کروانا ثابت ہے، اِسلئے علاج کروانے کا اہتمام کرنا چاہیئے، لیکن اِس سب کے باوجود اگر کوئی علاج نہ کروائے تو وہ گناہ گار نہیں ہو گا، اور اگر اِسی وجہ سے اُس کا انتقال ہو جائے تو وہ خودکشی نہیں کہلائے گی اور ایسا کرنے والا گناہ گار بھی نہیں ہو گا۔ بخلاف کھانا نہ کھانے کے، کہ اگر اُس کی وجہ سے کوئی بھوک میں مر جائے تو وہ گناہ گار ہو گا، کیونکہ بھوک کی حالت میں کھانا کھانا رفعِ جوع کا ظاہری اور یقینی سبب ہے، پس اُس کا اختیار کرنا بھی ضروری ہوا، جبکہ دواء اور علاج سے شفاء کا حاصل ہو جانا یقینی اور ضروری نہیں، ایسا کتنی ہی دفعہ ہوتا ہے کہ ایک بیمار کو کسی دوائی کے کھانے سے افاقہ ہو گیا جبکہ دوسرے کو کوئی فائدہ نہ ہوا، پس دواء اور علاج کو ترک کر کے کوئی شخص ہلاک ہو جائے تو وہ گناہ گار نہیں ہو گا۔(عالمگیری:5/354)

نوٹ: واضح رہے کہ ترکِ علاج صرف اعلیٰ درجہ کے متوکّلین کے لئے درست ہے، عامی آدمی کو اِس پر عمل کرتے ہوئے علاج کو ترک نہیں کرنا چاہیئے۔(از:مرتب)

علاج کے شرعی طریقے

حجامت/پچھنے لگوانا:

حجامت کا معنیٰ:

حجامت" امْتِصَاصُ الدَّمِ بِالْمِحْجَمِ " کو کہتے ہیں۔(القاموس الفقهی: 78) یعنی آلہء حجامت کے ذریعہ خون کا چوس لینا۔ اِس کو سینگی لگوانا بھی کہتے ہیں، یہ ایک بہترین طریقہ علاج ہے، جس کے ذریعہ سے جسم کے فاسد مادّوں کو اخراجِ دم کے ذریعہ نکال دیا جاتا ہے،احادیثِ کثیرہ میں نبی کریم ﷺ سے حجامت کا ثبوت ملتا ہے۔

حجامت ایک بہترین طریقہ علاج:

نبی کریم ﷺ نے حجامت کو بہترین طریقہ علاج قرار دیا ہے اور اِس کے فوائد و منافع ذکر کیے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ سے کئی مرتبہ خود بھی حجامت کروانا ثابت ہے اور آپ نے اِس کی امّت کو تلقین بھی فرمائی ہے۔چند روایات ملاحظہ ہوں:

1. آپ ﷺ کا ارشاد ہے:بہترین علاج جسے تم اختیار کرتے ہو وہ حجامت لگوانا ہے اور قسط البحری یعنی سمندری جڑی بوٹی سے علاج کرنا ہے۔إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الحِجَامَةُ، وَالقُسْطُ البَحْرِيُّ.(بخاری: 5696)۔إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ

مِمَّا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ.(ابوداؤد:3857) إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهِ خَيْرٌ، فَالْحِجَامَةُ.(ابن ماجہ: 3476) هُوَ مِنْ خَيْرِ مَا تَدَاوَى بِهِ النَّاسُ.(مسند احمد: 20172)

2. حجامت کرنے والا کیا ہی بہتر آدمی ہے، خون لے جاتا ہے، کمر کو ہلکا کرتا ہے اور آنکھوں کو تیز کرتا ہے۔نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ، يَذْهَبُ بِالدَّمِ، وَيُخِفُّ الصُّلْبَ، وَيَجْلُو الْبَصَرَ.(ابن ماجہ: 3478)

3. نبی کریم ﷺ جب معراج کی شب آسمان پر تشریف لے گئے تو آپ ﷺ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرے سب نے آپ سے ملاقات میں یہی کہا کہ اپنی امّت کو حجامت کی تلقین فرمایئے۔مَا مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي، بِمَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، إِلَّا كُلُّهُمْ يَقُولُ لِي: عَلَيْكَ، يَا مُحَمَّدُ بِالْحِجَامَةِ.(ابن ماجہ: 3477)مَا مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِمَلَإٍ، إِلَّا قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ، مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ.(ابن ماجہ: 3479)

4. حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ حضرت مقنّع رضی اللہ عنہ کی عیادت کی، پھر فرمایا کہ میں اُس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک آپ حجامت نہیں کروائیں گے، اِس لئے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ اِس میں شفاء ہے۔أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ: لاَ أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ فِيهِ شِفَاءً.(بخاری:5697)

پچھنے کن تاریخوں میں لگوائے جائیں:

مہینہ کے شروع کے دنوں میں انسان کا خون جوش میں ہوتا ہے اور آخر کی تاریخوں میں بہت ہلکا پڑ جاتا ہے، اِس لئے مہینہ کا درمیانہ حصہ سینگی لگانے کے لئے زیادہ مناسب ہے، اور مہینہ کے آخری نصف میں لگوانا پہلے نصف کے مقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہے۔(عین المعبود:10/244)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے مہینہ کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخ میں پچھنے لگوائے تو یہ ہر بیماری سے شفاء ہو جائے گی۔مَنْ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ، كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ.(ابوداؤد:3861) ۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ يَوْمٍ تَحْتَجِمُونَ فِيهِ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَإِحْدَى

وَعِشْرِينَ.(مسند احمد: 3316)مَنْ أَرَادَ الْحِجَامَةَ، فَلْيَتَحَرَّ سَبْعَةَ عَشَرَ، أَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ، أَوْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَلَا يَتَبَيَّغْ بِأَحَدِكُمُ الدَّمُ فَيَقْتُلَهُ.(ابن ماجہ: 3486)

پچھنے کس دن لگوائے جائیں:

احادیثِ طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منگل، بدھ، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو سینگی لگانا مناسب نہیں۔ پیر یا جمعرات کے دن پچھنے لگوانے چاہیئے۔ لیکن یہ کوئی شرعی حکم نہیں کہ اِس کے خلاف کرنے کی گنجائش نہ ہو، بلکہ یہ ایک بہتر درجہ کی چیز ہے۔ مندرجہ ذیل روایات میں دنوں کا تذکرہ کیا گیا ہے:

1. بِنْتُ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ أَبَاهَا، كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عَنِ الحِجَامَةِ، يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ.(ابوداؤد:3862)
2. الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ، أَمْثَلُ وَفِيهِ شِفَاءٌ، وَبَرَكَةٌ، وَتَزِيدُ فِي الْعَقْلِ، وَفِي الْحِفْظِ، فَاحْتَجِمُوا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ، يَوْمَ الْخَمِيسِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ، يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، وَالْجُمُعَةِ، وَالسَّبْتِ، وَيَوْمَ الْأَحَدِ، تَحَرِّيًا وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَالثُّلَاثَاءِ، فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي عَافَى اللَّهُ فِيهِ أَيُّوبَ مِنَ الْبَلَاءِ، وَضَرَبَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَبْدُو جُذَامٌ، وَلَا بَرَصٌ إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، أَوْ لَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ.(ابن ماجہ: 3487)قوله: الْحجامة على الرِّيق أمثل أَي قبل الْأكل وَالشرب انفع وَأفضل (إنْجاح)

پچھنے کس وقت اور کس حالت میں لگوانے چاہیئے:

پچھنے لگوانے کے لئے دن اور رات کی یا کسی وقت اور حالت کی کچھ تخصیص نہیں، کسی بھی وقت یا کسی بھی حالت میں پچھنے لگوائے جاسکتے ہیں، حتّٰی کہ روزہ کی حالت میں بھی لگوانا درست ہے، ہاں! اگر اُس کی وجہ سے ضعف بڑھنے کا اندیشہ ہو کہ جس سے روزہ توڑنے کی نوبت آسکتی ہو تو مکروہ ہے۔ اطبّاء نے بھرے پیٹ میں، جماع کے بعد، نہانے کے بعد اور بھوک کی حالت میں پچھنے لگوانے کو صحت کے لئے مُضر بتلایا ہے۔(فتح الباری:10/ 149)

کچھ کھانے پینے سے قبل پچھنے لگانے کا تذکرہ حدیث میں بھی ملتا ہے، آپ ﷺ نے اِس کو افضل اور بہتر قرار دیا ہے۔

ارشادِ نبوی ہے: کچھ کھانے پینے سے قبل پچھنا لگوانا زیادہ بہتر ہے اور اِس میں شفاء اور برکت ہے، یہ عقل اور حافظہ کو بڑھاتا ہے، پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ پچھنے لگوایا کرو۔الْحِجامَةُ عَلَى الرِّيقِ، أَمْثَلُ وَفِيهِ شِفَاءٌ، وَبَرَكَةٌ، وَتَزِيدُ فِي الْعَقْلِ، وَفِي الْحِفْظِ، فَاحْتَجِمُوا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ.(ابن ماجہ: 3487) قوله: الْحجامَة على الرِّيق أمثل أَي قبل الْأكل وَالشرب انفع وَأفضل (إِنْجَاح)

آپ ﷺ سے پچھنے کس جگہ لگوانے ثابت ہیں:

1. **گردن کی دونوں جانب کی رگوں میں اور مونڈھوں کے درمیان**۔أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ ثَلَاثًا فِي الْأَخْدَعَيْنِ، وَالْكَاهِلِ.(ابوداؤد:3860) نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، بِحِجَامَةِ الْأَخْدَعَيْنِ، وَالْكَاهِلِ.(ابن ماجہ: 3482)
2. **سر میں**۔أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ دَاءٍ كَانَ بِهِ.(ابوداؤد: 1836)
3. **سرپر مانگ کی جگہ میں** ۔أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ، وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ.(ابوداؤد:3859)
4. **سر کے درمیانہ حصہ میں**۔احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِلَحْيِ جَمَلٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَسَطَ رَأْسِهِ.(ابن ماجہ: 3481) قوله: "بلحى جمل" في النهاية موضع بين مكة والمدينة.
5. **سرین پر** ۔عَنْ جَابِرٍ:أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ عَلَى وِرْكِهِ، مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ.(ابوداؤد:3863)عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: سَقَطَ عَنْ فَرَسِهِ عَلَى جِذْعٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ. قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلَيْهَا مِنْ وَثْءٍ.(ابن ماجہ: 3485)
6. **قدموں کے ظاہری حصہ میں** ۔عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ.(ابوداؤد:1837)

الكَيُّ / جسم کو داغنا:

"کیّ" علاج کا ایک خاص طریقہ ہے جس میں بدن کے متاثرہ حصے کو آگ سے داغ کر علاج کیا جاتا ہے۔الكَيُّ بِالنَّارِ مِنَ العِلاجِ الْمَعْرُوفِ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرَاضِ.(النھایۃ لابن الاثیر:4/212)

داغنے کے بارے میں متضاد روایات اور اُن میں تطبیق:

اِس کے بارے میں جواز اور عدمِ جواز دونوں طرح کی روایات پائی جاتی ہیں:

جواز کی روایات: نبی کریم ﷺ نے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو سرخ پھنسی کی وجہ سے داغ لگوایا۔عَنْ أَنسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ.(ترمذی:2050)

نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر لگنے کی وجہ سے(غزوہ احزاب میں بازو کی رگ کٹ گئی تھی اور خون رک نہیں رہا تھا تو آپ ﷺ نے)داغ کر علاج کیا۔عَنْ جَابِرٍأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ مِنْ رَمِيَّتِهِ.(ابوداؤد:3866)

عدمِ جواز کی روایات: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے داغ لگوانے سے منع فرمایا۔عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الكَيِّ.(ترمذی:2049)عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: نُهِينَا عَنِ الكَيِّ.(ترمذی:2049)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے داغنے سے منع فرمایا۔پس ہم نے(ضرورت کے موقع پر) داغ لگوایا لیکن اس عمل نے ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچایا اور ہم کامیاب نہیں ہوئے۔عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الكَيِّ فَاكْتَوَيْنَا، فَمَا أَفْلَحْنَ، وَلَا أَنْجَحْنَ.(ابوداؤد:3865)

تطبیق:

جواز کی روایات حالتِ ضرورت پر اور عدمِ جواز کی روایات بلاضرورت پر محمول ہیں۔یعنی جب کوئی اور ذریعہ علاج نہ ہو اور کوئی ماہر طبیب اِس کو بطورِ علاج کے متعین کردے تو اِس کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔

احادیثِ ممانعت نہی تنزیہی پر محمول ہیں اور جواز کی روایات اصل جواز پر۔ اور نہی تنزیہی جواز کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے۔ اور اِس توجیہ کا حاصل یہ نکلے گا کہ داغنے کے ذریعہ علاج اچھا نہیں، اِس لئے کہ اِس مین مریض کو بہت زیادہ تکلیف اٹھانی پڑتی ہے، گویا اِس کا نقصان اِس کے فائدے سے بڑھ جاتا ہے۔

ممانعت کا تعلّق ہلاکتِ جان کے خطرے سے ہے، یعنی اگر ایسی صورت ہو کہ داغنے کی وجہ سے فائدے کے بجائے نقصان اور جان کے ہلاک ہونے کا خوف ہو تو داغنے سے گریز کرنا چاہیئے، لیکن اگر یہ خطرہ نہ ہو تو کیا جاسکتا ہے۔

ممانعت کا تعلّق زمانہ جاہلیت کے فاسد عقیدے سے ہے، عربوں میں داغنے کے عمل کو علاج کا سببِ مؤثر سمجھتے تھے، اِس لئے آپ ﷺ نے اِس شرکِ خفی سے بچنے کے لئے اِس کو ممنوع قرار دیا، پس اگر کسی کا یہ عقیدہ نہ ہو، بلکہ ظاہری سبب کے طور پر وہ اختیار کرے تو کوئی حرج نہیں، وہ جائز ہے۔(کشف الباری، کتاب الطب:541) (انتہاب المنن:2/497)

داغنے کا شرعی حکم:

پس جبکہ علاج کا کوئی اور طریقہ نہ ہو اور ماہر اطبّاء صرف اِسی کو علاج کے طور پر تجویز کردیں جس کو اختیار نہ کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا اندیشہ ہو تو ضرورۃً اِس کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔ البتہ دوسرا طریقہ موجود ہو تو بلاضرورت اِس طریقہ پر عمل کرنا درست نہیں، کیونکہ اِس میں مندرجہ ذیل خرابیاں اور نقصانات پائے جاتے ہیں: (1) بلاضرورت جسم کو ایک زائد تکلیف میں مبتلاء کرنا۔ (2) جسم کا خراب کرنا۔ (3) جسم کو آگ کا عذاب دینا۔ (انتہاب المنن:2/497)(بذل المجہود:16/193)

السَّعُوط / ناک میں دواء ٹپکانا:

سَعوط سین کے فتح کے ساتھ ناک میں چڑھائی جانے والی دواء کو کہا جاتا ہے اور سُعُوط سین کے ضمہ کے ساتھ مصدر ہے یعنی ناک میں دائی چڑھانا۔(تحفۃ الالمعی:5/388) سَعوط کا مطلب ہے: **دواءٌ یُصَبُّ فی الأَنف**۔ ناک میں دوائی ٹپکانا۔(بذل)

یہ ایک طریقہ علاج ہے، جس میں دوائی ناک میں ٹپکائی جاتی ہے اور بیماری کا علاج کیا جاتا ہے۔

سَعوط کا شرعی حکم:

بلا کراہت جائز ہے، نبی کریم ﷺ نے خود بھی اِس طریقہ کو اختیار کیا ہے اور دوسروں کے لئے بھی اِسے ایک بہترین طریقہ علاج قرار دیا ہے۔ روایات ملاحظہ ہوں:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سعوط فرمایا یعنی ناک میں دوائی ٹپکائی۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَطَ.(ابوداؤد: 3867)

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ وہ بہترین علاج جو تم اختیار کرتے ہو وہ سَعوط (ناک میں دوائی ٹپکانا) لَدُود (منہ کے ایک کنارے میں دوائی ڈالنا) حجامت (پچھنے لگوانا) اور مَشی (مُسہل لینا) ہے۔ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوطُ وَاللَّدُودُ وَالحِجَامَةُ وَالمَشِيُّ.(ترمذی:2047) اِس حدیث سے چاروں طریقہ علاج کا بہتر ہونا معلوم ہوتا ہے۔

لَدُود / منہ کے ایک جانب دوائی ڈالنا:

لَدود لام کے فتح کے ساتھ اسم ہے، یعنی منہ میں ڈالی جانے والی دوائی۔ اور لُدود لام کے ضمہ کے ساتھ مصدر ہے یعنی بیمار کی زبان ایک طرف کر کے دوسری جانب دوائی ڈالنا۔ (تحفۃ الالمعی:5/388) لدود کا مطلب ہے: **دواءٌ يُصَبُّ فی أحد شِقَّیِ الْفَمِ**۔ یعنی منہ کے ایک کنارے میں دوائی ڈالنا۔ (بذل)

یہ بھی ایک طریقہ علاج ہے، جس میں منہ کے ایک جانب میں دوائی ڈال کر علاج کیا جاتا ہے۔

لَدود کا شرعی حکم:

بلا کراہت جائز ہے، نبی کریم ﷺ نے اِسے ایک بہترین طریقہ علاج قرار دیا ہے۔ کما مرّ سابقاً۔ (ترمذی:2047)

نبی کریم ﷺ کا حالتِ مرض میں لدود کا واقعہ:

ترمذی (رقم:2053) میں آپ ﷺ کے مرض میں لدود کا واقعہ نقل کیا گیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے:

حالتِ مرض میں گھر میں موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ سمجھ کر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمونیہ ہے، اور نمونیہ میں لدود کے ذریعہ علاج کیا جاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زبردستی لدود کر دیا، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع بھی کیا، لیکن صحابہ کرام نے آپ کو راحت پہنچانے کے لئے یہ سوچ کر کہ مریض تو دواء کو ناپسند ہی ہوتی ہے، غشی کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لدود کر دیا۔ بعد میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہوش میں آئے تو آپ نے اپنے منہ میں دوائی کا ذائقہ محسوس کیا، آپ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ مجھے کِس نے لدود کیا ہے؟ سب خاموش رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر میں جتنے افراد ہیں سب کو لدود کیا جائے یعنی سب کے منہ میں دوائی ڈالی جائے، چنانچہ سب کے منہ میں دوائی ڈالی گئی، حتی کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا جو کہ روزے سے تھیں، اُنہیں بھی لدود کیا گیا، صرف حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو چھوڑ دیا گیا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو مستثنیٰ کر دیا تھا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ لدود کرنے والوں میں شامل تھے یا نہیں:

اِس بارے میں دونوں طرح کی روایت ملتی ہیں، راجح یہ ہے کہ وہ شامل نہیں تھے جیسا کہ بخاری شریف (رقم:6886) کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی منقول ہے۔ اور اگر وہ شامل بھی ہوں، جیسا کہ ترمذی کی روایت (رقم: 2053) میں ہے تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا استثناء ادب واحترام کی وجہ سے کیا تھا، کیونکہ وہ آپ کے چچا تھے۔ (تحفۃ الالمعی:5/393)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لدود کرنے والوں سے انتقام لینے کی وجہ:

علماء کرام نے لکھا ہے کہ آپ کا یہ سب سے انتقام لینا اِس وجہ سے تھا کیونکہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے بدلہ نہ لیتے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کو اُن سے تکلیف ہوئی تھی تو اُن کے کسی بڑی مصیبت میں پڑنے کا اندیشہ تھا، پس آپ کا یہ انتقام بھی اُن کے اوپر ایک احسان ہی تھا۔ (تحفۃ الالمعی:5/389)

فائدہ: ایک اور طریقہ علاج ہے اُس میں بھی لدود کی طرح دوائی منہ میں ہی ڈالی جاتی ہے، لیکن منہ کے ایک کنارے میں نہیں حلق میں ٹپکائی جاتی ہے، اُس کو "وَجور" کہتے ہیں، یعنی دوائی کا حلق میں ٹپکانا۔ یہ بھی بلا کراہت جائز ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت نضر رحمۃ اللہ علیہ کا جو قول لدود کی تفسیر میں۔ قَالَ النَّضرُ: اللَّدُودُ: الوَجُورُ۔ نقل کیا ہے، وہ درست نہیں، اِس لئے کہ لدود اور وجور دونوں ایک نہیں ہیں۔۔ (تحفۃ الالمعی:5/393)

الحناء / مہندی کے ذریعہ علاج کرنا:

مہندی کے فوائد:

مہندی درد کو دور کرتی ہے، ورم کو تحلیل کرتی ہے، مُدِر بول یعنی پیشاب آور ہے، خون کو صاف کرتی ہے۔ اِس کو پانی میں پیس کر ہاتھوں اور پاؤں کی سوزش کو دور کرنے کے لئے ہتھیلی اور تلووں میں لگایا جاتا ہے، اِس کے علاوہ بھی مختلف بیماریوں میں علاج کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔(مَخزنِ مفردات)

مہندی کے ذریعہ علاج کا شرعی حکم:

مہندی کے ذریعہ علاج کرنا مرد و عورت دونوں کے لئے جائز ہے، نبی کریم ﷺ سے خود بھی اور دوسروں کو بھی اِس کے ذریعہ علاج کی تعلیم دینا ثابت ہے، البتہ مردوں کو مہندی کے ذریعہ علاج کرتے ہوئے اِس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے وہ عورتوں کے ساتھ مشابہت سے کلی طور پر اجتناب کریں، پس اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں اور ناخنوں پر نہ لگائیں، صرف پاؤں کے تلووں پر لگاسکتے ہیں، تاکہ عورتوں کے ساتھ مشابہت لازم نہ آئے۔وَالْحَدِيثُ بِإِطْلَاقِهِ يَشْمَلُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ، لَكِنْ يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَكْتَفِيَ بِاخْتِضَابِ كُفُوفِ الرِّجْلِ،وَيَجْتَنِبَ صَبْغَ الْأَظْفَارِ احْتِرَازًا مِنَ التَّشَبُّهِ بِالنِّسَاءِ مَا أَمْكَنَ.(مرقاۃ:7/2874)

مہندی کے ذریعہ علاج پر مشتمل روایات:

نبی کریم ﷺ کے پاس جب بھی کوئی سر کی تکلیف بیان کرتا تو آپ اُس کو یہی مشورہ دیتے کہ پچھنے لگواؤ اور جب کوئی پاؤں میں تکلیف کا ذکر کرتا تو آپ ﷺ اُسے یہ ارشاد فرماتے کہ پاؤں کو مہندی سے رنگ دو۔مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ: احْتَجِمْ، وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ، إِلَّا قَالَ اخْضِبْهُمَا.(ابوداؤد:3858)وفی روایۃ مسند احمد: اخْضِبْهُمَا بِالْحِنَّاءِ .(مسند احمد:27617)

حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا جو کہ نبی کریم ﷺ کی خادمہ تھیں، فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب بھی کوئی پھوڑا نکلتا یا زخم لگتا تو آپ مجھے یہی ارشاد فرماتے کہ میں اُس پر مہندی لگاؤں۔عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى، وَكَانَتْ تَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ إِلَّا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَضَعَ عَلَيْهَا الحِنَّاءَ.(ترمذی:2054)

النُّشْرَة/ منتر کا علاج:

نُشرہ کا مطلب:

نُشرہ کیا چیز ہے، اِس بارے میں مختلف اقوال ہیں:

1. یہ رُقیہ کی ایک قسم ہے، اِس کے ذریعہ جنوں کے اثرات سے متاثرہ شخص کا علاج کیا جاتا تھا۔
2. یہ رُقیہ کی ایک قسم ہے، اِس کے ذریعہ میاں بیوی کے درمیان ملاپ کی بندش کو کھولا جاتا تھا۔
3. یہ کوئی منتر ہوتا تھا جو شیاطین کے ناموں پر مشتمل ہوتا تھا یا کوئی غیر معلوم زبان میں پڑھا جاتا تھا۔
4. یہ سحر یعنی جادو کی ایک قسم ہے، اِس کے ذریعہ جادو کا توڑ کیا جاتا تھا۔(عمدۃ القاری:21/284)(عون المعبود:10/249)

نُشرۃ کے بارے میں روایات:

عدمِ جواز کی روایت: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ:هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.(ابوداؤد:3868)

جواز کی روایت: قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ: رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ، أَوْ: يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأَتِهِ، أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ؟ قَالَ:لاَ بَأْسَ بِهِ، إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الإِصْلاَحَ، فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ.(بخاری:7/137)قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَفَلاَ؟ - أَيْ تَنَشَّرْتَ - فَقَالَ: أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِي، وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا.(بخاری:5765)

نُشرۃ کا شرعی حکم:

جو نُشرہ زمانہ جاہلیت کے طرز پر غلط عقیدے یا غلط طریقے پر مشتمل ہو، یا اُس میں کوئی غیر معلوم زبان استعمال کی جائے وہ جائز نہیں، اِس لئے کہ اُس میں شرک کا قوی احتمال ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی جو "نُشرہ" کو شیطانی عمل قرار دیا ہے اُس سے مراد زمانہ جاہلیت کا نُشرہ ہے۔ البتہ جو آیاتِ قرآنیہ، اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں اور ادعیہ ماثورہ کے ذریعہ کیا جائے وہ دراصل رُقیہ شرعیہ ہے اور صرف جائز ہی نہیں بلکہ مستحب ہے۔(مرقاۃ المفاتیح :7/ 2880)

تِریاق / زہر کی کاٹ دواء استعمال کرنا :

تِریاق کا مطلب:

لفظِ تِریاق تاء کے کسرہ، فتحہ اور ضمہ تینوں کے ساتھ آتا ہے، لیکن مشہور کسرہ ہی ہے۔

التِّرْيَاقُ مَا يُسْتَعْمَلُ لِدَفْعِ السُّمِّ مِنَ الْأَدْوِيَةِ وَالْمَعَاجِينِ۔ تِریاق اُس دواء کو کہتے ہیں جو زہر کے اِزالہ یعنی زہر کے اثر کو ختم کرنے کے لئے استعمال کی جائے۔(مرقاۃ المفاتیح:7/2880)

تِریاق کا حکم:

تِریاق اگر اشیاءِ طاہرہ سے بنایا گیا ہو تو اُس کا استعمال کرنا اور کھانا پینا جائز ہے۔ اور اگر شیئِ حرام سے بنا ہو، جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں بنایا جاتا تھا، بایں طور کہ سانپ کا سر اور دُم کاٹ کر درمیانے حصہ سے تِریاق بنایا جاتا تھا، تو جائز نہ ہو گا۔ لیکن چونکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سانپ کا گوشت کھایا جاسکتا ہے، اِس لئے اُن کے مسلک کے مطابق سانپ کے بنے ہوئے اِس تِریاق کو بھی استعمال کرنا جائز ہو گا۔(بذل المجہود:16/ 196)

الْعِلَاق / انگلی سے حلق دبانا:

یہ بچوں کے حلق میں ہونے والے درد اور ورم کے علاج کی ایک شکل ہے، جس میں عورتیں اپنی انگلی یا انگوٹھے وغیرہ سے بچے کے حلق کے کوّے کو دباتی ہیں، اُس سے ورم ختم ہو جاتا ہے، اِس عمل کو عِلاق کہا جاتا ہے۔وَهُوَ وَجَع فِي حَلْقه وَوَرَم تَدْفَعُه أمُّه بأصْبعها أَوْ غَيْرِهَا.(النھایۃ لابن الاثیر:3/288)

عُذْرۃ الصَّبِيِّ: بچوں کے حلق میں ہونے والے درد اور ورم کو" عُذْرة الصَّبِيِّ "کہتے ہیں جس کو"سُقُوطُ اللَّهَاةِ "کوّا گرنا بھی کہا جاتا ہے۔ عموماً بچوں میں یہ حلق کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے، اِس کے علاج کے طور پر عِلاق کا عمل اختیار کیا جاتا تھا۔

عِلاق کا حکم:

نبی کریم ﷺ نے اِس طریقہ علاج کو پسند نہیں کیا اور اس پر ناگواری کا اظہار فرمایا، آپ ﷺ کا یہ کہنا" عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ؟" اِستفہامِ انکاری ہے، جس میں انکار کا معنی پایا جاتا ہے، پس اِس طریقہ سے احتراز کرنا چاہیے، کیونکہ اِس میں بچوں کو بے جا شدید تکلیف دینا پایا جاتا ہے ۔(شرح الطیبی:9/2957)

حضرت امّ قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے بچہ لے کر حاضر ہوئی، میں نے اُس کا عِلاق کر رکھا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنی اولاد کو اِس عمل کے ذریعہ کیوں تکلیف دیتے ہو؟ اِس کے بدلہ میں عُودِ ہندی (ایک خاص جڑی بوٹی) کو اختیار کرو، اُس میں سات بیماریوں سے شفاء رکھی گئی ہے اُن میں سے (ایک عُذرۃ الصّبی اور دوسری) ذات الجنب یعنی نمونیہ ہے۔(طریقہ علاج یہ ہے کہ) عُذرۃ الصبی میں عُودِ ہندی کو ناک میں ٹپکانا چاہیئے اور نمونیہ میں لدود یعنی منہ میں ٹپکانا چاہیئے۔عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ:عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ: يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ.(ابوداؤد:3877)

فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ کا مطلب:

حدیث میں سات بیماریوں میں شفاء کا تذکرہ کیا گیا ہے، لیکن اُن میں سے صرف دو بیماریاں ذکر کی گئی ہیں، بقیہ کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ اطباء نے اِس عودِ ہندی کے فوائد میں سات سے بھی زیادہ بیماریاں ذکر کی ہیں جن میں عودِ ہندی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اور حصولِ شفاء کا ذریعہ بنتی ہے۔ اِسی لئے علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث میں سات کے عدد سے کثرت مراد لی ہے، جیسا کہ عربی میں سات اور ستر کا عدد کثرت کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔(مرقاۃ:7/2866)

الْغَيْلُ / مُرضعہ سے صحبت کرنا :

غَیل کا معنی و مطلب:

غَیل کا مطلب یہ ہے کہ مرد کا عورت سے دودھ پلانے کے زمانے میں جماع کرنا، یا عورت کا ایامِ رضاعت میں حاملہ ہو جانا۔

هُوَ أَنْ يُجَامِعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَهِيَ مُرْضِعٌ وَكَذَلِكَ إِذَا حَمَلَتْ وَهِيَ مُرْضِعٌ.(عون المعبود:10/260)

وضاحت: دودھ پلانے کے زمانے میں عورت جب حاملہ ہو جائے تو اُس کے دودھ میں غذائیت باقی نہیں رہتی اور وہ فاسد ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے دودھ پینے والے بچہ کو مکمل غذاء نہیں ملتی اور وہ کمزور رہ جاتا ہے، اور پھر اِسی کمزوری کا اثر اُس کی ساری زندگی میں کسی نہ کسی طرح باقی رہتا ہے، نبی کریم ﷺ نے ایک روایت میں یہ کمزوری بیان کی ہے کہ وہ جوانی کی عمر میں پہنچ کر گھوڑ سواری کرتے ہوئے گر پڑتا ہے۔ عربوں میں اِس چیز کو بہت برا سمجھا جاتا تھا اور وہ لوگ اِسی وجہ سے دودھ پلانے کے زمانے میں عورت کے پاس جانے کو ”**غِیلۃ**“ اور ”**غَیل**“ کہا کرتے تھے۔(مرقاۃ المفاتیح:5/2092)

غِیلہ کا شرعی حکم:

ایامِ رضاعت میں ہمبستری جائز ہے، اُس میں شرعی کوئی ممانعت نہیں، اور جو اُس کے بارے میں ممانعت کی روایت ہے وہ مکروہ تنزیہی یعنی خِلافِ اولیٰ پر محمول ہے۔(مرقاۃ:5/2095)اِس کا ضرر غالب نہیں، بہت قلیل ہوتا ہے اور بعض اوقات بعض مزاج وطبائع کے حامل لوگوں کو ہوتا ہے۔(بذل:16/211)

غِیلہ کے بارے میں روایات کا تعارض اور تطبیق:

ممانعت کی روایت: لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا، فَإِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ عَنْ فَرَسِهِ.(ابوداؤد:3881)

جواز کی روایت: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ،وَفَارِسَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ.(ابوداؤد:3881)

تعارض دو باتوں میں ہے: ایک مُضر ہونے میں اور دوسرا ممنوع ہونے میں۔ پہلی یعنی ممانعت کی روایت سے مُضر اور ممنوع ہونا معلوم ہو رہا ہے جبکہ دوسری یعنی جواز کی روایت میں ضرر اور ممانعت دونوں کی نفی معلوم ہوتی ہے۔

تطبیق:

1. جواز کی روایت میں اصل جواز کو بیان کیا گیا ہے اور ممانعت کی روایات مکروہ تنزیہی پر محمول ہے۔ گویا کہ یہ عمل خلافِ اولیٰ ہے، ناجائز نہیں، کیونکہ جواز کے ساتھ نہی تنزیہی جمع ہو سکتی ہے۔(مرقاۃ:5/2095)
2. ممانعت کی روایت منسوخ ہیں اور جواز کی روایات ناسخ ہیں، اِس توجیہ کے مطابق اِس کی تفصیل یہ ہوگی کہ آپ ﷺ نے عربوں کے نظریہ کے مطابق ابتداءً اِس عمل سے منع فرمایا تھا یہ سوچ کر کہ واقعۃً اِس سے بچے کو ضرر پہنچتا ہے، لیکن بعد میں جب آپ نے یہ دیکھا کہ روم وفارس کے لوگ بھی یہ کرتے ہیں اور اُنہیں کوئی نقصان نہیں ہوتا تو آپ ﷺ نے اِس کی اجازت دیدی۔(تحفۃ الالمعی:5/416)

3. جواز کی روایت منسوخ اور ممانعت کی روایات ناسخ ہیں، پس اِس توجیہ کے مطابق تفصیل یہ ذکر کی گئی ہے کہ عربوں میں چونکہ یہ بات بہت مشہور تھی اور اطبّاء بھی اِس کے مُضر ہونے کو بیان کیا کرتے تھے، اِس لئے نبی کریم ﷺ نے ابتداءً اِس کے منع کرنے کا ارادہ فرمایا، لیکن جب آپ نے روم وفارس کو دیکھا کہ وہ لوگ اِس سے نہیں بچتے اور اُن کو اِس سے کچھ نقصان بھی نہیں ہوتا تو آپ نے اِس کی ممانعت کا ارادہ ترک فرمادیا لیکن پھر آپ کو من جانب اللہ اِس کے بارے میں مُضر ہونا بتلادیا گیا تو آپ نے اِس کے بارے میں نہی فرمائی پس اِس تفصیل کے مطابق دونوں طرح کی روایات جمع ہو جاتی ہیں اور اُن میں کوئی تعارض باقی نہیں رہتا۔(بذل المجہود:16/211)

علاج بالمحرم کا مسئلہ:

علاج بالمحرّم کے بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف:

کسی ناپاک اور حرام چیز سے علاج کرنا جائز ہے یا نہیں، اِس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر حالت اضطرار کی ہو یعنی اگر حرام چیز کو استعمال کیے بغیر جان کا بچنا مشکل ہو تو بقدرِ ضرورت تداوی بالمحرّم بالاتفاق جائز ہے، لیکن اگر جان کا خطرہ نہ ہو، بلکہ مرض کو دور کرنے کے لئے تداوی بالمحرم کی ضرورت ہو تو اس میں فقہاء کا اختلاف ہے:

- امام مالک واحمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما: تداوی بالمحرّم بالکل جائز نہیں۔
- شوافع اور احناف رحمۃ اللہ علیہم: تداوی بالمحرّم جائز ہے، بشرطیکہ اور کوئی ذریعہ علاج کا نہ ہو۔

پھر شوافع واحناف میں اختلاف ہے کہ تداوی بالمحرّم کے جواز میں مُسکرات بھی شامل ہیں یا نہیں:

- شوافع: مُسکرات شامل نہیں، چنانچہ نشہ آور اشیاء سے علاج ضرورۃً بھی جائز نہیں۔
- احناف: مُسکرات بھی شامل ہیں، یعنی ضرورۃً تداوی بالمحرّم مطلقاً جائز ہے، خواہ مُسکر ہو یا غیر مُسکر۔

(فقہی مقالات:4/138تا145)(تحفۃ الالمعی:1/318)(انتہاب المنن:1/151)

علاج بالمحرّم کی شرائط:

ہر حرام اور ناپاک دواء کا استعمال خواہ کھانے پینے میں ہو یا خارجی استعمال میں، جائز ہے، بشرطیکہ پانچ شرائط پائی جائیں:

1. حالتِ اضطرار ہو یعنی جان کا خطرہ ہو۔
2. دوسری کوئی حلال دواء کارگر نہ ہوتی ہو، یا موجود نہ ہو۔
3. اُس دواء سے مرض کا ازالہ عادۃً یقینی ہو۔
4. اُس کے استعمال سے لذت حاصل کرنا مقصود نہ ہو۔
5. بقدرِ ضرورت سے زائد اُس کو استعمال نہ کیا جائے۔(معارف القرآن عثمانی:1/426)

کیا علاج بالمحرم ضروری ہے؟

علاج بالمحرّم ضروری نہیں، اگر کوئی شخص علاج کے لئے حرام دواء کو استعمال نہیں کرتا اور اِسی وجہ سے مرجاتا ہے تو وہ گناہ گار نہ ہوگا، اِس لئے کہ کسی دوائی سے شفاء کا ہوجانا یقینی نہیں ہے ، بخلاف بھوک کی وجہ سے اضطرار کی حالت میں مرنے والا ، کیونکہ وہ گناہ گار ہوتا ہے۔(الفقہ الاسلامی:4/2602)

رُقیہ / جھاڑ پھونک کے احکام

رُقیہ کی تعریف:

رُقیہ کی تعریف یہ ہے کہ وہ تعویذ یا جھاڑ پھونک جس کے ذریعہ مصیبت زدہ اور بیمار شخص کی مصیبت اور بیماری کو جھاڑا جائے۔هِيَ الْعُوذَةُ الَّتِي يُرْقَى بِهَا صَاحِبُ الْآفَةِ كَالْحُمَّى وَالصَّرَعِ وَغَيْرِ ذَلِكَ.(مرقاۃ المفاتیح:7/2860)

رُقیہ کے طریقے اور اُن کا ثبوت :

رُقیہ عام طور پر دو طرح سے کیا جاتا ہے: (1)رُقیہ بالکلمات۔ (2)رُقیہ بالتّمائم۔

پہلی قسم میں بیماری یا مصیبت کے ازالے کے لئے خود آفت زدہ یا کوئی دوسرا شخص کچھ پڑھتا ہے، اور دوسری قسم میں کسی کاغذ وغیرہ پر لکھ کر یا پھونک کر وہ تعویذ کی صورت میں پہنایا لٹکایا جاتا ہے یا بعض اوقات پانی وغیرہ میں ڈال کر پیا جاتا ہے۔

پہلی قسم رُقیہ بالکلمات کا ثبوت:

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے مختلف مواقع میں سانپ کے ڈسنے، بچھو کے ڈنک مارنے، نظر کے لگ جانے، پہلو کی پھنسیوں میں، لقوہ کی بیماری میں، خون نہ رکنے میں اور پھوڑے دانے وغیرہ میں، رُقیہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے، چند احادیث ملاحظہ ہوں:عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ.(2056)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ اللَّقْوَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ.(سنن بیہقی: 19590)لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ، أَوْ حُمَةٍ، أَوْ دَمٍ يَرْقَأُ.(ابوداود: 3889)عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:إِذَا كَانَ فِي يَدِ الرَّجُلِ أَوِ الشَّيْءِ الْقُرْحَةُ – قَالَ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا – ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا.(عمل الیوم واللیلۃ: 576)

ایک دفعہ صحابہ کرام نے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے دریافت کیا کہ ہمارے پاس بچھو کے ڈنک مارنے کا رُقیہ ہے جس کے ذریعہ ہم مریض کا رُقیہ کرتے ہیں، لیکن آپ نے رُقیہ سے منع کیا ہے، پھر اُنہوں نے وہ رُقیہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو دکھا کر سوال کیا کہ کیا ہم رُقیہ کرلیں؟ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو اُسے چاہیئے کہ نفع پہنچادے۔عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى، فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ، وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى، قَالَ: فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا أَرَى بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ.(مسلم:2199)

دوسری قسم رُقیہ بالتّمائم کا ثبوت:

نبی کریم ﷺ سے تو یہ ثابت نہیں کہ آپ نے نے خود کوئی تعویذ لکھا ہو، لیکن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تعویذ لکھنا ثابت ہے(اصلاحی خطبات:15/49)چنانچہ ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خوف اور گھبراہٹ محسوس ہونے کے وقت میں ایک دعاء سکھلائی تھی جو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے سمجھ دار بچوں کو پڑھنا سکھایا کرتے تھے اور جو سمجھ دار نہیں تھے اور پڑھ نہیں سکتے تھے، اُن کے گلے میں لکھ کر لٹکادیا کرتے تھے۔عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ.(ابوداؤد:3893)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ولادت میں آسانی کے لئے ایک عمل منقول ہے کہ ایک صاف ستھرا برتن لیا جائے اور اُس پر قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات:

1. كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ.(الاحقاف:35)
2. كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا.(النازعات:46)
3. لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَى وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ.(یوسف:111)

لکھ کر اُس کو پانی سے حل کرکے عورت کو پلایا جائے اور عورت کے پیٹ اور چہرہ پر چھڑک دیا جائے تو بہت آسانی اور سہولت کے ساتھ ولادت ہو جاتی ہے۔ (کنز العمّال:28381)

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ رُقیہ بالتّمائم بھی فی نفسہ ثابت ہے، اگرچہ آنحضرت ﷺ نے کسی کو لکھ کر نہیں دیا، لیکن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اِس کا لکھ کر دینا یا لکھنے کی تعلیم و تلقین کرنا ثابت ہے۔

احادیث میں بیان کردہ مختلف بیماریوں کا رُقیہ:

1. لقوہ، پھنسی اور ڈسنے ڈنک لگنے کا رُقیہ۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ اللَّقْوَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ.(سنن بیہقی: 19590)

2. سانپ کا رُقیہ۔عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ.(سنن بیہقی: 19592)

3. بچھو کا رُقیہ۔عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى، فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ، وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى، قَالَ: فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا أَرَى بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ.(مسلم:2199)

4. نملہ یعنی سرخ پھنسیوں کا رقیہ۔عَنْ حَفْصَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ يُقَالُ لَهَا الشِّفَاءُ تَرْقِي مِنَ النَّمْلَةِ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمِيهَا حَفْصَةَ.(سنن بیہقی: 7500)

5. نظر لگنے،ڈسنے اور خون نہ رکنے کا رُقیہ۔لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ، أَوْ حُمَةٍ، أَوْ دَمٍ يَرْقَأُ.(ابو داؤد: 3889)

6. پھوڑے اور دانے کے لئے رُقیہ۔عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:إِذَا كَانَ فِي يَدِ الرَّجُلِ أَوِ الشَّيْءِ الْقُرْحَةُ - قَالَ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا - ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا.(عمل الیوم واللیلۃ: 576)

رُقیہ کی اقسام:

رُقیہ کی دو قسمیں ہیں: (1)رُقیہ حق۔ (2)رُقیہ باطل۔

دوسرے الفاظ میں اِن کو رُقیہ اسلامیہ اور رُقیہ جاہلیہ یا رُقیہ شرعیہ اور غیر شرعیہ بھی کہا جاتا ہے۔اور رُقیہ کی یہ تقسیم خود احادیث سے ماخوذ ہے، چنانچہ ایک صحابی جنھوں نے کسی قبیلہ کے ایسے شخص پر جو حواس باختہ تھا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا

تھا، سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کردی، اِس دم سے وہ شفایاب ہو گیا، قبیلہ کے لوگوں نے اُن کو سو بکریاں دیں، وہ لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ سے اُن بکریوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اُن سے سوال کیا کہ کیا سورۃ الفاتحہ کے علاوہ اور بھی کچھ پڑھا تھا؟ اُنہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: كُلْ فَلَعَمْرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ کہ قبول کرلو اور کھالو، کیونکہ تم نے رُقیہ حق اختیار کیا ہے، رقیہ باطل نہیں، اور جو رقیہ باطل کو اپنا کر لوگوں کا مال کھائے گا میری عمر کی قسم! اُس کا وبال اُس پر بڑا سخت ہو گا۔(ابوداؤد:3901)

رُقیہ سے متعلّق متضاد روایات اور اُن کے درمیان تطبیق:

رُقیہ کے بارے میں جواز اور عدمِ جواز دونوں طرح کی روایات پائی جاتی ہیں، جواز کی روایات اوپر تفصیل سے گزر چکی ہیں، جس میں رُقیہ بالکلمات اور رُقیہ بالتّمائم دونوں کے جواز سے متعلّق روایات مذکور ہیں، اُنہیں دیکھا جاسکتا ہے۔ یہاں عدمِ جواز سے متعلّق روایات ملاحظہ فرمائیں:

عدمِ جواز کی روایات:

جس نے داغنے کے ذریعہ علاج کروایا یا جھوڑ پھونک کروایا تو وہ توکّل سے بری ہو گیا۔مَنْ اكْتَوَى أَوْ اسْتَرْقَى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ.(ترمذی:2055)

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ بے شک جھاڑ پھونک، تعویذ گنڈے اور تِولہ یعنی زوجین میں محبت کروانے کا منتر اور جادو کروانا شرکیہ افعال میں سے ہیں۔ إِنَّ الرُّقَى، وَالتَّمَائِمَ، وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ.(ابوداؤد:3883)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اگر میں تِریاق پی لوں یا تعویذ گنڈے لٹکاؤں یا اپنی جانب سے شعر کہنا شروع کردوں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں کچھ بھی کرتا پھروں۔مَا أُبَالِي مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا، أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً، أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِي.(ابوداؤد:3869)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے جھاڑ پھونک کروائی یا داغنے کے ذریعہ علاج کروایا اُس نے توکّل نہیں کیا۔لَمْ يَتَوَكَّلْ مَنِ اسْتَرْقَى أَوِ اكْتَوَى.(مستدرکِ حاکم:8279)

تطبیق:

1. عدمِ جواز کی روایات اُس رُقیہ پر محمول ہیں جن کا معنی و مطلب معلوم نہ ہو، کیونکہ اُن میں کفر کا اندیشہ ہے، جبکہ جواز کی روایات میں وہ رُقیہ مراد لیا گیا ہے جو ماثور اور منقول ہو نبی کریم ﷺ سے۔(انتہاب المنن:3/27)
2. عدمِ جواز کی روایت اُس رُقیہ کے بارے میں ہے جس میں شرکیہ کام ہوں، جبکہ جواز کی روایت سے مراد وہ رُقیہ ہے جو ہر طرح کے شرک سے پاک ہو۔ (عون المعبود:10/266)
3. عدمِ جواز کی روایات سے مراد وہ رُقیہ ہے جس کا کرنے والا اُس کو مؤثر بالذات سمجھتا ہو جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں سمجھا جاتا تھا، جبکہ جواز کی روایات اُس رُقیہ کے بارے میں ہیں جن کو صرف اسباب کے درجہ میں سمجھ کر کیا جائے، جیسا کہ علمِ طب میں علاج کیا جاتا ہے، لیکن اُس طریقہ کو مؤثر بالذات نہیں سمجھا جاتا۔(انتہاب المنن:3/27)
4. عدمِ جواز کی روایات منسوخ اور جواز کی روایات اُن کے لئے ناسخ ہیں، یعنی اوّلاً پہلے یہ عمل ناجائز تھا، پھر بعد میں یہ حکم منسوخ ہو کر جائز ہو گیا۔(شرح معانی الآثار:4/328)

رُقیہ کا حکم:

- امام شعبی، قتادہ اور سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہم: رُقیہ کرنا مکروہ ہے۔
- جمہور ائمہ اربعہ کرام رحمۃ اللہ علیہم: جائز ہے، جبکہ اُس میں خلافِ شرع کچھ نہ ہو۔(عمدۃ القاری:12/100)

جمہور کے مسلک کے مطابق رُقیہ کے حکم کی تفصیل یہ ہے کہ جو رُقیہ آیاتِ قرآنیہ، اسماءِ الٰہیہ، ادعیہ ماثورہ یا ذکر اللہ کے ذریعہ ہو، یا ایسے کلمات کے ذریعہ ہو جن کا معنی معلوم ہو اور وہ دین و شریعت کے خلاف نہ ہوں تو اُن کے ذریعہ رُقیہ کرنا جائز ہے۔البتہ کلماتِ کُفریہ کے ذریعہ رُقیہ کرنا، یا غلط عقیدے کے ساتھ رُقیہ کرنا یا ایسے کلمات جن کا معنی معلوم نہیں، اُن کے ذریعہ رُقیہ کرنا جائز نہیں۔(انتہاب المنن:3/24) (مرقاۃ المفاتیح:7/ 2880)

رُقیہ شرعیہ کی شرائط:

پہلی شرط: اِستمداد بغیر اللہ نہ ہو۔

یعنی رُقیہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ اُس میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے مدد مانگی گئی ہو، مثلاً بعض اوقات کسی رُقیہ کے کلمات میں "یا فلاں" کے الفاظ ہوتے ہیں اور اس جگہ پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا نام ہوتا ہے، ایسا تعویذ گنڈا یا جھاڑ پھونک حرام ہے۔(اصلاحی خطبات:15/52)

دوسری شرط: ہر طرح کے شرکِ قولی اور عملی سے پاک ہو:

یعنی اگر رُقیہ کے الفاظ کسی شرکیہ جملہ پر مشتمل ہوں یا اُس میں کوئی شرکیہ کام، مثلاً کسی بت کو سجدہ یا شیاطین کی تعظیم وغیرہ کرنی پڑتی ہو تو یہ سب حرام ہیں اور ایسا کوئی بھی رُقیہ یا تعویذ گنڈا کرنا کسی طور جائز نہیں۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رُقیہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ. یعنی اگر رُقیہ میں کوئی شرکیہ چیز نہ ہو تو اُس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ: كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ: اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ.(مسلم: 2200)

تیسری شرط: معنی و مطلب واضح ہو:

رُقیہ کے الفاظ ایسے ہونے چاہیئے جن کا معنی و مطلب واضح ہو، تاکہ اگر اُس میں کوئی شرک وغیرہ کی بات ہو تو اُس کا علم ہو سکے، ایسا نہ ہو کہ لاعلمی میں کوئی شرکیہ کام ہو جائے۔(عون المعبود:10/266)(عمدۃ القاری:12/100)

البتہ صرف ایک رُقیہ ایسا ہے جس کا معنی معلوم نہ ہونے کے باوجود بھی وہ جائز ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کی اجازت ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ایک ایسا عمل ہے کہ اگر سانپ

یا بچھو کسی کو کاٹ لے تو اُس کے کاٹے کا اثر زائل کرنے کے لئے ہم یہ الفاظ پڑھتے ہیں" بِسْمِ اللّٰهِ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةُ بَحْرٍ قَفْطاً "۔ آپ ﷺ نے اس کی تصدیق فرمائی اور اجازت دی.(طبرانی کبیر:10050).(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنّی: 573)

چوتھی شرط:رُقیہ کو مؤثر بالذات نہ سمجھا جائے:

یعنی رُقیہ کے جواز کے لئے ضروری ہے کہ اُسے مصیبتوں اور بیماریوں کے ازالے کا حقیقی سبب نہ سمجھا جائے،اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا،اور نہ کوئی چیز اللہ کے حکم کے بغیر نفع دے سکتی ہے،پس یہ عقیدہ رکھنا چاہیئے کہ اگر اللہ تعالیٰ اِس عمل میں تاثیر پیدا کریں گے تو نفع حاصل ہوگا،ورنہ نہیں۔ (عمدۃ القاری:21/262)۔

پانچویں شرط:رُقیہ کے اندر انہماک نہیں ہونا چاہیئے:

رُقیہ اور تعویذ وغیرہ کے اندر ایک شرط یہ بھی ضروری ہے کہ اِس میں بہت زیادہ انہماک بھی نہیں ہونا چاہیئے،کہ ہر وقت اور ہر کام کے لئے صرف تعویذ اور جھاڑ پھونک میں لگے رہیں،نبی کریم ﷺ کی سنت میں بھی رُقیہ کا ثبوت بڑے اعتدال کے ساتھ ملتا ہے،اگر ایسا ہوتا کہ دین و دنیا کا ہر کام صرف جھاڑ پھونک کے ذریعہ ممکن ہوتا تو نبی کریم ﷺ کو جہاد کی کیا ضرورت تھی؟صرف جھاڑ پھونک کرلیتے،سارے کافر آپ کے قدموں میں ڈھیر ہوجاتے،معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے اِس میں غلو اور انہماک نہیں کیا ہے۔(اصلاحی خطبات:15/55)

عمل کی تاثیر کے لئے تین اہم امور:

1. اکلِ حلال: یعنی حلال کھانا۔
2. صدقِ مقال: سچ بولنا۔
3. یقین کا درجہ کمال: یعنی قرآن وحدیث کی دعاؤں کے پُر اثر ہونے کا یقین۔(تحفۃ الالمعی:5/405)

عموماً لوگ مصائب اور بیماریوں کے ازالے کے لئے قرآن وحدیث میں ذکر کردہ دعائیں پڑھتے ہیں، لیکن بظاہر فائدہ ہوتا نظر نہیں آتا، اُنہیں مذکورہ بالا تینوں امور پر غور کرنا چاہیئے، اکثر یہی اسباب ہوتے ہیں جن کی وجہ سے یا تو بالکل نفع نہیں ہوتا یا بہت تھوڑا اور دیر سے ہوتا ہے۔

زمانہ جاہلیت کا رُقیہ غیر شرعیہ:

اِسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کے عجیب و غریب قسم کے طریقے رائج تھے اور اُن میں بہت سی اعتقادی اور عملی خرابیاں پائی جاتی تھیں، اُنہیں "رُقیہ جاہلیہ" کہا جاتا ہے، جو جائز نہیں۔ مثلاً:

1. منتر پڑھے جاتے تھے، جن میں شیاطین وجنات اور بتوں سے مدد مانگی جاتی تھی۔
2. اُن منتروں میں مُشرکانہ یعنی شرکیہ الفاظ ہوتے تھے۔
3. اُن منتروں کو لوگ مؤثر بالذات سمجھا کرتے تھے۔
4. ایسے الفاظ استعمال کرتے تھے جن کا معنی اور مطلب کسی کو سمجھ نہیں آتا تھا۔

پس اِن تمام خرابیوں کی وجہ سے وہ رُقیہ ناجائز قرار پایا۔ اور اسی سے یہ بات سمجھ آگئی کہ رُقیہ سے متعلّق وہ تمام روایات جن میں نبی کریم ﷺ نے رُقیہ کو شرک اور حرام فرمایا ہے، یا اُسے توکّل کے خلاف کہا ہے، اُس کا مطلب یہی ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت کا رُقیہ تھا جو شرک اور دیگر کئی مفاسد پر مشتمل تھا، پس آج بھی اگر اُس طرح کا رُقیہ اختیار کیا جائے اور اُنہی خرابیوں پر مشتمل جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے کیے جائیں تو اُن کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں۔ (اصلاحی خطبات:15/40)

اجرت علی الرّقیہ اور اجرت علی الطاعۃ:

رُقیہ شرعیہ پر اجرت لینا جائز ہے، جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث (ابوداؤد:3900) سے صراحۃً رُقیہ کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہی جمہور ائمہ اربعہ کا مسلک ہے۔ (بذل المجہود:16/228)

البتہ اسی سے متعلّق ایک اور مسئلہ ہے جس کو "اجرت علی الطاعۃ" کا مسئلہ کہا جاتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اطاعت کے کام مثلاً امامت کرنے، اذان دینے اور قرآن کریم وغیرہ کی تعلیم دینے کی اجرت لینا، اِس میں اختلاف ہے:

- متقدّمین فقہاءِ احناف: جائز نہیں ہے۔
- جمہور ائمہ اور متاخرین احناف: جائز ہے۔(الفقہ الاسلامی وادلتہ:3/ 2104) (بذل المجھود:16/ 229)

احناف کے متاخرین فقہاء نے بھی ائمہ ثلاثہ کی طرح ضرورۃً اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے، اِس لئے کہ قدیم زمانہ میں حکومتِ وقت کی جانب سے مؤذنین، معلّمین اور ائمہ حضرات کے لئے بیت المال سے وظائف کا سلسلہ ہوا کرتا تھا، جس سے اُن کو بلا معاوضہ دین کی خدمت کرنے میں کوئی دقّت پیش نہیں آتی تھی، لیکن اب حالات بہت بدل چکے ہیں، اب اگر اجرت لینا جائز نہ ہو تو ایسے دین کے کاموں میں مشغول رہنے والے لوگ اپنی ذمہ داریوں کو چھوڑ کر معاش کی فکر میں لگیں گے جس سے دین کے اہم کام متاثر ہو کر رہ جائیں گے۔

پھر احناف کے اِس بارے میں دو فریق ہیں:

1. یہ "حبسِ اوقات" کی اجرت ہے، لہٰذا یہ نہ خروج عن المذہب الحنفی ہے اور نہ اجرت علی الطاعت۔
2. ضرورتِ شدیدہ کی وجہ سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کو اختیار کیا گیا ہے۔(انتہاب المنن:3/ 41)

دوسری رائے زیادہ راجح معلوم ہوتی ہے کیونکہ پہلی رائے کے مطابق وہ کام جن میں حبسِ اوقات نہیں، اسی طرح تعطیلات کے ایام کی اجرت جائز نہ ہوگی۔

امراض و مصائب میں رُقیہ کی چند اہم دعائیں:

1. قَالَ أَنَسٌ يَعْنِي لِثَابِتٍ أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَقَالَ: «**اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَأْسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، اشْفِهِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا**».(ابوداؤد: 3890)
2. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ عُثْمَانُ: وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: امْسَحْهُ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ: «**أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ، مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ**» قَالَ:فَفَعَلْتُ ذَلِكَ، فَأَذْهَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ بِي، فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ.(ابوداؤد: 3891)

3. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا، أَوْ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ: «**رَبُّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ، اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا، أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ، أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ**».(ابوداؤد: 3892)

4. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ: «**أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ**» وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ.(ابوداؤد: 3893)

5. عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ، أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا، وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهُ بِالْأَرْضِ، ثُمَّ رَفَعَهَا «**بِاسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا**».(مسلم: 2194)

6. عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْقِي بِهَذِهِ الرُّقْيَةِ: « **أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ، بِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ**».(مسلم: 2191)

7. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ، شَكَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْشَةً يَجِدُهَا فِي مَنَامِهِ قَالَ: " إِذَا أَتَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ: «**أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَضُرُّكَ شَيْءٌ حَتَّى تُصْبِحَ**».(ابن ابی شیبہ: 23598)

8. كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يُفَزَّعُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يَخْرُجَ وَمَعَهُ سَيْفُهُ، فَخُشِيَ عَلَيْهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:إِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي: إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ يَكِيدُكَ، فَقُلْ: «**أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، الَّتِي لَا يُجَاوِزُهَا بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا بُثَّ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ**».(ابن ابی شیبہ: 23599)

9. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي، فَقَالَ لِي «أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةٍ جَاءَنِي بِهَا جِبْرَائِيلُ؟» قُلْتُ: بِأَبِي، وَأُمِّي بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «**بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ، مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ**».(ابن ماجہ:3524)

الكَهانة/غیب کی باتیں بتانا:

کہانت کا معنی و مطلب :

کاف کے کسرہ اور فتح دونوں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، البتہ فتح کے ساتھ مشہور ہے۔اِس کا معنی غیب کی باتیں بتانے کے آتے ہیں، جیسے نجومی اور عرّاف وغیرہ غیب کی باتیں بتاتے ہیں اور مستقبل میں پیش آنے والے امور کو بتاکر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔کاہن کا اِطلاق نجومیوں اور عرّاف پر بھی ہوتا ہے۔(عمدۃ القاری:21/275)

کہانت کی اقسام:

کہانت کی تین قسمیں ہیں:

(1) شیاطین وجنات کے ذریعہ آسمان کی باتوں کا جان کر لوگوں کا بتانا۔یہ صورت اب باقی نہیں، شہابِ ثاقب کے ذریعہ اُس کا سدِّباب کردیا گیاہے۔قرآن کریم میں سورہ صافات میں اس کا ذکر ہے۔

(2) جنات سے خبریں پوچھ پوچھ کر لوگوں کو بتانا۔یعنی بعض کاہن جنات سے رابطہ کرکے اُن سے غیب کی باتیں پوچھتے ہیں اور پھر لوگوں کو بتاتے ہیں۔

(3) ظن و تخمین کے ذریعہ غیب کی باتیں بتانا۔یعنی بعض اوقات کوئی شخص اپنے حواس، تجربہ، ذہانت اور اندازے کی بنیاد پر لوگوں کو غیب کی باتیں بتاتا ہے۔(فتح الباری:10/217)(کشف الباری، کتاب الطب:90)

کہانت کا شرعی حکم:

کہانت کی تمام قسمیں شرعاً مذموم اور قطعاً حرام ہیں، اِس پر اجرت لینا اور دینا دونوں حرام ہے، غیب کے علم کے جاننے کا دعویٰ کرنا یا کاہن کے علمِ غیب کے دعوے کی تصدیق کرنا کفر ہے۔(انتہاب المنن:3/61)۔(ردالمحتار:4/242)

الفَأْلُ و الطِّیَرَۃُ۔یعنی نیک فالی اور بد شگونی

” الفَأْلُ “ اور ”الطِیَرَۃ“ کا مطلب اور فرق:

فال: ”فال“ ہمزہ کے ساتھ اور بغیر ہمزہ کے دونوں طرح پڑھا جاتا ہے، اِس کی جمع ” فُئُولٌ “ہمزہ کے ساتھ آتی ہے۔ اِس کا مطلب ”نیک شگونی“ ہے، یعنی کسی بات سے اچھا مطلب لینا۔هُوَ أَنْ تَسْمَعَ كَلَامًا حَسَنًا فَتَتَيَمَّنَ بِهِ۔یعنی نیک فالی یہ ہے کہ کسی سے اچھی بات سن کر اُس سے اچھا مطلب مراد لینا۔(الموسوعة الفقهية الكويتية:4/81) اردو میں اِس کی دو قسمیں کی جاتی ہیں یعنی نیک فالی اور بد فالی، لیکن اصطلاحِ شرع میں فال کا اِطلاق نیک فالی پر ہی ہوتا ہے، اِسی لئے اِس کا ترجمہ ”نیک شگونی“ سے کیا جاتا ہے۔اور اردو میں جس کو بد فالی کہتے ہیں، عربی میں اُس کو فال نہیں، ” طِيَرَة “کہا جاتا ہے، یعنی بد شگونی۔(عمدۃ القاری:21/245)(کشف الباری،کتاب الطب:86)

طِیرۃ: ”طِيَرَةٌ“ طاء کے کسرہ اور یاء کے فتح کے ساتھ” التَّشَاؤُمُ بِالشَّيْءِ “کسی چیز سے نحوست لینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ”طِيَرَةٌ“ لغت میں مطلقاً شگون کو کہا جاتا ہے، خواہ نیک شگون ہو یا بد شگون، لیکن شرعی اصطلاح میں اِس کا اِطلاق صرف بد شگونی یعنی نحوست لینے کے معنی میں ہوتا ہے اور نیک شگونی کے لئے ”فال“ استعمال کیا جاتا ہے۔نبی کریم ﷺ نے حدیث ” لَا طِيَرَةَ “ میں شرعی معنی مراد لیے ہیں، یعنی بد شگونی کی کوئی حیثیت نہیں، بد شگونی صرف زمانہ جاہلیت کے باطل تصوّرات ہیں۔زمانہ جاہلیت میں لوگ جب کسی کام کے لئے جاتے تو پرندے کو اُڑاتے یا کسی جانور کو بھگاتے

،اگر وہ دائیں جانب اُڑ تا یا بھاگ جاتا تو اُس سے نیک شگون لیتے اور اگر بائیں جانب اُڑ جاتا یا بھاگ جاتا تو بد شگونی لی جاتی اور اُس کام سے رُک جایا کرتے تھے۔(فتح الباری:10/212۔214)(عمدۃ القاری:21/245)

نیک فال لینے کا حکم:

نیک فال لینا جائز ہے، چنانچہ کوئی مریض کسی سے سنے "یا سالِم" یا کوئی تلاش کرنے والا کسی کو "یا واجِدُ" کہتا ہو دیکھے تو اُس سے نیک فال لے سکتا ہے کہ میں صحت یاب ہو جاؤں گا یا مجھے گمشدہ چیز مل جائے گی۔ قافلہ کو بھی اِسی لئے "قافلہ" کہا جاتا ہے کیونکہ قافلہ کا مطلب ہے "لوٹنے والا" گویا کہ اِس لفظ میں قافلہ والوں کے بخیریت واپس لوٹ کر آنے کا نیک فال لیا گیا ہے۔(ردالمحتار:2/166)

نبی کریم ﷺ سے قولی اور عملی طور پر نیک فال لینا ثابت ہے، ذیل میں چند روایات ملاحظہ ہوں:

1. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: مجھے نیک فال پسند ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! نیک فال کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھی بات۔ یعنی کسی بات کو سن کر اُس سے اچھا مطلب مراد لیا جائے۔أُحِبُّ الفَأْلَ، قَالُوا:يَارَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الفَأْلُ؟ قَالَ: الكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ.(ابوداؤد:1615)وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ.(مسلم:2223) وَيُعْجِبُنِي الفَأْلُ الصَّالِحُ: الكَلِمَةُ الحَسَنَةُ.(بخاری: 5756)
2. نبی کریم ﷺ جب کسی حاجت کے لئے نکلتے تو آپ کو یہ سننا اچھا لگتا تھا کہ "اے راشد! اے نجیح!" یعنی اے ہدایت پانے والے اور اے کامیاب۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَنْ يَسْمَعَ: يَا رَاشِدُ، يَا نَجِيحُ.(ترمذی:1616)
3. ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے کوئی اچھا کلمہ سنا، آپ کو پسند آیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے تمہارے منہ سے نیک فال لے لیا۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمِعَ كَلِمَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَقَالَ: أَخَذْنَا فَأْلَكَ مِنْ فِيكَ.(ابوداؤد: 3917)
4. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نحوست کی کوئی حیثیت نہیں، ہاں! فال لینا اچھی چیز ہے اور فال لینے کا یہ مطلب ہے کہ کوئی اچھی بات جو تم میں سے کوئی سنے (اور اُس کا اچھا مطلب مراد لے)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الفَأْلُ، قَالَ: وَمَا الفَأْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ.(بخاری: 5755)

5. حضرت بُریدہ اَسلمی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ستر سواروں کے ساتھ رات کو نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ملاقات کے لئے آئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے پوچھا: کون؟ اُنہوں نے جواب دیا: "بُریدہ"۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: " بَرَدَ أَمْرُنَا وَصَلُحَ "ہمارا جنگ کا معاملہ ٹھنڈا ہو گیا اور صلح ہو گئی، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے سوال کیا کہ کِس قبیلہ سے تعلّق رکھتے ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: " مِنْ أَسْلَمَ "آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے فرمایا: "سَلِمْنَا "یعنی ہم محفوظ ہو گئے، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے سوال کیا کہ بنو اسلم میں سے کِس شاخ سے تعلّق رکھتے ہو؟ اُنہوں نے کہا: " مِنْ بَنِي سَهْمٍ " یعنی میں بنو سہم سے تعلّق رکھتا ہوں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے فرمایا: " خَرَجَ سَهْمُكَ " یعنی تمہارا حصہ نکل آیا۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَطَيَّرُ وَلَكِنْ كَانَ يَتَفَاءَلُ فَرَكِبَ بُرَيْدَةُ فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ مِنْ بَنِي أَسْلَمَ فَلَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا بُرَيْدَةُ قَالَ فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَقَالَ لَهُ يَا أَبَا بَكْرٍ بَرَدَ أَمْرُنَا وَصَلُحَ ثُمَّ قَالَ مِمَّنْ قُلْتُ مِنْ أَسْلَمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ سَلِمْنَا قَالَ ثُمَّ مِمَّنْ قَالَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ قَالَ خَرَجَ سَهْمُكَ.(اِکمال اِکمال المعلم علی صحیح مسلم للاَبی،6/42)(الاستذکار:8/514)

6. غزوہ حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے مذاکرات کے لئے کفارِ مکہ کی جانب سے مختلف لوگ آرہے تھے اور مذاکرات کامیاب نہیں ہو پا رہے تھے، آخر کار جب سہیل بن عمرو آئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اُن کے نام سے اچھا فال لیتے ہوئے ارشاد فرمایا:"قَدْ سَهَّلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ "یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے معاملے کو آسان کر دیا ہے۔ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : قَدْ سَهَّلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ.(نیل الاَوطار:8/40)

7. نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جس کسی عامل کو روانہ کرتے تو اُس سے نام پوچھتے، اگر اچھا لگتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار آپ کے چہرہ انور پر نمایاں ہوتے اور اگر برا لگتا تو ناگواری کے آثار بھی چہرہ انور پر نظر آنے لگتے تھے۔ لیکن یہ بدفالی کی وجہ سے نہیں، بلکہ اِس وجہ سے کہ آپ کو برے نام پسند نہیں تھے۔أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ، وَكَانَ إِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنِ اسْمِهِ، فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِنْ

كَرِهَ اسْمَهُ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَإِنْ أَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ.(ابوداؤد:3920)

بد شگونی کا حکم:

بد شگونی حرام ہے، نبی کریم ﷺ نے بد شگونی کو واضح طور پر ناجائز قرار دیا ہے، چنانچہ کئی روایات میں آپ ﷺ سے اِس کی قطعی ممانعت منقول ہے۔ علماء کرام نے اِس کے حکم کی تفصیل میں یہ لکھا ہے کہ:

- کفر: جبکہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ فلاں چیز نحوست کو سببِ مؤثر کے طور پر پیدا کرتی ہے۔
- مکروہ: جبکہ یہ عقیدہ ہو کہ نحوست تو اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرتے ہیں لیکن عادۃً وہ نحوست اُس شئی میں ہوتی ہے۔

یعنی اگر کسی چیز کو بد شگونی کے پیدا ہونے میں مؤثر بالذات سمجھا جائے بایں معنیٰ کہ وہ چیز نحوست کے پیدا کرنے کا حقیقی اور اصلی سبب مؤثر ہے تو یہ کفر ہے، کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی صفتِ تدبیر میں دوسروں کو شریک کرنا ہے۔ اور اگر سببِ مؤثر نہ سمجھا جائے بلکہ کرنے والی ذات تو اللہ تعالیٰ ہی کو تسلیم کیا جائے لیکن تجربات اور مشاہدات کی بنیاد پر صرف یہ گمان قائم کیا جائے کہ فلاں چیز میں نحوست عام طور پر ہوتی ہے تو یہ کفر تو نہیں، لیکن مکروہ ہوگا۔(الموسوعة الفقهية الكويتية:4/81)

بد شگونی کی مذمت اور وعیدیں:

1. بد شگونی شرک ہے۔الطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ.(ترمذی:1614)الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، ثَلَاثًا.(ابوداؤد: 3910)
2. بیماری کا دوسروں کو لگ جانا، اُلّو کا منحوس ہونا، چیزوں میں نحوست کا پایا جانا، صفر کا منحوس ہونا، ستاروں کا بارش کے نازل ہونے میں مؤثر ہونا، غولِ بیابانی کا ہونا، اِن سب کی کوئی حیثیت نہیں۔لَا عَدْوَى، وَلَا هَامَةَ، وَلَا طِيَرَةَ، وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ.(مسلم:2223)لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَلاَ هَامَةَ وَلاَ صَفَرَ.(بخاری: 5757)لَا عَدْوَى، وَلَا هَامَةَ، وَلَا نَوْءَ، وَلَا صَفَرَ.(ابوداؤد: 3912)لَا عَدْوَى، وَلَا غُولَ، وَلَا صَفَرَ.(مسلم: 2222)
3. جس کو کسی چیز میں نحوست کے عقیدے نے اپنی حاجت پورا کرنے سے روک دیا اُس نے شرک کیا۔مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ عَنْ حَاجَتِهِ، فَقَدْ أَشْرَكَ.(طبرانی کبیر:13/22۔رقم:38)

4. نبی کریم ﷺ کسی چیز سے نحوست اور بد شگونی نہیں لیا کرتے تھے۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ:أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ.(ابوداؤد:3920)

بد شگونی کا علاج:

احادیث طیبہ سے ماخوذ چند طریقے ذکر کیے جارہے ہیں جن کو اختیار کرکے ان شاء اللہ! بد شگونی سے بچا جاسکتا ہے۔

1. بد شگونی کا نظریہ اور عقیدہ دل سے نکالنا:

اِس کے لئے نبی کریم ﷺ کے ارشادات کو سوچا جائے کہ آپ ﷺ نے جب اپنی سچی اور پاکیزہ زبان سے اشیاء میں نحوست کی نفی فرمائی ہے تو اُن میں نحوست کیوں ہو سکتی ہے، بھلا اللہ اور اُس کے رسول سے زیادہ بھی کسی کا سچا قول ہو سکتا ہے؟۔لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَلاَ هَامَةَ وَلاَ صَفَرَ.(بخاری: 5757)لَا عَدْوَى، وَلَا هَامَةَ، وَلَا نَوْءَ، وَلَا صَفَرَ.(ابوداؤد: 3912)لَا عَدْوَى، وَلَا غُولَ، وَلَا صَفَرَ.(مسلم: 2222)

2. نافع اور ضار صرف اللہ تعالیٰ کو سمجھنا:

یعنی نقصان پہنچانے اور نفع دینے والے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہیں، کائنات میں کوئی چیز انسان کو نہ نفع دے سکتی ہے اور نہ نقصان۔حضرت معاویہ بن حکم سُلمی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بد شگونی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:یہ ایسی چیز ہے جس کو تم اپنے دل میں محسوس کرتے ہو، جبکہ وہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچاسکتی۔عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطِّيَرَةِ، فَقَالَ:ذَاكَ شَيْءٌ تَجِدُونَهُ فِي أَنْفُسِكُمْ وَلَا يَضُرَّنَّكُمْ.(طبرانی کبیر:19/397)

3. بد شگونی کی وجہ سے کسی کام سے نہ رُکنا:

یعنی جب کسی چیز میں نحوست اور بد شگونی کا دل میں خیال آئے تو اُس کام کو کرلیا جائے اور بد شگونی کی وجہ سے ترک نہ کیا جائے، ان شاء اللہ !اِس پر عمل کرنے کی برکت سے رفتہ رفتہ وہ بد شگونی کے خیالات دل میں آنا ہی بند ہو جائیں گے۔ نبی

کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بدشگونی، حسد اور بدگمانی، یہ تین چیز میری امت کے لئے لازم ہیں، یعنی ضرور پائی جائیں گی۔ ایک شخص نے کہا جس شخص میں یہ چیزیں ہوں وہ ان کو کیسے دور کر سکتا ہے ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں حسد ہو تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، اور جب تمہیں کسی کے بارے میں بدگمانی لاحق ہو تو اُس کی تحقیق مت کرو اور جب کسی چیز میں تمہیں نحوست اور بدشگونی کا عقیدہ ہونے لگے تو تم اُس کام کو کر گزرو، اُس کے کرنے سے مت رکو۔ ثَلَاثٌ لَازِمَاتٌ لِأُمَّتِي: الطِّيَرَةُ، وَالْحَسَدُ، وَسُوءُ الظَّنِّ . فَقَالَ رَجُلٌ: مَا يُذْهِبُهُنَّ يَا رَسُولَ اللهِ مِمَّنْ هُوَ فِيهِ؟ قَالَ:إِذَا حَسَدْتَ فَاسْتَغْفِرِ اللهَ، وَإِذَا ظَنَنْتَ فَلَا تُحَقِّقْ، وَإِذَا تَطَيَّرْتَ فَامْضِ.(طبرانی کبیر: 3227)

4. دعاء پڑھنا:

جب کسی چیز کے بارے میں بدشگونی کا خیال آئے تو یہ دعاء پڑھنی چاہیئے جو نبی کریم ﷺ نے تلقین فرمائی ہے۔ اللهُمَّ لَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ، وَلَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.(طبرانی کبیر:13 /22۔رقم:38)اے اللہ! نحوست اور بھلائی صرف اور صرف آپ ہی کی جانب سے ہوتی ہے اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

5. ہر ناخوشگوار واقعہ کو اللہ تعالیٰ کی مشیّت سمجھنا :

عموماً یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جب بھی کوئی حادثہ یا ناخوشگوار واقعہ پیش آتا ہے تو اُسے فوراً کسی چیز کے ساتھ منسوب کر دیا جاتا ہے، مثلاً: یہ کہنا کہ بلی راستہ کاٹ گئی تھی اِس لئے نقصان ہو گیا، فلاں شخص کو دیکھ لیا تھا اِس لئے بیمار ہو گیا وغیرہ وغیرہ، یہ سب اوہام و خیالات ہیں، جن کا حقیقت سے کوئی تعلّق نہیں ہوتا۔ بدشگونی کی عادت کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ پر نظر رکھتے ہوئے ایسے تمام جملوں کو دل اور زبان پر لانے سے ہر صورت میں اجتناب کیا جائے اور دل کے یقین کے ساتھ یہ دعاء پڑھی جائے:إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى. اللہ ہی کے لئے جو اُس نے لیا اور دیا اور ہر چیز اللہ کے نزدیک ایک مقررہ مدّت تک کے لئے ہے۔ (بخاری: 1284)اِس دعاء کے پڑھنے کی برکت سے ان شاء اللہ صبر کی دولت بھی حاصل ہو جاتی ہے اور مصیبت میں نظر بھی اللہ تعالیٰ کی جانب جاتی ہے، جو دراصل بدشگونی کا ایک بہترین علاج ہے۔

بدشگونی سے متعلّق احادیث طیبہ میں ذکر کردہ الفاظ کی تشریح:

احادیث طیبہ میں بدشگونی سے متعلّق جن چیزوں کی نفی کی ہے اُن کے الفاظ اور مختصر تشریحات مندرجہ ذیل ہیں:

" لَا عَدْوَى " کا مطلب:

أي:لَا تَعدِيَة للمرض من صَاحبه إِلَى غَيره یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگنے کی کوئی حیثیت نہیں۔

کسی بیمار کے پاس بیٹھنے یا ساتھ رہنے سے کوئی بیمار نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ نہ چاہیں، اللہ چاہیں تو بیمار سے دور رہ کر بھی انسان بیمار ہوجاتا ہے اور نہ چاہیں تو ساتھ رہنے، کھانے اور پینے سے بھی بیمار نہیں ہوتا۔ واضح رہے کہ اِسلام درجہ سبب میں تو اِس کو تسلیم کرتا ہے ،ذاتی تاثیر نہیں مانتا۔پس ایک کی بیماری دوسرے کو لگ سکتی ہے ، لیکن اُس کا سبب تعدیہ نہیں ، صرف اور صرف حکمِ اِلٰہی ہے۔(تحفۃ الالمعی:4/546)(مرقاۃ المفاتیح:7/2894)

" لَا طِيَرَةَ " کا مطلب:

”طِيَرَةٌ“ طاء کے کسرہ اور یاء کے فتح کے ساتھ” التشاؤم بالشَّيْء “کسی چیز سے نحوست لینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ”طِيَرَةٌ“ لغت میں مطلقاً شگون کو کہا جاتا ہے، خواہ نیک شگون ہو یا بدشگون، لیکن شرعی اصطلاح میں اِس کا اِطلاق صرف بدشگونی یعنی نحوست لینے کے معنی میں ہوتا ہے اور نیک شگونی کے لئے ”فال“ استعمال کیا جاتا ہے۔نبی کریم ﷺ نے حدیث” لَا طِيَرَةَ “ میں شرعی معنی مراد لیے ہیں،یعنی بدشگونی کی کوئی حیثیت نہیں،بدشگونی صرف زمانہ جاہلیت کے باطل تصوّرات ہیں۔زمانہ جاہلیت میں لوگ جب کسی کام کے لئے جاتے تو پرندے کو اُڑاتے یا کسی جانور کو بھگاتے ، اگر وہ دائیں جانب اُڑتا یا بھاگ جاتا تو اُس سے نیک شگون لیتے اور اگر بائیں جانب اُڑ جاتا یا بھاگ جاتا تو بدشگونی لی جاتی اور اُس کام سے رُک جایا کرتے تھے۔(فتح الباری:10/214)(عمدۃ القاری:21/245)

" لَا هَامَةَ " کا مطلب:

"ھَامَة "میم کی تخفیف کے ساتھ آتا ہے۔ لغت میں اِس کے دو معنی آتے ہیں: (1) کھوپڑی۔(2) رات کا پرندہ، بعض نے اُس پرندہ کو "صَدیٰ " اور بعض نے "اُلّو" نقل کیا ہے، اور یہی زیادہ صحیح ہے۔(شرح البخاری لابن بطال:9/417)

" لَاهَامَةَ " کے تین مطلب ہیں:

1. لَا شُؤْمَ بِالْبُومَةِ۔ یعنی الّو میں کوئی نحوست نہیں، جیسا کہ لوگ اُس کو نحوست کی علامت سمجھتے ہیں، اُس کے دیکھنے کو، آواز سننے کو یا گھر کی چھت پر بیٹھنے کو منحوس قرار دیتے ہیں۔(عمدۃ القاری:21/247)
2. لَا حَيَاةَ لِهَامَةِ الْمَيِّتِ۔ میت کے جسم یا روح سے الّو کے نکلنے اور قصاص کا مطالبہ کرنے کی کوئی حیثیت نہیں۔ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا یہ خیال تھا کہ جس شخص کو قتل کر دیا جائے اور اُس کا قصاص نہ لیا جائے تو اُس کی روح سے یا ہڈیوں سے اُلّو بن کر نکلتا ہے اور یہ پکارتا رہتا ہے کہ "اسقوني اسقوني "یعنی مجھے قاتل کا خون پلاؤ۔(فتح الباری:10/241)
3. جاہلیت میں ایک نظریہ یہ بھی مشہور تھا کہ قبر میں میت کی جب ہڈیاں پرانی ہو کر بوسیدہ ہو جاتی تھیں تو وہ " ھَامَة " پرندے کی شکل اختیار کر لیتیں اور پھر وہ پرندہ قبر سے نکل جاتا۔(مرقاۃ المفاتیح:7/2894)

" لَا صَفَرَ " کا مطلب:

اِس کے چار مطلب ذکر کیے گئے ہیں:

1. " صَفَرَ " سے مراد صفر کا مہینہ ہے، جس کو لوگ منحوس سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اِس مہینہ میں بہت سی مصیبتیں اور فتنے نازل ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اِس کی تردید فرمادی کہ اِس سوچ اور نظریہ کی کوئی حیثیت نہیں۔(مرقاۃ:7/2894)
2. اِس سے مقصود "نَسِیْء " یعنی مہینوں کے آگے پیچھے کرنے کے عمل کی نفی کرنا ہے، کیونکہ زمانہ جاہلیت میں لوگ یہ کیا کرتے تھے کہ محرّم کے مہینے کو صفر کے مہینہ تک مؤخر کر دیتے اور صفر کے مہینے کو مقدّم کر کے محرّم کے مہینے میں

لے آتے، نبی کریم ﷺ نے اِس عمل کی نفی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ صفر کے مہینے میں نسیئہ نہ کیا جائے۔(بذل المجهود:16/243)

3. " صَفَرَ " ایک پیٹ کی بیماری ہے جس کے بارے میں لوگوں کا خیال تھا کہ یہ دوسروں کو لگ جاتی ہے، آپ ﷺ نے اِس کی نفی فرمائی۔ اِس تفسیر کے مطابق اِس کا مطلب " لَا عَدْوَى " کی طرح ہوگا، یعنی پیٹ کی بیماری "صفر" اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر تجاوز نہیں کر سکتی۔(فتح الباری:10/171)

4. " صَفَرَ "زمانہ جاہلیت کے نظریہ کے مطابق یہ ایک سانپ کو کہا جاتا ہے جو پیٹ کے اندر ہوتا ہے اور انسان کو کاٹتا ہے، اور اُس کی وجہ سے انسان مر جاتا ہے، اِس تفسیر کے مطابق اِس کا مطلب یہ ہوگا کہ لوگوں کا یہ اعتقاد کہ اُس سانپ کے کاٹ لینے سے انسان مر گیا، یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ اول تو پیٹ میں اِس طرح سے سانپ کا ہونا ہی غلط ہے اور پھر اگر وہ ہو بھی تو اُس سانپ کے کاٹ لینے سے نہیں، بلکہ موت تو صرف اللہ تعالیٰ کے حکم سے آتی ہے۔(فتح الباری:10/171)

" لَا نَوْءَ "کا مطلب:

" نَوْء " ستارے کو کہتے ہیں، اِس کی جمع " اَنوَاء " آتی ہے۔ناءَ ینوءُ یہ اضداد میں سے ہے، طلوع ہونے اور غروب ہونے دونوں کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ بارش کو ستاروں کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہتے تھے کہ "مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا " یعنی ہم پر فلاں ستارے کے طلوع یا غروب ہونے کی وجہ سے بارش ہوئی۔ آپ ﷺ نے اِس سے منع فرمایا اور اِس حقیقت کو واضح کر دیا کہ بارش کے برسنے میں ستاروں کی کوئی حیثیت نہیں، بارش اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے۔(مرقاۃ المفاتیح:7/2895)

" مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا "کہنے کا حکم:

اِس کا مطلب یہ ہے کہ یوں کہنا کہ فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش برسائی گئی۔ یہ کہنا جائز نہیں، اِس لئے کہ حدیث میں اِس کی صراحۃً ممانعت آئی ہے۔ البتہ اِس کا کہنے والا کافر ہوتا ہے یا نہیں، اِس کی تفصیل یہ ہے کہ:

اگر اعتقاد یہ ہو کہ بارش برسانے والا فلاں قسم کا ستارہ ہے، جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگوں کا تصوّر تھا تو کفر ہے، اور اگر مقصود یہ ہو کہ بارش تو اللہ تعالیٰ ہی برساتے ہیں، لیکن ظاہری طور پر فلاں ستارے کا طلوع یا غروب ہونا اِس کی علامت ہے تو یہ کفر تو نہیں البتہ مکروہ پھر بھی ہوگا، اِس لئے کہ یہ ایک مُوھِم کلمہ ہے جس میں ایمان و کفر دونوں ہی کا احتمال ہے، لہٰذا موضعِ تہمت سے بچنا لازم ہے، نیز اِس میں کافروں کے ساتھ مشابہت بھی پائی جاتی ہے جو خود ناجائز ہونے کی مستقل ایک دلیل ہے۔(عون المعبود:10/286)

" لَا غُولَ "کا مطلب:

" غُول " غین کے ضمہ کے ساتھ جن کی ایک قسم کو کہا جاتا ہے، اِس کی جمع "غِیلَان" آتی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا یہ خیال تھا کہ یہ جنگلات اور بیابان جگہوں میں ہوتا ہے اور مسافروں کے سامنے مختلف شکلوں میں متشکِّل ہوکر آتا ہے اور اُنہیں راستہ سے بھٹکا کر ہلاک کردیتا ہے، اردو میں بھی اِس کو "غول بیابانی" کے نام سے ذکر کیا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے " لَا غُولَ " کہہ کر یہ بتادیا کہ اِس کی کوئی حیثیت نہیں۔(اصلاحی بیانات، مجموعہ بیانات سکھروی:1/299)

واضح رہے کہ حدیث میں غُول کے وجود کی نفی نہیں، بلکہ جاہلیت کے نظریے "وہ مختلف شکلوں میں متشکل ہوکر لوگوں کو گمراہ کردیتا ہے" کی نفی ہے، پس مطلب حدیث کا یہ ہوجائے گا کہ غُول کی یہ مجال نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو گمراہ کردے۔(مرقاۃ المفاتیح:7/2895)

" الْعِيَافَةُ "کا مطلب:

عین کے کسرہ کے ساتھ آتا ہے۔ هِيَ زَجْرُ الطَّيْرِ وَالتَّفَاؤُلُ بِأَسْمَائِهَا وَ اَصْوَاتِهَا وَ مَمَرِّهَا۔ یعنی پرندوں کو اُڑا کر اُن کے دائیں بائیں جانے سے اچھا یا برا شگون لینا، پرندوں کے ناموں اور اُن کی آوازوں اور گزر جانے سے فال لینا "عِیافہ" کہلاتا ہے، مثلاً "عُقاب" پرندے سے عِقاب سمجھنا، "غُراب" پرندے سے غُربت سمجھنا اور "هُدهُد" پرندے سے راہ یاب ہونے کو سمجھنا، یہ سب زمانہ جاہلیت کے نظریے تھے جس پر اُن لوگوں کا اعتقاد ہوتا تھا، نبی کریم ﷺ نے ان کو شیطانی عمل قرار دیا۔(بذل المجہود:16/238)(عون المعبود:10/286)

علمِ رَمَل، جفر اور نجوم:

علمِ رَمل: اِس کو علم الخط بھی کہا جاتا ہے، اور یہ وہ علم ہے جس میں سولہ اشکال کے اندر اِس حیثیت سے بحث کی جاتی ہے کہ اُن کے ذریعہ کائنات کے نامعلوم حالات کا علم ہو سکے۔ علم يبحث فيه عن الأشكال الستة عشر من حيث إنّها كيف يستعلم منها المجهول من أحوال العالم۔(کشاف اصطلاحات الفنون:1/ 874)

علمِ نجوم: وہ علم ہے جس میں فلکی اَشکال کے ذریعہ زمیں پر وارد ہونے والے حوادث اور حالات کو جانا جاتا ہے۔هو علم يتعرّف منه الاستدلال بالتشكّلات الفلكية على الحوادث السفلية۔(کشاف اصطلاحات الفنون:1/56)

علمِ جفر: هو علم يبحث فيه عن الحروف من حيث هي بناء مستقل بالدلالة، ويسمّى بعلم الحروف وبعلم التكسير أيضا........ ويعرف من هذا العلم حوادث العالم إلى انقراضه.علم جفر وہ علم ہے جس میں حروف سے مستقل بالدلالۃ ہونے کے اعتبر سے بحث کی جاتی ہے، اس کو علم الحروف اور علم التکسیر بھی کہا جاتا ہے، اِس کے ذریعہ سے مستقبل کے حالات کو جاننے کی کوشش کی جاتی ہے۔۔(کشاف اصطلاحات الفنون:1/568)

علمِ رَمَل، جفر اور نجوم وغیرہ کا حکم:

یہ سب صرف وہمی اور تخیلاتی علم ہیں، اِن کے ذریعہ سے علمِ غیب تک رسائی نہیں ہوتی، اور ہو بھی کیسے سکتی ہے، علمِ غیب تو صرف او صرف اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے، ”لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ“ اُس کے سوا کائنات میں کسی کو بھی اگرچہ وہ نبی اور رسول ہی کیوں نہ ہو، علمِ غیب حاصل نہیں۔ ایسے تمام علوم شرعاً حرام ہیں، ان کا سیکھنا، تصدیق کرنا سب ناجائز اور حرام ہے اور علمِ غیب کا دعویٰ کرنا بایں معنی کہ یوں کہا جائے: میں آئندہ ہونے والے حالات اور واقعات کا علم جانتا ہوں یا ایسے دعوے کی تصدیق کرنا کفر ہے۔(ردالمحتار:4/242)

نبی کریم ﷺ نے بھی جو آئندہ پیش آنے والے واقعات کی خبر دی ہے یا قیامت کے قریب واقع ہونے والی علامات کی پیشینگوئیاں فرمائی ہیں اور وہ حرف بحرف صادق آتی ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ ہی نے آپ کو وحی کے ذریعہ بتلایا ہے، آپ کا ذاتی علم نہیں، پس اُس کی بنیاد پر آپ ﷺ کو عالم الغیب قرار نہیں دیا جاسکتا۔

نظرِ بد کا لگنا

نبی کریم ﷺ نے زمانہ جاہلیت میں پائے جانے والے بہت سے اوہامِ فاسدہ اور خیالاتِ باطلہ کی تردید اور مذمّت بیان کی ہے ،لیکن نظر کی نفی نہیں فرمائی، بلکہ اُس کو برحق قرار دیا ہے، اور اُس سے متعلّق احکام بیان کیے ہیں، اُس کے لگنے کے بعد اُس کے اتارنے کے طریقے ذکر کیے ہیں، ذیل میں اُس سے متعلّق اہم مباحث ملاحظہ فرمائیں۔

نظر لگنا حق ہے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نظر کا لگنا برحق ہے، اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی ہوتی تو نظر ایسی چیز ہے جو آگے بڑھ جاتی۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا.(مسلم: 2188)

دیکھنے والے کو کیا کرنا چاہیئے:

انسان کو کوئی چیز دیکھ کر اچھی لگے تو برکت کی دعاء دینی چاہیئے۔إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ أَوْ مَالِهِ أَوْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ؛ فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ.(ابن ابی شیبہ: 23594)

نظر بد کا علاج کرنا چاہیئے:

نظر ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ علاج کا حکم دیا کرتے تھے اور خود بھی آپ ﷺ سے نظر لگنے کا رُقیہ کرنا ثابت ہے۔اِس لئے جس شخص کے بارے میں اِس بات کا گمان ہو کہ اسے نظر لگ گئی ہے اُس کا علاج کرنا چاہیے، ذیل کی روایات میں نظر لگنے کے علاج کی تلقین معلوم ہوتی ہے۔

1. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اِس بات کا حکم دیا کہ میں نظر اتارنے کا رقیہ کروں۔كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.(مسلم: 2195)عَنْ عَائِشَةَ:أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.(مسلم: 2195)
2. نبی کریم ﷺ نے نظر لگ جانے، کسی زہریلے جانور کے ڈس لینے اور سرخ پھنسیوں کے نکل جانے میں رقیہ کرنے کی اجازت دی ہے۔عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ، وَالْحُمَةِ، وَالنَّمْلَةِ.(مسلم: 2196)
3. نبی کریم ﷺ نے ایک باندی کو دیکھ کر جس کا چہرہ اترا ہوا اور متغیر اللون تھا، فرمایا کہ اسے نظر لگ گئی ہے اس کے لئے نظر بد کا رقیہ کرو۔عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً، فَقَالَ: بِهَا نَظْرَةٌ، فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَعْنِي بِوَجْهِهَا صُفْرَةً.(مسلم: 2197) (السفعة) قد فسرها في الحديث بالصفرة وقيل سواد وقال ابن قتيبة هي لون يخالف لون الوجه
4. حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ آلِ جعفر کو بہت جلدی نظر لگ جاتی ہے، کیا میں اُن کے لئے نظر کا رُقیہ کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! کر سکتی ہو۔أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ إِلَيْهِمُ العَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ القَدَرَ لَسَبَقَتْهُ العَيْنُ.(ابوداؤد: 2059)۔عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: أَيْ رَسُولَ اللهِ إِنَّ بَنِي جَعْفَرٍ تُصِيبُهُمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ؟ قَالَ: " نَعَمْ ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ يَسْبِقُ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ.(سنن بیہقی: 19587)

5. نبی کریم ﷺ ایک دفعہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے تو ایک بچہ کو بیمار دیکھا، آپ نے اُس کے بارے میں گھر والوں سے دریافت کیا، گھر والوں نے کہا کہ شاید اسے نظر لگ گئی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اِس کی نظر اُتارنے کے لئے رقیہ کیوں نہیں کرتے؟۔عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَ أُمِّ سَلَمَةَ، فَإِذَا صَبِيٌّ فِي الْبَيْتِ يَشْتَكِي، فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ؟ فَقَالُوا: نَظُنُّ أَنَّ بِهِ الْعَيْنَ، فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «أَلَا تَسْتَرْقُونَ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ».(ابن ابی شیبہ: 23592)

نظرِ بد کو دور کرنے کے طریقے:

1. ماثور دعاؤں کا پڑھنا:

احادیث طیبہ میں ذکر کردہ چند دعائیں یہ ہیں:

1. «بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اللهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ».(مسلم: 2186)
2. ۔«بِاسْمِ اللهِ يُبْرِيكَ، وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ».(مسلم: 2185)
3. «أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ».(ترمذی: 2060)
4. «بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ، اللَّهُ يَشْفِيكَ».(ابن ماجہ:3527)

2. اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ، فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ.(ابن ماجہ: 3508)

3. معوّذتین کا پڑھنا:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ، ثُمَّ أَعْيُنِ الْإِنْسِ، فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ، أَخَذَهُمَا وَتَرَكَ مَا سِوَى ذَلِكَ.(ابن ماجہ: 3511)

4. عائن کے وضو کے مستعمل پانی سے مَعین کا غسل کرنا:

عائن یعنی جس کی نظر لگی ہے اُس کو وضو کرایا جائے اور اُس کے "غُسالہ" یعنی مستعمل پانی کو کسی برتن میں جمع کر لیا جائے اور پھر اُس سے مَعین یعنی جس کو نظر لگی ہے اُس کو غسل کرایا جائے۔

اِس وضو اور غسل کا طریقہ کیا ہوگا، اِس کی تفصیل ابن ماجہ کی روایت میں یہ ذکر کی گئی ہے کہ: حضرت سہل بن حُنیف رضی اللہ عنہ کو حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی نظر لگ گئی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اتارنے کے لئے اِسی عمل کا حکم دیا تھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ وضو کریں، اُنہوں نے وضو کیا، جس میں اُنہوں نے اپنے چہرہ کو، دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت، دونوں گھٹنوں کو اور داخلِ اِزار کو دھویا، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نے اُس پانی کو جو کہ جمع کیا گیا تھا، حضرت سہل بن حُنیف رضی اللہ عنہ پر پیچھے کی جانب سے بہا دینے کا حکم فرمایا۔(ابن ماجہ: 3509)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِينُ.(ابوداؤد: 3880)مَرَّ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ بِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، وَهُوَ يَغْتَسِلُ فَقَالَ: لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ فَمَا لَبِثَ أَنْ لُبِطَ بِهِ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ: أَدْرِكْ سَهْلًا صَرِيعًا، قَالَ «مَنْ تَتَّهِمُونَ بِهِ» قَالُوا عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ، قَالَ: «عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ، فَلْيَدْعُ لَهُ بِالْبَرَكَةِ» ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَأَمَرَ عَامِرًا أَنْ يَتَوَضَّأَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَرُكْبَتَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَصُبَّ عَلَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَأَمَرَهُ أَنْ يَكْفَأَ الْإِنَاءَ مِنْ خَلْفِهِ.(ابن ماجہ: 3509)

چند متفرّق ادوِیہ اور اُن کے فوائد

قرآن کریم:

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلامِ مجید کو کتابِ ہدایت کے ساتھ ساتھ ایک بہترین شفاء حاصل کرنے کا ذریعہ بھی بنایا ہے، اگرچہ یہ واضح رہنا چاہیئے کہ قرآن کریم کے نزول کا اصل مقصد قلب اور روح کی بیماریوں کو دور کرنا ہے، جسمانی بیماریوں سے شفاء حاصل کرنا مقصود تو نہیں البتہ ضمنی طور پر اُس کے لئے بھی نسخہ اکسیر ہے۔(معارف القرآن:4/543)

1. اللہ تعالیٰ نے کی کئی آیات میں قرآن کریم کو شفاء قرار دیا ہے۔يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ.(یونس:57)وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ.(الاسراء:82)قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ.(حٰم السجدۃ:44)
2. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بہترین دواء قرآن کریم ہے۔خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ.(ابن ماجہ:3501)
3. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قرآن کریم اور شہد کے ذریعہ شفاء حاصل کرنے کو اپنے اوپر لازم کرلو۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ: الْعَسَلِ، وَالْقُرْآنِ.(ابن ماجہ: 3452)
4. ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے سینے کے درد کی شکایت ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ قرآن سینوں کی بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔(ابن مردویہ، بحوالہ فضائل حفاظ القرآن:835)
5. سورۃ الفاتحہ موت کے علاوہ سواہر بیماری سے شفاء ہے۔(القرآن الشافی،بحوالہ فضائل حفاظ القرآن:835)
6. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے: سورہ البقرۃ کی آخری دو آیات قرآن کریم کا مخصوص حصہ ہیں، جو شفاء بخشنے والی ہیں اور اللہ تعالیٰ اُنہیں محبوب رکھتے ہیں۔(دیلمی،بحوالہ فضائل حفاظ القرآن:839)

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ کسی مجنون پر سورہ یٰس پڑھی تو وہ تندرست ہو گیا۔(القرآن الشافی، بحوالہ فضائل حفاظ القرآن:841)

عسل / شہد:

لفظِ عَسل کی وضاحت:

لفظِ عَسل مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے، شہد کی مکھی کے لُعاب کو"عَسل کہا جاتا ہے"۔ عربی میں اِس کے سو سے بھی زیادہ نام ہیں۔(الموسوعة الفقهية الكويتية:4/81)(فتح الباری:10/140)

شہد کے فضائل:

1. شہد کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پسندیدہ غذاء ہے۔كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ العَسَلَ وَالحَلْوَاءَ.(بخاری: 5268)
2. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے کہ نفاس والی عورتوں کے لئے میرے پاس کھجوروں جیسی اور مریض کے لئے شہد جیسی کوئی مفید چیز نہیں۔عَن أَبي هُرَيرة، قال: قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:ما للنفساء عندي شفاء مثل الرطب ولا للمريض مثل العسل.(الطب النبوی لأبی نعیم:2/480)
3. جو شخص ہر مہینے تین دن صبح کے وقت شہد استعمال کرے تو وہ کسی بڑی آفت میں مبتلاء نہیں ہو گا۔مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ، كُلَّ شَهْرٍ، لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ.(ابن ماجہ: 3450)
4. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے کہ قرآن کریم اور شہد کے ذریعہ شفاء حاصل کرنے کو اپنے اوپر لازم کرلو۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ: الْعَسَلِ، وَالْقُرْآنِ.(ابن ماجہ: 3452)
5. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو پینے کی چیزوں میں شہد بہت زیادہ محبوب تھا۔عَن عائشة قالت: كان أحب الشراب إلى رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العسل.(الطب النبوی لأبی نعیم:2/695)

6. ایک شخص نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس آیا اور اپنے بھائی کے پیٹ جاری ہونے کا تذکرہ کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اُسے شہد پلاؤ، اُس نے شہد پلایا پھر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ اس سے تو اُس کا پیٹ اور جاری ہو گیا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُسے شہد پلاؤ، اِسی طرح یہ معاملہ تین مرتبہ ہوا کہ آپ اُسے شہد پلانے کا کہتے رہے، وہ اپنے بھائی کو پلاتا رہا، آخر چوتھی مرتبہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ کہا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اسْقِهِ عَسَلًا» فَسَقَاهُ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا، فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا» فَقَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَدَقَ اللهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ» فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.(مسلم: 2217)

7. حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے موقوفاً مروی ہے کہ شہد میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔الْقُرْآنُ شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ ، وَالْعَسَلُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ.(السنن الکبریٰ للبیہقی: 19566)

شہد کے فوائد و منافع:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں شہد کے کئی فوائد اور منافع ذکر کیے ہیں:

1. آنتوں، رگوں اور جسم کے زائد فضلات کو صاف کرتا ہے۔
2. رگیں کھولتا ہے۔
3. معدہ، جگر، گردوں اور مثانہ کو قوّت بخشتا ہے۔
4. جگر اور سینہ کو صاف کرتا ہے۔
5. بلغم سے پیدا ہونے والی کھانسی میں مفید ہے۔
6. ٹھنڈے اور بلغمی مزاج رکھنے والوں کے لئے فائدہ بخش ہے۔
7. شہد غذا بھی ہے اور دواء بھی۔
8. شہد میں گوشت اور پھل رکھے جائیں تو اُن کی تازگی تین ماہ تک برقرار رہتی ہے۔

9. جسم میں ملایا جائے تو جوؤں کو مار دیتا ہے۔

10. بالوں میں لگایا جائے تو اُنہیں خوبصورت اور ملائم بنا دیتا ہے۔

11. آنکھوں میں لگایا جائے بینائی کے لئے جِلاء بخش ہے۔

12. دانتوں میں لگایا جائے تو اُسے چمکا دیتا ہے۔(فتح الباری:10 / 140)(کشف الباری، کتاب الطب:545)

کھجور:

1. وہ گھر والے بھوکے نہیں جن کے پاس کھجور ہو۔لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ.(مسلم: 2046)

2. جس گھر میں کھجور نہیں اُس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ.(ترمذی: 1815)

3. جس گھر میں کھجور نہیں اُس کی مثال اُس گھر کی طرح ہے جس میں کھانا ہی نہ ہو۔بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ، كَالْبَيْتِ لَا طَعَامَ فِيهِ.(ابن ماجہ:3328)

4. حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام و تابعین اِس بات کو پسند کیا کرتے تھے کہ اُنکے گھروں سے کھجوریں ختم نہ ہوں۔عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لَا يُفَارِقَ بُيُوتَهُمُ التَّمْرُ.(ابن ابی شیبہ:24497)

5. تمہاری کھجوروں میں سے برنی کھجور بہت بہترین ہے، بیماری کو ختم کرتی ہے اور اس میں کوئی بیماری نہیں۔ خَيْرُ تَمْرِكُمُ الْبَرْنِيُّ يُذْهِبُ الدَّاءَ وَلَا دَاءَ فِيهِ.(شعب الایمان: 5487)

6. ایک صحابی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک دفعہ جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور اُس پر کھجور رکھی اور فرمایا کہ یہ کھجور روٹی کا سالن ہے۔عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً»، وَقَالَ: «هَذِهِ إِدَامُ هَذِهِ».(ابوداؤد: 3830)

7. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک دفعہ حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس کھجور کھا کر پانی پیا اور فرمایا: یہ اُن نعمتوں میں سے ہے جس کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عِنْدَهُمْ رُطَبًا، وَشَرِبَ مَاءً وَقَالَ: هَذَا مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ.(شعب الایمان: 5488)

8. نبی کریم ﷺ کھجور اور مکھن پسند کیا کرتے تھے۔وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ.(ابوداؤد: 3837)

عَجْوَة :

عَجوہ کھجور کی ایک قسم ہے جو کالی ہوتی ہے اور اس کی گٹھلی بڑی ہوتی۔اس کے بارے میں لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ عجوہ حضور ﷺ کی لگائی ہوئی کھجوروں کو کہا جاتا ہے، یہ صحیح نہیں، عَجوہ کا وجود تو پہلے سے تھا،ہاں! یہ ممکن ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لئے جو درخت نبی کریم ﷺ نے لگائے تھے وہ عجوہ کھجور کے ہوں۔(تحفۃ الالمعی:5/408)

عجوہ کے فضائل و فوائد:

1. حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ بیمار ہوا تو نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے، آپ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا، آپ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک مجھے اپنے دل میں محسوس ہونے لگی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہیں دل کی تکلیف ہے لہٰذا بنو ثقیف کے حارث ابن کَلدہ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ لوگوں کا علاج و معالجہ کرتا ہے، اُس کو چاہیئے کہ وہ مدینہ کی سات عَجوہ کھجوریں لے کر اُنہیں گھٹلیوں سمیت پیس لے اور پھر اُس سے تمہارا لَدود کرے یعنی تمہارے منہ میں دوائی کے طور پر ڈالے۔ عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلَى فُؤَادِي فَقَالَ:إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُودٌ، ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ.(ابوداؤد: 3875)

2. کئی روایات میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ:جو شخص صبح سات عَجوہ کھجوریں کھالے اُسے اُس دن کوئی زہر اور سحر اثر نہیں کرے گا، بعض روایات میں مدینہ منوّرہ کی عَجوہ کھجوروں کا تذکرہ آیا ہے۔مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ.(ابوداؤد: 3876)مَنِ اصْطَبَحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ.(سنن بیہقی: 16495) مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يُمْسِيَ.(سنن بیہقی: 19570)

3. عَجوہ کھجور جنت کی چیز ہے اور وہ زہر کے اثر سے بھی شفاء حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ.(ترمذی:2066)

4. عَجوہ کھجور جنت کا پھل ہے۔وَإِنَّ الْعَجْوَةَ مِنْ فَاكِهَةِ الْجَنَّةِ.(مسند احمد: 22938)

5. عَجوہ عالیہ میں شفاء ہے اور اُس کا صبح سویرے نہار منہ کھانا زہر کے اثر کے لئے تریاق ہے۔فِي الْعَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءٌ، أَوْ إِنَّهَا تِرْيَاقٌ، أَوَّلَ الْبُكْرَةِ.(مسند احمد: 24737)عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءٌ، وَإِنَّهَا تِرْيَاقٌ فِي أَوَّلِ الْبُكْرَةِ عَلَى الرِّيقِ.(ابن ابی شیبہ: 23480)

6. عَجوہ کھجور اور صخرہ بیت المقدس جنت کی چیز ہے۔الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنْ الْجَنَّةِ.(ابن ماجہ: 3456)

7. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سر کی ایک بیماری جس کو "دُوام" یا "دُوار" کہا جاتا ہے، اُس میں صبح نہار منہ سات عجوہ کھجوریں کھانے کا کہتی تھی۔عَنْ عَائِشَةَ:أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ مِنَ الدُّوَّامِ أَوِ الدُّوَّارِ بِسَبْعِ تَمَرَاتِ عَجْوَةٍ فِي سَبْعِ غَدَوَاتٍ عَلَى الرِّيقِ.(ابن ابی شیبہ: 23479)(النھایۃ لابن الأثیر:2/142)

عجوہ کے جنت کا پھل ہونے کا مطلب:

حدیث میں نبی کریم ﷺ نے عجوہ کو جنت کا پھل قرار دیا ہے۔الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ.(ترمذی:2066)اِس کا ایک مطلب یہ ہے کہ یہ برکت میں تمثیل دی گئی ہے، یعنی عجوہ جنت کے پھلوں کی طرح ایک بابرکت پھل ہے۔نیز یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ واقعۃً یہ جنت سے لایا گیا ہو، اور مسندِ بزّار کی ایک روایت سے اِس مطلب کی تائید بھی ہوتی ہے، وہ روایت یہ ہے: لَمَّا أُخْرِجَ آدَمُ مِنَ الْجَنَّةِ، زُوِّدَ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَعَلَّمَهُ صَنْعَةَ كُلِّ شَيْءٍ، فَثِمَارُكُمْ هَذِهِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، غَيْرَ أَنَّ هَذِهِ تَغَيَّرُ وَتِلْكَ لَا تَغَيَّرُ.(مسند البزار:8/45)یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو جب جنت سے نکالا گیا تو انہیں جنت کے پھلوں کا زادِ راہ بھی دیا گیا اور ہر چیز کی صنعت سکھائی گئی، پس تمہارے یہ پھل جنت کے پھلوں میں سے ہیں، البتہ ان پھلوں میں تبدیلی آگئی ہے اور جنت کے پھل بدستور ہیں۔(تحفۃ الالمعی:5/408)

اَثمد سرمہ کے فوائد:

نبی کریم ﷺ رات کو سوتے ہوئے اَثمد سرمہ لگایا کرتے تھے اور اِس کے لگانے کی امّت کو تعلیم دی ہے۔ احادیث طیبہ میں اَثمد کے کئی فوائد ذکر کیے گئے ہیں:

1. آنکھوں کو تیز کرتا ہے۔
2. پلکوں کو اُگاتا ہے۔
3. آنکھ سے گندگی کو دور کرتا ہے۔
4. آنکھوں کو صاف کرتا ہے۔

وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ: يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔(ابوداؤد:3878)عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ، فَإِنَّهُ مَنْبَتَةٌ لِلشَّعْرِ، مَذْهَبَةٌ لِلْقَذَى، مَصْفَاةٌ لِلْبَصَرِ۔(طبرانی اوسط:1064)عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ۔(ابن ماجہ:3496)كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُكْحُلَةٌ، يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلَاثًا، فِي كُلِّ عَيْنٍ۔(ابن ماجہ:3499)

کلونجی:

کلونجی کے فضائل:

کلونجی کولازم پکڑو، کیونکہ اس میں موت کے سواہر بیماری سے شفاء ہے۔عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ.(ترمذی:2041)مَا مِنْ دَاءٍ، إِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ، إِلَّا السَّامَ.(مسلم: 2215)

کلونجی کے فوائد:

حکیم ابن سیناء نے طب کی مشہور کی کتاب "القانون" میں کلونجی کے فوائد لکھے ہیں:

1. بلغم کو ختم کرتی ہے۔

2. پیٹ پھولنے کے علاج کے لئے مفید ہے۔
3. جسم پر نکلنے والے تِل اور برص وغیرہ کو قطع کرتی ہے۔
4. دردِ سر کے لئے مفید ہے، چنانچہ سرکہ وغیرہ میں ڈال کر اگلے دن اسے پیس کر سونگھا جائے تو دردِ سر جاتا رہتا ہے۔
5. دانتوں کے درد میں بھی فائدہ مند ہے۔ (القانون لابن سینا، بحوالہ کشف الباری، کتاب الطب:555)

کلونجی کے ذریعہ مختلف بیماریوں کا علاج:

کلونجی قدرت کا دیا ہوا ایک انمول تحفہ ہے، جس کے ذریعہ سینکڑوں بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے، اطباء نے کلونجی کے کرشموں پر مستقل کتابیں لکھی ہیں اور ان میں کلونجی ذریعہ مفرد اور مرکب طور پر بیماریوں کے علاج بیان کیے ہیں۔ ترمذی جلدِ ثانی کی شرح "انتہاب المنن" میں کلونجی کے ذریعہ کئی بیماریوں کا علاج ذکر کیا گیا ہے، افادہ عام کے لئے ذیل میں اُس میں سے چند بیماریاں اور اُن کا علاج ذکر کیا جارہا ہے، جن سے وقت ضرورت فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

دمہ، کھانسی:

- ترکیب: ایک کپ گرم پانی میں ایک چمچہ شہد، آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح نہار منہ اور شام میں کھانے کے بعد پئیں۔
- پرہیز: سرد چیزوں سے بچیں۔
- میعاد: یہ علاج چالیس کم از کم دن تک جاری رکھیں۔

ذیابیطس (شوگر)

- ترکیب: ایک کپ بغیر دودھ کے چائے کے قہوہ میں آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ پئیں۔
- پرہیز: چکنی چپڑی چیزوں سے بچیں۔
- میعاد: بیس دن تک جاری رکھیں، اس کے بعد معاینہ کرائیں، اگر شوگر میں کمی آجائے تو دوا ختم کردیں

دل کے امراض:

- ترکیب: ایک کپ دودھ میں آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ پئیں۔
- پرہیز: چکنی اشیاء سے پرہیز کریں۔
- میعاد: یہ علاج دس دن تک جاری رکھیں۔

لَقوہ اور پولیو:

- ترکیب:
  - بڑوں کے لئے: ایک کپ گرم پانی میں ایک چمچہ شہد اور آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
  - بچوں کے لئے: دو چمچہ دودھ میں تین قطرہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال:
  - بڑوں کے لئے: دن میں دو مرتبہ پئیں۔
  - بچوں کے لئے: دن میں تین مرتبہ پئیں۔
- پرہیز: چکنی چپڑی چیزوں سے بچیں۔
- میعاد: یہ علاج چالیس دن کا ہے۔

قبض، گیس، پیٹ کی جلن اور درد وغیرہ:

- ترکیب: ایک چمچہ ادرک کا جوس اور آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملالیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ پئیں۔
- پرہیز: تمام قابض اور بادی اشیاء سے احتیاط کریں۔

موٹاپا ختم کرنے کیلئے :

- ترکیب: ایک چمچہ ادرک کا جوس اور آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملالیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ پیئیں۔
- پرہیز: تمام قابض اور بادی اشیاء سے احتیاط کریں۔

جوڑوں اور رگوں کا درد:

- ترکیب: ایک چمچہ سرکہ اور آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ استعمال کریں۔

امراضِ چشم:

- ترکیب: ایک کپ گاجر کا رس اور آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح نہار منہ اور شام میں سوتے وقت پیئیں۔
- پرہیز: آنکھوں کو دھوپ کی گرمی سے بچائیں۔
- میعاد: یہ علاج چالیس دن تک جاری رکھیں۔

زنانہ پوشیدہ امراض:

- نوعیتِ مرض: سفید کپڑے کی شکایت، لال کپڑا مہینہ میں دو چار بار ہونا، پیٹ میں درد، کمر میں تکلیف، پیٹ میں جلن وغیرہ ہونا۔
- ترکیب: کچا پودینہ جو سالن میں استعمال ہوتا ہے، ایک مٹھی بھر لے کر دو گلاس پانی میں اُبال کر ایک کپ جوس نکالیں، پھر اس میں آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح نہار منہ اور شام کو سوتے وقت پیئیں۔
- پرہیز: آم کا اچار، مرغی کے انڈے، بینگن، اور مچھلی سے پرہیز کریں۔

- میعاد: یہ علاج چالیس دن تک جاری رکھیں۔

پیٹ میں درد ہونا:

- نوعیتِ مرض: حیض رُک جانا وغیرہ کے لئے۔
- ترکیب: ایک کپ گرم پانی میں دو چمچہ شہد اور آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح نہار منہ اور شام کو سوتے وقت پئیں۔
- میعاد: ایک ماہ تک یہ علاج جاری رکھیں۔

کینسر:

- نوعیتِ مرض: کینسر خواہ وہ کسی بھی قسم اور صورت کا ہو۔
- ترکیب: ایک گلاس انگور کے جوس میں آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں تین مرتبہ پئیں، یعنی صبح نہار منہ، دوپہر کھانے کے بعد، اور شام سوتے وقت۔ اِس کے ساتھ ساتھ ایک کلو جَو میں دو کلو گندم کا آٹا ملا کر اس کی روٹی یا ہریرہ بنائیں اور مریض کو دیں۔
- پرہیز: آلو، اروی، انباڑہ کی بھاجی اور بینگن وغیرہ سے پرہیز کریں۔
- میعاد چالیس دن تک یہ علاج جاری رکھیں۔

آتشک:

- ترکیب: ایک کپ گرم پانی میں ایک چمچہ کھجور کے سفوف کے ساتھ آدھا چمچہ کلونجی کا تیل اور دو بڑے چمچے شہد ملائیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں تین مرتبہ پئیں۔
- پرہیز: آلو، بینگن، چنے کی دال، مسور کی دال وغیرہ سے پرہیز کریں، البتہ اگر دال چاول کے ساتھ بکری کا دودھ استعمال کریں تو مناسب ہے۔

- میعاد: یہ علاج چالیس دن جاری رکھیں۔

اضمحلال(کمزوری، سستی، تھکن):

- ترکیب: کَنُّو یا مالٹے کے رس میں آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- میعاد: دس روز تک پئیں، ان شاء اللہ نجات مل جائے گی۔

حافظہ کی کمزوری:

- ترکیب: سو ملی گرام پودینہ کو جوش دے کر اس میں آدھا چمچہ کلونجی کا تیل۔
- طریقہ استعمال: دن میں پئیں۔

گردہ کی تکلیف:

- ترکیب: ایک پاؤ کلونجی پیس کر ایک کپ شہد میں اچھی طرح حل کریں، پھر اس محلول کے دو چمچہ آدھے کپ پانی میں ملا کر اس میں ایک چمچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: روزانہ ناشتہ سے پہلے استعمال کریں
- میعاد: تین ہفتہ تک اس علاج کو جاری رکھیں۔

چہرے کی تازگی اور خوبصورتی:

- ترکیب: آدھا چمچہ کلونجی کا تیل اور ایک چمچہ زیتون کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: چہرے پر مَل کر چھوڑدیں اور پھر ایک گھنٹہ بعد صابن سے منہ دھولیں۔
- میعاد: کم از کم ایک ہفتہ یہ عمل کریں۔

متلی:

- ترکیب: ایک چمچہ کاریشن کا سفوف لے کر اُس میں آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ڈال کر جوش دیدیں۔

- طریقہ استعمال: پودینہ کے ساتھ روزانہ تین مرتبہ پئیں۔

مخصوص جگہوں کی سوجن:

- نوعیتِ مرض: مثلاً ران یا زیرِناف کے حصوں میں سوجن ہو۔
- علاج اور طریقہ : سوجی ہوئی جگہ کو اچھی طرح صابن سے دھو کر خشک کر لیں، پھر رات کو اس جگہ پر کلونجی کا تیل مَل کر صبح تک چھوڑ دیں۔
- میعاد: یہ عمل تین تک جاری رکھیں۔

ٹیومر:

- علاج وطریقہ: کلونجی کا تیل متاثرہ جگہ پر مَلیں اور ساتھ ہی روزانہ ایک چمچہ کلونجی کا تیل پئیں۔
- میعاد: پندرہ دن تک اِس عمل کو جاری رکھیں۔

سر کا درد:

کلونجی کا تیل پیشانی اور اُس کے کنارے، اِسی طرح کانوں کے کنارے پر اچھی طرح سے مَلیں اور ساتھ ہی روزانہ آدھا چمچہ کلونجی کا تیل پئیں۔

سینہ کی جلن اور پیٹ کی تکالیف:

آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ایک کپ دودھ میں ملا کر تین دن تک پئیں۔

ہچکیوں کا علاج:

- ترکیب: ایک بڑا چمچہ ملائی کے ساتھ کلونجی کے تیل کے دو قطرے ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح اور شام استعمال کریں۔
- میعاد: یہ علاج ایک ہفتہ تک جاری رکھیں۔

بی پی (بلڈ پریشر) کو کنٹرول کرنے کے لئے:

کسی بھی گرم مشروب میں آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملا کر پئیں اور ناشتہ سے پہلے لہسن کے دو دانے ضرور استعمال کریں۔

بالوں کا قبل از وقت گرنا:

- علاج اور طریقہ: چندیا پر لیموں کا عرق مَل کر پندرہ منٹ تک چھوڑ دیں، اس کے بعد شیمپو اور پانی سے دھوئیں، اچھی طرح خشک ہو جانے کے بعد ساری چندیا پر کلونجی کا تیل مَلیں۔
- میعاد: ایک ہفتہ کے استعمال سے ان شاء اللہ بالوں کا گرنا بند ہو جائے گا۔

بچوں کے پیٹ کا درد:

- نوعیتِ مرض: مثلاً پیٹ کا پھولنا اور دیگر پیٹ کے امراض وغیرہ۔
- ترکیب: کلونجی کے تیل کے دو قطرے ماں کے دودھ میں یا گائے کے دودھ میں ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح و شام بچے کو پلائیں اور تیل کی مالش کریں۔

بواسیر:

- نوعیتِ مرض: خون آرہا ہو، یا اِجابت رُک جاتی ہو۔
- ترکیب: آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ایک کپ بغیر دودھ کی چائے میں ڈالیں۔
- طریقہ استعمال: صبح و شام پئیں۔
- پرہیز: گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔

ایک چمچہ سرکہ میں آدھا چمچہ کلونجی آئل ملا کر صبح و شام لگائیں، اِس سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

جلد کے امراض:

- ترکیب: ایک چمچہ سرکہ میں ایک چمچہ کلونجی کا تیل ملا کر دونوں چیزوں کو اچھی طرح حل کرلیں۔

- طریقہ استعمال: رات کو سوتے ہوئے متاثرہ مقام پر لگائیں اور صبح صابن سے نہالیں۔

عام بخار:

- ترکیب: آدھا کپ پانی میں آدھا کپ لیموں کا رس اور آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملالیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ پئیں۔
- پرہیز: چاول سے پرہیز کریں۔
- میعاد: بخار ہونے تک یہ علاج جاری رکھیں۔

دماغی بخار:

کلونجی کی بھاپ کو سانس کے ذریعہ جسم میں داخل کریں اور روزانہ صبح وشام لیموں کے عرق میں آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملا کر تین دن تک پئیں، چوتھے دن سے آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ایک کپ بغیر دودھ کی چائے میں ڈال کر پئیں۔

بخار کی شدّت:

ایک چائے کے چمچہ کے برابر کلونجی آئل کو دودھ کے بغیر چائے میں ملا کر استعمال کریں اور بخار ختم ہونے تک یہ علاج جاری رکھیں۔

گردہ یا پتے میں پتھری:

- ترکیب: ایک کپ گرم پانی دو چمچہ شہد اور آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ پئیں۔
- پرہیز: ٹماٹر، پالک اور لیموں سے پرہیز کریں۔

مرگی:

- ترکیب: ایک کپ گرم پانی میں دو چمچہ شہد اور آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔

- طریقہ استعمال: صبح نہار منہ، دوپہر اور شام کو سوتے ہوئے پئیں
- پرہیز: سرد چیزوں سے پرہیز کریں، اور تین سال تک جام، کیلا اور سیتا پھل استعمال نہ کریں۔

کان کے امراض:

کان کے جملہ امراض میں کلونجی آئل کو گرم کریں، پھر ٹھنڈا ہونے پر دو قطرے کان میں ٹپکائیں۔

چہرے کے دھبے، کیل، مہاسے اور جھائیاں وغیرہ:

- ترکیب: ایک کپ سنترہ یا موسمی یا اناناس کے رس میں آدھا چمچہ کلونجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ صبح و شام پئیں۔ اس کے علاوہ کلونجی سے تیار شدہ کریم بھی چہرے کو مسلسل لگاتے رہیں۔
- پرہیز: گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔
- میعاد: ایک ماہ میں ان شاء اللہ چہرہ صاف ہو جائے گا۔

دانتوں کے امراض:

- ترکیب: ایک کپ دہی میں آدھا چمچہ کلونجی آئل ڈالیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ پئیں۔ اور ساتھ ہی کلونجی سے تیار شدہ کوئی منجن بھی استعمال کریں۔

دانتوں اور مسوڑھوں کا علاج:

- ترکیب: ایک چمچہ سرکہ میں آدھا چمچہ کلونجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: تین منٹ تک دانتوں میں لگائے رکھیں، یا کلی کریں۔ دن میں دو مرتبہ یہ عمل کرنا ہے۔
- میعاد: یہ عمل ایک ہفتہ تک جاری رکھیں۔

معدہ اور آنتوں کا اَلسر:

- ترکیب: سالن میں استعمال ہونے والا کچا پودینہ ایک کپ پانی میں ابال کر پودینہ کے ایک کپ عرق میں آدھا چمچہ کلونجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح نہار منہ اور شام کو سوتے ہوئے پئیں، کھانا ہمیشہ دہی کے ساتھ کھائیں۔
- پرہیز: تیز و ترش چیزوں سے پرہیز کریں۔
- میعاد: ایک ہفتہ یہ علاج جاری رکھیں۔

گلے سے پھیپڑوں تک کی سوزشیں:

- ترکیب: ایک کپ گرم پانی میں دو چمچہ شہد اور آدھا چمچہ کلونجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح نہار منہ اور شام کو سوتے ہوئے پئیں۔
- پرہیز: آئس کریم فریج کا پانی، کچا ناریل، لیموں، سنترہ اور موسمی وغیرہ سے پرہیز کریں۔
- میعاد: دس دن تک اِس عمل کو جاری رکھیں۔

کھانسی و بلغم:

- ترکیب: ایک کپ گرم پانی میں دو چمچہ شہد اور آدھا چمچہ کلونجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح نہار منہ اور شام کو سوتے ہوئے پئیں۔
- پرہیز: سرد چیزوں سے پرہیز کریں۔
- میعاد: دو ہفتہ تک یہ علاج جاری رکھیں۔

دل کے امراض:

- نوعیتِ مَرض: مثلاً دل کی نالیوں کے وال کا بلاک ہو جانا، سانس میں رکاوٹ پیدا ہونا، ٹھنڈے پسینے آنا، دل میں درد وغیرہ ہونا۔

- ترکیب: ایک کپ بکری کے دودھ میں آدھا چمچہ کلونجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح شام پیئیں۔
- پرہیز: چربی پیدا کرنے والی اشیاء سے پرہیز کریں۔
- میعاد: تین ہفتہ تک یہ علاج جاری رکھیں۔

ریاح اور ہاضمہ:

- ترکیب: دو چمچہ ادرک کا رس، آدھا چمچہ کلونجی آئل اور ایک چمچہ شکر ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح و شام پیئیں۔
- پرہیز: بادی اشیاء سے پرہیز کریں۔
- میعاد: دس دن تک جاری رکھیں۔

پیشاب میں جلن:

- نوعیتِ مرض: پیشاب کی نالیوں میں خون کی گردش کا سست پڑنا، پیشاب سے خون آنا۔
- ترکیب: ایک کپ موسی کے رس میں آدھا چمچہ کلونجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح نہار منہ اور شام کو سوتے ہوئے پیئیں۔
- پرہیز: گرم اور ترش اشیاء سے پرہیز کریں۔
- میعاد: دس دن تک علاج جاری رکھیں۔

پیٹ کے کیڑے:

- ترکیب: ایک چمچہ سرکہ میں آدھا چمچہ کلونجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں تین مرتبہ پیئیں۔
- پرہیز: میٹھی چیزوں سے پرہیز کریں۔

- میعاد: دس دن تک علاج جاری رکھیں۔

جوڑوں کا درد:

- ترکیب: ایک چمچ سرکہ میں دو چمچ شہد اور آدھا چمچ کلونجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح و شام پئیں اور کلونجی آئل درد کی جگہ پر مَلیں۔
- پرہیز: تمام بادی اشیاء سے پرہیز کریں۔
- میعاد: اکیس دن کا یہ علاج ہے۔

پرانا زکام:

- ترکیب: آدھا کپ پانی میں آدھا چمچ کلونجی آئل اور چوتھائی چمچ زیتون آئل ملا کر ابالیں اور چھان لیں۔
- طریقہ استعمال: اِس تیل کے دو قطرے صبح شام ناک میں ڈالیں۔

پھوڑے پھنسیاں:

- طریقہ استعمال: کلونجی آئل متاثرہ مقام پر رات کو لگائیں۔
- پرہیز: پیپ پیدا کرنے والی چیزیں مثلاً: چنے کی دال وغیرہ سے پرہیز کریں۔

جلدی امراض:

- ترکیب: دو بڑے چمچ شہد میں آدھا چمچ کلونجی آئل اور آدھا چمچ زیتون آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح نہار منہ اور شام کو سوتے ہوئے پئیں
- میعاد: چالیس دن تک یہ عمل جاری رکھیں۔

زہر کا اثر ختم کرنے کیلئے:

- علاج اور طریقہ: دو انجیر کھائیں اور اس کے بعد دو چمچ شہد میں آدھا چمچ کلونجی آئل ملا کر پی لیں۔

- پرہیز: مریض کو دو گھنٹہ تک سونے سے گریز کرائیں۔
- میعاد: ایک ہفتہ تک کریں۔

جلے ہوئے شدید زخم:

دو سو گرام روغنِ زیتون میں پانچ گرام کلونجی آئل اور پندرہ گرام باچھ اور اسی گرام مہندی کے پتے ملا کر زخم پر لگائیں، البتہ یہ دھیان رہے کہ روغنِ زیتون ترکی یا اٹلی کا ہو، عام بازاری نہ ہو۔ زخموں کے ختم ہونے تک یہ علاج جاری رکھیں۔

موٹاپا:

- ترکیب : دو چمچہ شہد میں آدھا چمچہ کلونجی آئل ملا کر ایک کپ نیم گرم پانی میں حل کریں۔
- طریقہ استعمال: صبح شام پئیں، اور ساتھ ہی دو کلو گندم اور ایک کلو جَو ملا کر آٹا پیس کے اس کی روٹی کھائیں۔
- پرہیز: چاول سے پرہیز کریں۔

چستی اور توانائی:

- ترکیب: آدھا چمچہ کلونجی آئل کو ایک چمچہ شہد کے ساتھ ملائیں۔
- طریقہ استعمال: روزانہ صبح نہار منہ استعمال کریں۔، ان شاء اللہ بدن میں چستی اور پھرتی رہے گی۔

عورتوں میں دودھ کی کمی:

- ترکیب: ایک کپ دودھ میں دو قطرے کلونجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح شام پئیں۔
- میعاد: چالیس دن کے علاج سے ان شاء اللہ یہ شکایت دور ہو جائے گی۔

کوڑھ و برص:

- نوعیتِ مرض: برص کے داغ خواہ سرخ ہوں یا سفید یا کسی اور قسم کے ہوں۔

- ترکیب: دو حصہ فروٹ کا سرکہ اور ایک حصہ کلونجی آئل ملا کر ہلکی آنچ میں پانچ منٹ پکالیں۔
- طریقہ استعمال: صبح شام ٹھنڈا کر کے داغوں پر لگائیں۔

گردے کی پتھری:

- ترکیب: کچا پپیتا پانچ گرام، گڑ ایک گرام اور چار قطرے کلونجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح نہار منہ استعمال کریں۔
- پرہیز: پالک کی بھاجی، ٹماٹر، لیموں سے پرہیز کریں۔
- میعاد: یہ دس دن تک کا علاج ہے۔

پرانی کھانسی اور کالی کھانسی:

- ترکیب: دس گرام عقر قرحا کا سفوف بنا کر دو سو گرام شہد میں سو گرام کلونجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: دوپہر اور شام کو پیئیں۔
- پرہیز: آئس کریم، فریج کا پانی، کھٹا پھل اور سرد اشیاء سے پرہیز کریں۔
- میعاد: ان شاء اللہ چالیس دن میں شفاء حاصل ہو جائے گی۔

سوریائسس:

چھ عدد لیموں کا جوس، پچاس گرام کلونجی آئل کے ساتھ ملا کر لگانے سے ان شاء اللہ سوریائسس ختم ہو جائے گا۔

کان کے جملہ امراض:

- ترکیب: ایک چمچہ کلونجی آئل اور ایک چمچہ زیتون کا تیل گرم کر لیں۔
- طریقہ استعمال: سوتے ہوئے تھوڑا تھوڑا کان میں ڈالیں۔

دانت میں درد:

- نوعیتِ مرَض: سوراخ، کیڑے لگنا، وغیرہ۔
- علاج وطریقہ : رات کو سوتے ہوئے کلونجی آئل میں بھگویا ہوا روئی کا پھایہ رکھیں۔
- میعاد: ایک ہفتہ میں ان شاء اللہ نفع ہو گا۔

سیلان الرحم:

- ترکیب: آدھا کٹہ کھانے کا پودینہ کا جوشاندہ ایک کپ، دو چمچہ مصری کا سفوف اور آدھا چمچہ کلونجی آئل کو ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح نہار منہ استعمال کریں۔
- میعاد: چالیس دن تک استعمال کریں۔

توتلے پَن کیلئے:

- ترکیب: ایک چمچہ کلونجی آئل اور دو چمچہ شہد ملائیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ زبان پر رکھیں۔

نوٹ: یہی علاج کیلشیم کی کمی، دانتوں کا ٹوٹنا یا بھر جانا اور ہونتوں کے درد کے لئے بھی ہے۔

(یہ تمام علاج ترمذی کی جلدِ ثانی کی شرح "انتہاب المنن" جلد ثالث، صفحہ نمبر 49 تا صفحہ نمبر 61 سے لیے گئے ہیں)

تلبینہ:

تلبینہ کیا ہے؟

اجزاء: تلبینہ دراصل تین چیزوں کا نام ہے: (1)جَو، ثابت یا اُس کا آٹا یا دَلیہ۔(2)دودھ۔ (3)شہد۔

طریقہ: جَو کا آٹا دو بڑے چمچ بھرے ہوئے ایک کپ تازہ پانی میں گھولیں برتن میں دو کپ پانی تیز گرم کریں۔ اس گرم پانی میں جَو کے آٹے کا گھولا ہوا کپ ڈال کر صرف پانچ منٹ ہلکی آنچ پر پکائیں اور ہلاتے رہیں پھر اتار کر اس کو ٹھنڈا کریں ہلکا گرم ہو تو اس میں شہد حسب ذائقہ مکس کریں اور پھر اسی میں دو کپ دودھ نیم گرم (یعنی پہلے سے ابال کر اس کو ہلکا نیم گرم کر لیا گیا ہو) ملا کر خوب مکس کریں۔ اِس کو تلبینہ کہا جاتا ہے۔(حکیم طارق چغتائی صاحب)

حَساءٌ يُتَّخَذُ من نُخالَةٍ ولَبَنٍ وعَسَلٍ.(تاج العروس:36/90)وَهِيَ حَسَاءٌ من دَقِيْقٍ ورُبَّما يُجْعَلُ فيها شَيْءٌ من السُّكَّرِ والعَسَلِ.(المحیط فی اللغۃ:2/455)۔هُوَ الْحساءُ الرَّقِيقُ الَّذِي هُوَ فِي قِوَامِ اللَّبَنِ.(زاد المعاد:4/110)هُوَ حَسْوٌ رَقِيقٌ يُتَّخَذُ مِنَ الدَّقِيقِ وَاللَّبَنِ.(مرقاۃ المفاتیح:7/2699)۔التلبينة حسو رقيق يتخذ من الدقيق واللبن. وقيل:من الدقيق والنخالة، وقد يجعل فيه العسل.(شرح الطیبی:9/2844)

تلبینہ کے فضائل و فوائد:

1. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ میں سے جب کسی کو بخار یا کوئی اور تکلیف ہوتی تھی تو آپ ﷺ حکم فرماتے کہ اس کیلئے تلبینہ تیار کیا جائے۔ پھر فرماتے تھے کہ تلبینہ بیمار کے دل سے غم کو اُتار دیتا ہے اور اس کی کمزوری کو یوں اتار دیتا ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنے چہرے کو پانی سے دھو کر اس سے غلاظت اُتار دیتا ہے۔عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ، أَمَرَ بِالْحَسَاءِ، قَالَتْ: وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّهُ لَيَرْتُو فُؤَادَ الْحَزِينِ، وَيَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ، كَمَا تَسْرُو إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ، عَنْ وَجْهِهَا بِالْمَاءِ.(ابن ماجہ:3445)

2. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کا یہ قول نقل کرتی ہیں کہ تم لوگ طبعیت کے ناپسند کرنے کے باوجود نفع مند چیز یعنی تلبینہ کو اپنے اوپر لازم کرلو۔عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيضِ النَّافِعِ التَّلْبِينَةِ.(ابن ماجہ:3446)

3. نبی کریم ﷺ کے گھر والوں میں سے جب کسی کو کوئی تکلیف اور بیماری لاحق ہوتی تلبینہ کی ہنڈیا اس وقت تک چولہے پر چڑھی رہتی تھی جب تک وہ یا تو تندرست ہو جاتا یا موت واقع ہو جاتی۔اس سے معلوم ہوا کہ نیم گرم تلبینہ مریض کو مسلسل اور بار بار دینا اس کی کمزوری کو دور کرتا ہے اور اس کے جسم میں بیماری کا مقابلہ کرنے کی استعداد پیدا کرتا ہے۔وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ، لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ، حَتَّى يَنْتَهِيَ أَحَدُ طَرَفَيْهِ، يَعْنِي يَبْرَأُ أَوْ يَمُوتُ.(ابن ماجہ:3446)

4. قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے یہ یہ تلبینہ تمہارے پیٹ کو اِس طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح کہ تم میں سے کوئی اپنے چہرے کو پانی سے دھو کر صاف کرلیتا ہے۔عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيضِ النَّافِعِ، التَّلْبِينَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَغْسِلُ بَطْنَ أَحَدِكُمْ كَمَا يَغْسِلُ الْوَسَخَ مِنْ وَجْهِهِ بِالْمَاءِ.(السنن الکبریٰ للنسائی:7531)

5. نبی کریم ﷺ سے جب کسی کے بارے میں یہ کہا جاتا تھا کہ وہ کھانا نہیں کھاتا ہے تو آپ تلبینہ کا حکم دیتے اور فرماتے کہ اُسے گھونٹ گھونٹ پلاؤ۔عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا قِيلَ لَهُ: إِنَّ فُلَانًا وَجِعٌ لَا يَطْعَمُ الطَّعَامَ، قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالتَّلْبِينَةِ، فَحَسُّوهُ إِيَّاهَا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهَا لَتَغْسِلُ بَطْنَ أَحَدِكُمْ، كَمَا يَغْسِلُ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ مِنَ الْوَسَخِ.(مسند احمد:24500)

6. جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھرانے میں کوئی وفات ہوتی تو دن بھر عورتیں آتی رہتیں جب باہر کے لوگ چلے جاتے اور گھر کے افراد اور خاص خاص لوگ رہ جاتے تو وہ تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیتیں۔میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سُنا ہے کہ یہ مریض کے دل کے جملہ عوارض کا علاج ہے اور دل سے غم کو اُتار دیتا ہے۔عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ، ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ، ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ، فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ، تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ.(مسلم: 2216)

7. تلبینہ میں ہر بیماری کی شفاء ہے۔فِي التَّلْبِينَةِ شِفَاء مِّنْ كُلِّ دَاء.(کنز العمّال: 28246)(سبل الہدیٰ والرشاد:12/218)

گوشت:

گوشت کے فضائل:

1. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ گوشت ایک بہترین سالن ہے، بلکہ یہ تمام سالنوں کا سردار ہے۔ خَيْرُ الْإِدَامِ اللَّحْمُ، وَهُوَ سَيِّدُ الْإِدَامِ.(شعب الایمان: 5508)
2. دنیاو آخرت کے سالنوں میں تمام سالنوں کا سردار گوشت ہے، تمام مشروبات کا سردار پانی ہے اور تمام خوشبوؤں کا سردار حناء ہے۔سَيِّدُ الْإِدَامِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: اللَّحْمُ، وَسَيِّدُ الشَّرَابِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: الْمَاءُ، وَسَيِّدُ الرَّيَاحِينِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: الْفَاغِيَةُ، يَعْنِي الْحِنَّاءَ.(شعب الایمان: 5510)
3. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اہلِ دنیا اور اہلِ جنت کے کھانوں کا سردار گوشت ہے۔سَيِّدُ طَعَامِ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَأَهْلِ الْجَنَّةِ اللَّحْمُ.(ابن ماجہ: 3305)
4. حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب بھی گوشت کی دعوت میں بلایا جاتا آپ اُسے قبول کرتے اور جب بھی گوشت ہدیہ میں پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ اُسے قبول فرماتے۔مَا دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى لَحْمٍ قَطُّ، إِلَّا أَجَابَ، وَلَا أُهْدِيَ لَهُ لَحْمٌ قَطُّ، إِلَّا قَبِلَهُ.(ابن ماجہ: 3306)
5. گوشت کا شوربہ بھی گوشت ہی ہے، کیونکہ اُس میں گوشت کا ذائقہ اور غذائیت اتر جاتی ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی گوشت خریدے تو اُس کے شوربہ کو بڑھالے، کیونکہ اگر کسی کو گوشت نہ بھی ملے تو کم از کم اُس کا شوربہ ہی مل جائے گا اور یہ بھی ایک گوشت ہی ہے۔إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهُ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْمًا أَصَابَ مَرَقَةً، وَهُوَ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ.(ترمذی: 1832)

گوشت کو کیسے کھایا جائے؟

نبی کریم ﷺ خود بھی اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے کہ گوشت کو دانتوں سے نوچ نوچ کر کھانا چاہیے، کیونکہ اِس میں لذت بھی زیادہ حاصل ہوتی ہے اور یہ زود ہضم بھی ہوتا ہے۔ اگر کاٹنے کے لئے چھری کی ضرورت نہ ہو تو چھری استعمال نہیں کرنی چاہیئے اور سخت ہونے کی وجہ سے اگر ضرورت ہو تو چھری سے بھی کاٹا جاسکتا ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھاؤ کیونکہ یہ زیادہ لذیذ و خوشگوار اور زود ہضم ہے۔ انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ.(ترمذی:1835)ایک صحابی کو آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ ہاتھوں کے ذریعہ ہڈی سے گوشت الگ کر رہے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہڈی کو منہ کے قریب کرو اور نوچ کر کھاؤ، یہ زیادہ لذیذ اور زود ہضم ہے ۔أَدْنِ الْعَظْمَ مِنْ فِيكَ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ(ابوداوٗد: 3779)

آپ ﷺ کو کون سا گوشت پسند تھا:

اِس بارے میں روایات میں مختلف الفاظ نقل کیے گئے ہیں:

1. پیٹھ کا گوشت: عَلَيْكُمْ بِلَحْمِ الظَّهْرِ فَإِنَّهُ مِنْ أَطْيَبِهِ.(مجمع الزوائد:7987)
2. دستی کا گوشت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ.(ابوداوٗد: 3781)
3. بکری کی گوشت والی ہڈی: كَانَ أَحَبُّ الْعُرَاقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عُرَاقَ الشَّاة.(ابوداوٗد: 3780)
4. بکری کی گردن کا گوشت: عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِب، أَنَّهَا ذَبَحَتْ فِي بَيْتِهَا شَاةً، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَطْعِمِينَا مِنْ شَاتِكُمْ. فَقَالَتْ لِلرَّسُولِ: وَاللهِ مَا بَقِيَ عِنْدَنَا إِلَّا الرَّقَبَةُ، وَإِنِّي أَسْتَحْيِي أَنْ أُرْسِلَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالرَّقَبَةِ، فَرَجَعَ الرَّسُولُ، فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهَا، فَقُلْ : أَرْسِلِي بِهَا، فَإِنَّهَا هَادِيَةُ الشَّاةِ، وَأَقْرَبُ الشَّاةِ إِلَى الْخَيْرِ، وَأَبْعَدُهَا مِنَ الْأَذَى.(مسند احمد: 27031)

یعنی پیٹھ کا گوشت، دستی کا گوشت اور بکری کی گوشت والی ہڈی آپ ﷺ کو پسند تھی۔ دستی کا گوشت جلدی پک جاتا ہے، پیٹھ کے گوشت میں چاپ ہوتی ہے اور وہ بھی پسند کی جاتی ہے اور ہڈی والے گوشت میں بھی عام گوشت کے مقابلے میں لذت زیادہ ہوتی ہے۔(تحفۃ الالمعی:5/179)

سبزیاں:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے دستر خوانوں کو سبز چیزوں سے مزیّن کرو، اِس لئے کہ سبز چیز اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے شیطان کو بھگا دینے والی ہے۔زينوا موائدكم بالبقل، فإنه مطردة للشيطان مع التسمية. (کنز العمّال:40781)

زیتون:

زیتون کے فضائل و فوائد:

1. زیتون کے درخت کو قرآن و حدیث میں شجرہ مبارکہ (برکتوں والا درخت) کہا گیا ہے۔يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلا غَرْبِيَّةٍ يَكادُ زَيْتُها يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نارٌ۔(نور:35)
2. اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں زیتون کی قسم کھائی ہے۔وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ.(سورۃ التین:1)
3. نبی کریم ﷺ نے اس کو کھانے اور اِس کا تیل لگانے کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک پاکیزہ اور برکتوں والا درخت ہے۔كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبارَكَةٍ.(ترمذی: 1851)كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ طَيِّبٌ مُبارَكٌ.(مستدرکِ حاکم: 3505)
4. حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ زیتون کے تیل کو اپنے اوپر لازم کرلو اور اُس کے ذریعہ علاج کیا کرو کیونکہ اس میں بواسیر سے بھی شفاء رکھی گئی ہے۔عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُبارَكَةِ زَيْتِ الزَّيْتُونِ، فَتَدَاوَوْا بِهِ فَإِنَّهُ مَصَحَّةٌ مِنَ الْبَاسُورِ.(طبرانی کبیر: 774)

5. زیتون کھاؤ اور اُس کا تیل لگاؤ، کیونکہ اس میں ستر بیماریوں سے شفاء رکھی گئی ہے اور اُن میں سے ایک جُذام ہے۔ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ، فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءً مِنْ سَبْعِينَ دَاءً مِنْهَا الْجُذَامُ.(الطب النبوی لابی نعیم: 684)

6. ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے طب نبوی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ جو شخص زیتون کا تیل لگائے شیطان چالیس راتوں تک اُس کے قریب نہیں آتا۔فإنه من ادهن بالزيت لم يقربه الشيطان أربعين ليلة.(الطب النبوی لابی نعیم: 685)

7. زیتون کی مسواک کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہترین اور فائدہ مند مسواک فرمایا اور اسے اپنی اور گذشتہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی مسواک قرار دیا ہے۔نعم السواك الزيتون من الشجرة المباركة يطيب الفم ويذهب بالحفر هو سواكي وسواك الأنبياء قبلي.(الطب النبوی لابی نعیم: 686)

دودھ:

دودھ کے فضائل:

1. قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اِس قدرتی کرشمہ کو اپنے احسانات شمار کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے۔نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ.(النحل:66)

2. اللہ تعالیٰ نے جنت کی نہروں کو بیان کرتے ہوئے دودھ کی نہر کا بھی تذکرہ کیا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا: وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ.(محمد:15)

3. دودھ ایک بابرکت نعمت ہے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب دودھ پیش کیا جاتا تھا تو آپ یہ ارشاد فرماتے کہ اس میں برکت ہے یا یہ فرماتے کہ اس میں دو دو برکتیں ہیں۔(یعنی یہ ایک بہترین مشروب بھی ہے اور طاقتور کھانا بھی)۔كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِلَبَنٍ، قَالَ: بَرَكَةٌ أَوْ بَرَكَتَانِ.(ابن ماجہ: 3321)

4. ہر نعمت میں برکت اور اضافہ کی دعاء کی گئی ہے، لیکن دودھ وہ واحد نعمت ہے جس میں برکت اور اضافہ کی دعاء تو ہے اس سے بہتر کی دعاء نہیں، اِس سے معلوم ہوا کہ اس سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جسے

اللہ تعالیٰ کھانا کھلائیں اُس کو یہ دعاء مانگنی چاہیئے کہ اے اللہ! ہمیں اس میں برکت عطاء فرمایئے اور اور اس سے بھی زیادہ اچھارزق عطاء فرمایئے اور جس کو اللہ تعالیٰ دودھ پلائیں اُسے یوں دعاء مانگنا چاہیئے کہ اے اللہ! ہمیں اس میں برکت عطاء فرمایئے اور یہ نعمت اور زیادہ بڑھا کر عطاء فرمایئے، اس لئے کہ میں دودھ کے علاوہ اور کوئی ایسی چیز نہیں جانتا جو کھانے اور پینے دونوں کے لئے کافی ہوجائے۔مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا، فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا، فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ، فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ مَا يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، إِلَّا اللَّبَنُ.(ابن ماجہ: 3322)

گائے کا دودھ:

گائے کے دودھ کو لازم پکڑو، کیونکہ ہر طرح کے درختوں سے چرتی ہے۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً إِلَّا السَّامَ ، فَعَلَيْكُمْ بِأَلْبَانِ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ شَجَرٍ.(السنن الکبریٰ للبیہقی: 19571)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ گائے کے دودھ میں شفاء ہے، اُس کے گھی میں دواء ہے اور اُس کے گوشت میں بیماری ہے۔إِنَّ أَلْبَانَهَا أَوْ لَبَنَهَا شِفَاءٌ، وَسَمْنَهَا دَوَاءٌ، وَلَحْمَهَا أَوْ لُحُومَهَا دَاءٌ.(السنن الکبریٰ للبیہقی: 19572)

انجیر:

انجیر کے فضائل:

1. اسکی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی قسم کھائی ہے، جو اِس کے عظیم اور بابرکت ہونے کی نشانی ہے۔وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ.(التین:1)

2. نبی کریم ﷺ نے انجیر کھانے کی تلقین فرمائی اور اسے جنت کا پھل قرار دیا۔ كلوا التين فلو قلت إن فاكهة نزلت من الجنة قلت هذه لأن فاكهة الجنة لا عجم فيها فكلوه فإنه يقطع البواسير وينفع من النقرس.(کنز العمّال:28280)

3. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک طباق پیش کیا گیا جس میں انجیر تھیں ، آپ ﷺ نے خود بھی اُس میں سے تناول فرمایا اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی کھانے کی تلقین فرمائی۔ عَن أَبِي هُرَيرة قال: أهدي إلى رسول الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسلَّم طبق فيه تين فأكل وقال لأصحابه: كلوا التين. (الطب النبوی لابی نعیم: 468)

انجیر کے چند فوائد:

1. بواسیر کے ختم کرتی ہے۔
2. گنٹھیا یعنی جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔
3. گردہ اور مثانہ سے پتھری کو حل کر کے نکال دیتی ہے۔
4. زہر کے اثرات سے محفوظ رکھتی۔
5. حلق کی سوزش، سینہ کے بوجھ اور پھیپھڑوں کی سوجن میں مفید ہے۔
6. جگر اور تلی کو صاف کرتی ہے۔
7. بلغم کو پتلا کر کے نکال دیتی ہے۔
8. یہ پیاس کو بجھاتی اور آنتوں کو نرم کرتی ہے۔
9. پرانی بلغمی کھانسی میں مفید ہے۔
10. پیشاب آور ہے۔
11. آنتوں سے قولنج اور سدوں کو دور کرتی ہے۔
12. اسے نہار منہ کھانا عجیب وغریب فوائد کا باعث ہے۔

13. اس کے ساتھ اگر بادام بھی کھائے جائیں تو پیٹ کی اکثر بیماریاں بھاگتی ہیں۔(طبِ نبوی، غزنوی:1/30)

سفرجل/بہی:

یہ سیب کی شکل کا ایک پھل ہے، جو خودرو بھی ہے اور کاشت بھی کیا جاتا ہے۔ پہاڑی علاقوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے، عام طور پر ستمبر اور اکتوبر میں یہ پھل ملتا ہے، اِس کا درخت چار میٹر کے قریب بلند ہوتا ہے، اس کے تمام حصے دواؤں میں استعمال ہوتے ہیں۔ بعض اطبّاء اسے بیلگری بھی کہتے ہیں۔(طبِ نبوی، غزنوی:1/40)

بہی کے فضائل:

1. حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے ہاتھ میں بہی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے طلحہ! اسے استعمال کیا کرو، کیونکہ یہ دل کو تقویت دیتا ہے، سانس کو بحال کرتا ہے اور سینہ سے بوجھ کو اتار دیتا ہے۔عَنْ طَلْحَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَبِيَدِهِ سَفَرْجَلَةٌ فَقَالَ: دُونَكَهَا، يَا طَلْحَةُ، فَإِنَّهَا تُجِمُّ الْفُؤَادَ.(ابن ماجہ: 3369)عَن موسى بن طلحة، عَن أبيه قال: أتيت النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلَّم وهو في جماعة من أصحابه وفي يده سفرجلة يقلبها فلما جلست إليه دحا بها نحوي ثم قال: دونكها أبا محمد فإنها تشد القلب وتطيب النفس وتذهب بطخاوة الصدر.(الطب النبوی لابی نعیم: 792)

2. حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے کہ نہار منہ "بہی" کھایا کرو کیونکہ یہ سینہ کی حرارت کو دور کرتا ہے۔عَن أنس، قال: قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلَّم: كلوا السفرجل على الريق فإنه يذهب وغر الصدر.(الطب النبوی لابی نعیم: 793)

3. بہی کھایا کرو کیونکہ یہ دل کو قوت دیتا ہے، شجاعت و بہادری پیدا کرتا ہے اور بچے کو(ماں کے پیٹ میں) حسین بناتا ہے۔كلوا السفرجل فإنه يجم الفؤاد ويشجع القلب ويحسن الولد.(کنز العمّال:28260)

بہی کے چند فوائد:

1. دل کو تقویت دیتا ہے۔
2. سانس کو بحال کرتا ہے۔
3. سینہ سے بوجھ کو اتار دیتا ہے۔
4. سینہ کی حرارت کو دور کرتا ہے۔
5. شجاعت و بہادری پیدا کرتا ہے۔
6. ایامِ حمل میں پیٹ کے اندر بچے کو حسین بناتا ہے۔
7. معدہ کے لئے مقوی اور مُصلح ہے۔
8. پیاس کو کم کرتا ہے۔
9. قے کو روکتا ہے۔
10. پیشاب آور ہے۔
11. نفث الدّم اور پیٹ کے اَلسَر میں مُفید ہے۔
12. ہیضہ کا بہترین علاج ہے۔ ۔(طبِ نبوی، غزنوی:1/44)